وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ

ترجمہ: جو شخص اسلام کے سوا اور دین اختیار کرے گا پھر اس سے قبول نہیں کیا جائیگا

حق پرست علما کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب

مرتب

قطب الاقطاب شیخ التفسیر

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

انجمن خدام [illegible] قادریہ

ادارہ بلاغ الناس

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ

ترجمہ۔ جو شخص اسلام کے سوا اور دین اختیار کرے گا پھر اس سے قبول نہیں کیا جائے گا

حق پرست علماؔ کی
مودودیت سے ناراضگی کے اسباب

مرتبہ

قطب الاقطاب شیخ التفسیر

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

انجمن خدام الاسلام حنفیہ قادریہ
۲۸۵ - جی ٹی روڈ، باغبان پورہ، لاہور

نام کتاب : ”حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب
مرتب : شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمتہ اللہ علیہ
تاریخ اشاعت جدید ایڈیشن : نومبر1997ء
تعداد : ایک ہزار
پرنٹرز :
ناشر : انجمن خدام الاسلام باغبانپورہ
کمپوزنگ : المدد کمپوزنگ سنٹر‘ پریم نگر لاہور
قیمت : 45روپے

ملنے کے پتے

جامعہ حنفیہ قادریہ 285 جی-ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور
مکتبہ قاسمیہ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
مکتبہ سید احمد شہید‘ اردو بازار لاہور
مکتبہ مدنیہ‘ اردو بازار لاہور
مکتبہ مجیدیہ‘ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
مکتبہ حلیمیہ سائٹ اریا کراچی نمبر۱۶
کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ گلستان اسلام کمرہ نمبر۱۵‘ قذافی مارکیٹ اردو بازار لاہور
عمران اکیڈمی‘ ۴۰-بی اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد! رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

**ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما
کتاب اللہ وسنۃ رسولہ**

ترجمہ: ”میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک ان دونوں چیزوں کو مضبوط پکڑے رکھو گے ہرگز گمراہ نہیں ہو گے اور وہ دو چیزیں اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت ہیں“۔

حاصل یہ نکلا کہ قرآن مجید اور سنت نبی کریم ﷺ قیامت تک محفوظ رہے گی۔

میں نے مودودی صاحب کی کتابوں میں دیکھا کہ وہ قرآن مجید اور سنت رسول اللہ ﷺ کے بعض بنیادی اصولوں کی توہین کرتے ہیں۔ اس لیے میں نے ان توہینوں کی اشاعت ”نوائے پاکستان“ میں کر دی۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ مودودی صاحب اور ان کے معتقدین کو متنبہ ہو کر توبہ کی توفیق عطا فرمائے اور باقی مسلمان اس فتنہ مودودیت میں مبتلا ہونے سے بچ جائیں۔ دراصل یہ چیزیں اخبار سے پہلے رسالہ میں مرتب شدہ تھیں۔

احقر الانام احمد علی عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام العلماء حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس اللہ سرہ العزیز ایک ایسے مصلح، حکیم اور عارف باللہ تھے جنہوں نے اپنی نصف صدی سے زائد کی عملی زندگی میں دین اسلام کی خدمت کے حوالہ سے تن تنہا اتنا کام کیا کہ آج اس کا تصور بھی مشکل ہے...... جس شخص کو معرفت الٰہی نصیب ہو جاتی ہے' اس کا ایسا ہی مسئلہ ہوتا ہے اور یاد الٰہی میں اس کی ڈوبی ہوئی روح بتوفیق الٰہی بہت کچھ کر گزرتی

ہے۔

آپ کے متعدد کارہائے نمایاں میں سے ایک کام ان کا وہ عظیم الشان تحریری سرمایہ ہے، جو ہزاروں نہیں لاکھوں کی ہدایت کا باعث بنا...... اس تحریری سرمایہ میں سے ایک رسالہ یہ ہے جو اس وقت آپ کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ محترم سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کے فاسد نظریات کی تردید میں جس دلسوزی اور خلوص سے یہ رسالہ لکھا گیا ہے، اس کا اندازہ تو مطالعہ کے بعد ہی ہوگا۔ لیکن اتنا عرض کردوں کہ ان کے انتقال کے بعد اس رسالہ کی ضرورت پر شاید کوئی دوست سوال کریں تو ان کی خدمت میں عرض ہے کہ معاملہ مودودی صاحب کی ذات کا نہیں، ان کے نظریات کا ہے اور وہ جس شکل میں آج موجود ہیں، ان کا اندازہ مشکل نہیں..... مودودی صاحب کے معتقدین ایک نئے مذہب کے گویا علمبردار بن چکے ہیں اور انکی ہربات ان کے لیے حرف آخر ہے...... مودودی صاحب کی زندگی کا آخری نہایت مکروہ سرمایہ ان کی کتاب "خلافت وملوکیت" تھی جو صحابہ کرام علیہم الرضوان کے خلاف گویا "فرد جرم" تھی۔ جن لوگوں نے جماعتی عصبیت سے اس "فرد جرم" کو گلے لگایا، وہ آج خمینی صاحب کے شیعی انقلاب کو اسلامی انقلاب کہہ کر اپنا اخروی مستقبل تاریک کر رہے ہیں۔ (اللہ رب العزت ہر قسم کی گمراہی سے بچائے)

یہ رسالہ ۱۹۵۲ء میں پہلی مرتبہ چھپا۔ اسی ایڈیشن کو سامنے رکھ کر جدید کمپیوٹر کتابت سے اسے اب شائع کیا جارہا ہے۔ مودودی صاحب کی کتب ورسائل کے حوالہ جات کے لیے حضرات ناظرین کرام تحریف سے پاک ایڈیشنوں کا لحاظ رکھیں گے تو انشاء اللہ کہیں بھی بال برابر فرق محسوس نہ ہوگا۔

رسالہ چونکہ عرصہ سے ناپید تھا اس لیے حضرت مولانا عبید اللہ انور زید مجدہم جو اپنے والد بزرگوار کے صحیح جانشین ہیں، کی تحریری اجازت ۲۶ جنوری ۱۹۸۴ء کے بعد کتابت وغیرہ کا اہتمام کیا گیا۔ جبکہ ۳۱ جنوری ۱۹۸۴ء کو بھی ایک گرامی نامہ میں مولانا نے اس کی جدید طباعت پر مسرت کا اظہار فرمایا تھا۔ جن دوستوں نے اس کا اہتمام کیا اللہ رب العزت انہیں جزائے خیر دے اور اس رسالہ کو اللہ تعالیٰ گم کردہ راہ لوگوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

بحرمۃ سید المرسلین علیہ التحیہ والتسلیم

۱۲۔ اے شاہ جمال لاہور، نمبر ۱۶

۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۴ھ ۲۵ فروری ۱۹۸۴ء

نمبر	فہرست	صفحہ
1-	مودودیت کی تحریک قرآن وسنت کی روشنی میں	6
2-	مودودی صاحب محمدی اسلام کا ایک ایک ستون گرا رہے ہیں	11
3-	مودودی صاحب کے قلم سے خانہ کعبہ کی توہین	15
4-	مودودی صاحب کا عقیدہ کہ رسول اللہ ﷺ غلط باتیں فرماتے تھے	17
5-	مودودی صاحب کی عبارات میں اللہ تعالیٰ کی توہین	25
6-	مودودی صاحب کا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کو جھٹلانا	29
7-	دربار نبوی ﷺ سے خلافت عثمان کی تعظیم اور مودودی کی طرف سے توہین	31
8-	حضرت عثمانؓ کی ذات اور آپ کے دور خلافت کی توہین	37
9-	اسلام کے متعلق مودودی صاحب کے غلط تصورات	39
10-	دربار رسالت سے تمام صحابہ کرامؓ کے احترام کا حکم	42
11-	مودودی صاحب کو کسی ایک حدیث پر یقین نہیں	45
12-	علم حدیث کی اہمیت	50
13-	محدثین حضرات کی توہین	52
14-	علمائے کرام پر طعن	56
15-	تمام مفسرین اور محدثین کی توہین	57
16-	مودودی صاحب کی طرف سے تمام مجددین کی توہین	58
17-	مجدد کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ	62
18-	مودودی صاحب کا فیصلہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف	63
19-	رسول اللہ ﷺ کی توہین اور اجماع امت کی توہین	63
20-	مودودی صاحب کا اتباع سنت کا نظریہ قرآن مجید، رسول اللہ ﷺ اور تمام مسلمانوں سے الگ ہے	66
21-	مودودی صاحب کے ہاں سنت کے معنی	69
22-	مودودی صاحب کا نیا اسلام	71
23-	مودودی صاحب کا پول کھولنے کی ضرورت	77
24-	دنیاداروں اور دینداروں کی لڑائی کا فرق	79
25-	مودودی صاحب کی عبارت	82
26-	علمائے کرام کی تصدیقات	87

مودودیت کی تحریک تاریخ وسنت کی روشنی میں

مولانا قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند کا ایک پرانا مکتوب

از جناب مولانا محمد عبداللہ صاحب

"ادارہ نوائے پاکستان" نے جب سے اسلام دشمن عناصر کی سرکوبی کا فیصلہ کیا، مودودی صاحب اور ان کی جماعت کی اصلی حقیقت سے عوام کو روشناس کرانے کے لیے حضرت مفسر قرآن مولانا احمد علی صاحب نوراللہ مرقدہ و دیگر علمائے ملت کے مضامین شائع کرنے کا سلسلہ شروع کیا تو جماعت اسلامی کے پریس نے یہ زہر اگلنا شروع کر دیا کہ یہ اسلامی دستور کے خلاف سازش ہے جو کسی کے شہ پر کی جارہی ہے۔ عام مجالس میں بھی دھوکہ دہی کا یہ سلسلہ شروع کر دیا گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ آج تک "نوائے پاکستان" میں اس سلسلہ کے جتنے مضامین شائع ہوئے ہیں ان میں سے کسی ایک کا بھی مدلل اور تسلی بخش جواب نہیں دیا گیا۔ البتہ بزرگان دین کو مہذب گالیوں سے نوازا گیا ہے۔ اب جماعت اسلامی والے دوست اپنے مستقبل کو تاریک دیکھ کر ہر گلی کوچہ میں ہراساں و پریشان پھر رہے ہیں۔ اپنے ذہنوں پر زور دیتے ہیں لیکن اس کے سوا کوئی جواب نہیں بن پڑتا کہ مودودی صاحب نے تو مدت سے کتابیں لکھیں اور ان مولویوں نے اب مخالفت شروع کی۔ لہذا معلوم ہوتا ہے کہ اس اختلاف کی محرک کوئی اور چیز ہے۔

ہم تو صالح برادری کے ایسے ارشادات پاکیزہ سن کر حیران رہ جاتے ہیں کہ آخر یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ یہ حضرات اگر اپنی آنکھوں پر پٹی نہ باندھتے، آنکھیں

کھولتے اور کچھ پیچھے کی جانب مڑ کر دیکھتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ علمائے حق مودودی صاحب کی اندھادھند فائرنگ کے مقابلہ میں صرف اب نہیں صف آراء ہوئے بلکہ دینی امور میں مودودی صاحب کے آزادانہ افکار کے خطرات کو اول روز سے محسوس کر رہے تھے۔ ہر موقع پر ضرورت کی حد تک ان کے متعلق اپنے نظریات کی اشاعت بھی کی گئی۔ چند سال پیشتر علمائے دیوبند نے اس سلسلہ میں ایک مکمل لٹریچر شائع کر کے مسلمانوں پر بڑا احسان کیا ہے۔ یہ تحریر جو ہدیہ ناظرین کی جارہی ہے، یہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ یہ تحریر "روزنامہ آزاد" لاہور، مورخہ ۱۵ صفر ۱۳۶۶ھ مطابق ۱۱ جنوری ۱۹۴۷ء میں شائع کی گئی تھی۔ امید ہے کہ قارئین "نوائے پاکستان" کو اس کے پڑھنے سے بہت فائدہ ہوگا۔ (محمد عبداللہ کان اللہ لہ) مولانا قاری محمد طیب نے مولانا عبدالجبار ابوہری کے استفسار کے جواب میں تحریر کیا:

نحمدہ ونصلی! حضرت المحترم السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ باعث سرفرازی ہوا۔ یاد آوری کا ممنون ہوں۔ مودودی صاحب کی جماعت کے بعض ذمہ دار حضرات نے مجھے ان کا لٹریچر بھی اسی غرض سے عنایت فرمایا کہ میں ان کی تحریک حکومت الٰہیہ کے بارے میں بصیرت سے کوئی خیال ظاہر کر سکوں۔ ماضی قریب میں ممدوح الصدر کی یاددہانی کا والا نامہ بھی آیا جس میں رائے ظاہر کر دینے کے بارے میں تذکیر کی گئی تھی۔ قلت فرصت اور کثرت مشاغل کے سبب ابھی تک ان کے پاس رائے لکھ کر ارسال نہیں کر سکا ہوں جس کا افسوس ہے۔ موصوف منتظر ہوں گے۔ اسی دوران میں جناب کا والا نامہ صادر ہوا جو مزید تذکیر کا باعث ہو گیا۔ اس لیے تحریک مذکورہ کے بارے میں یادداشت قلمبند کی، جسے ان کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں۔ وہی مضمون جناب کی خدمت میں بھیج دیتا ہوں۔

میں نے اس تحریک کے لٹریچر کا بنیادی حصہ اور بعض ٹریکٹ اور پمفلٹ

بالاستیعاب دیکھے۔ جہاں تک نفس تحریک حکومت الٰہی اور اس کے نصب العین کا تعلق ہے، مجھے اس میں کوئی چیز خلاف شریعت محسوس نہیں ہوئی بلکہ تعمیری رنگ میں یہ ایک اچھی اور مفید تحریک ہے۔ اگر اس کے اصلی اور صحیح رنگ میں اسے آگے بڑھایا جائے۔ البتہ اس سلسلہ میں جہاں تک مودودی صاحب کی فقہ و تصوف میں رائے زنی اور دخل دینے کا تعلق ہے مجھے اس سے شدید اختلاف ہے۔ میں ان کی تحریرات اور طرز استدلال نیز نوعیت معلومات سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ نہ انہیں دونوں فنون سے مناسبت ہے اور نہ وہ ان میں مستند معلوم ہوتے ہیں۔ اس بارہ میں ان کی رائے غیر صاحب فن اور غیر مبصر کے عقلی استنباط سے زیادہ کوئی درجہ نہیں رکھتی جو ظاہر ہے کہ مذاق فن لاعلمی ماہرین کے سامنے کسی درجہ قابل التفات نہیں ہو سکتی۔ موصوف کے اصول پر جبکہ مستند علمائے ماہرین دین حتیٰ کہ سلف صالحین کا اجتہادی استنباط اور فہم نصوص کسی درجہ میں بھی قابل اعتبار نہیں تو ان کے اصول پر خود ان کا استنباط یا فہم نصوص دوسروں کے لیے کیسے قابل قبول اور لائق اعتناء ہو سکتا ہے۔

نص کے الفاظ میں تو بحث ہے ہی نہیں کلام تو مدلول میں ہے اور مدلول کی تعیین میں فہم کا دخل ہے اور وہی حجت نہیں تو خود ان کے فہم یا استدلال سے کسی فہم کو کیسے تسکین ہو سکتی ہے۔ اس لیے فقہ اور تصوف میں جس حد تک ان کے استدلال یا استنباط یا بیان مفہوم کا تعلق ہے نہ وہ حجت ہے نہ قابل التفات۔ سلف و خلف کے فہم و استنباط کا جب مقابلہ ہو گا تو موصوف تو خلف جیسی قریب العہد افراد کے مفہوم و استدلال کو معتبر کہیں گے اور ہمارے نزدیک قصہ برعکس ہو گا۔ اس لیے فقہ و تصوف کے بارے میں ان کی پیش کردہ آراء و قیاسات فنی حیثیت سے قبولیت کا کوئی مقام نہیں رکھتے۔ بنابریں اس کی ضرورت نہیں ہے کہ ان کی مزمومہ جزئیات فقیہہ یا مسائل تصوف وغیرہ پر کوئی تنقید کی جائے اور اس کا حکم معلوم کیا جائے۔

اس مذکورہ بالا معیار سے ان ساری جزئیات کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔ رہا اصلی فقہ و تصوف، سو میں سمجھتا ہوں کہ ان فنون کو ساقط الاعتبار ٹھہرا کر خود اس تحریک حکومت الٰہیہ کو نہ چلایا جا سکتا ہے اور نہ قابل اعتبار ہی باور کرایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اللہ کی حکومت عالم آفاق میں تو اس حد تک ظاہر و مشاہد ہے۔ اس کے منوانے کے لیے کسی رسمی تحریک کے اٹھانے کی ضرورت ہی نہیں۔ تحریک کی اگر ضرورت ہے تو انفس ہی کے لیے ہو سکتی ہے کہ انسانوں کے ظاہر و باطن پر خدائی حکومت کا سکہ مسلط ہو جائے اور اعمال ظاہر و باطن کے لحاظ سے بالارادہ قانون الٰہی کے وفادار اور پابند ہوں کہ یہی پابندی ظاہر و باطن کے حق میں حکومت الٰہی کا ظہور کہلائے گی اور ظاہر ہے کہ الٰہی حکومت کے احکام ظاہر کے مجموعہ کا اصطلاحی نام فقہ اور احکام باطن کے مجموعہ کا نام اصطلاحی طور پر تصوف ہے جن کی بنیادیں قرآن و حدیث نے قائم کی ہوئی ہیں۔ جب ان دونوں کے انکار یا تعریف سے ظاہر و باطن کو علیحدہ کرتے رہ گئے تو حکومت الٰہیہ کا سدباب تو پہلے ہی ہو گیا۔ پھر حکومت الٰہی کے نام سی ان نفوس پر آخر تسلط کس چیز کا ہو گا جس کی تحریک کی جائے۔ ع یکے بر سر شاخ و بن می برید

اس صورت میں حکومت الٰہیہ کا عنوان نصب العین نہ ہو گا بلکہ محض ایک سیاسی نعرہ رہ جائے گا جو خود اپنے مفہوم کی تکذیب کرتا رہے گا۔ اگر خدانخواستہ یہی صورت رہی تو میرا گمان یہ ہے کہ اس تحریک کا انجام ان ہی تحریکوں جیسا ہو گا۔ جو اپنے اپنے وقت میں کسی نہ کسی اسلامی نعرہ کے ساتھ اٹھیں اور انجام کار کسی نہ کسی غیر اصلاحی مقصد یا اسلامی مقصد کے خلاف منتج ہو گئیں۔ خوارج نے سب سے پہلے حکومت الٰہیہ کا اسلامی نعرہ لگایا لیکن اس کے نتیجہ میں فتنہ عقائد اور فتنہ صحابہ کے غیر اسلامی مقاصد نکل ائے یا آخر کے دور میں مثلاً سرسید نے تعلیم و ترقی کا نعرہ لگایا مگر اس کے نتیجہ سے انکار خوارق و معجزات اور فتنہ عقائد نکل آیا۔ مشرقی نے قومی عسکریت اور تنظیم کا نعرہ لگایا اور اس کے نیتجہ سے

نکل آیا مولوی کا غلط مذہب۔

غرض ان تمام تحریکوں کا عنوان اور نعرہ اسلامی تھا اور اس کے نتیجے مقاصد غیر اسلامی، نتیجہ یہ ہوا کہ ناسمجھ عنوان کی خوشنمائی سے مبتلا ہوئے اور سمجھدار حقیقت کو سمجھ کر بچے رہے اور اس طرح تفریق ہو کر مسلمانوں کے بہت سے افراد ان سے کٹ بھی گئے اور ان کے مدمقابل بھی آ کھڑے ہوئے اور فتنہ تخریب اور اختلاف نے امت کو گھیر لیا۔ اگر تحریک حکومت الٰہی کے پاکیزہ عنوان کے نتیجہ سے فقہ و تصوف کا انکار اکابر امت کی تحمیق وغیرہ بر آمد ہوتی رہیں تو جس تفریق امت پر مذکورہ تحریکات منتج ہوئیں، اسی پر یہ تحریک بھی منتج ہوگی۔

بہر حال میں تو یہ سمجھ رہا ہوں کہ اگر مولانا مودودی ایک سیاسی مفکر کی حیثیت سے اپنی سیاست کو مسلمانوں کے سامنے تعمیری رنگ میں پیش فرماتے رہیں اور غیر دینی سیاستوں کی تنقید کر کے مسلمانوں کو ان سے محفوظ رکھنے اور اللہ کی حکومت سے وابستہ رکھنے کی کوشش میں لگے رہیں تو ان کی تحریک مفید اور کامیاب ہو جائے گی۔ لیکن اگر وہ مفتی یا شیخ ناقد کی حیثیت سے مسلمانوں کے سامنے آئیں گے تو مسلمان انہیں قبول نہ کریں گے اور اس کا نتیجہ تحریک میں اضمحلال یا مضر ہونے کی صورت میں بر آمد ہوگا اور اس طرح ایک اچھی خاصی اسلامی سکیم ضائع ہو جائے گی۔

یہ حاصل ہے اس مفہوم کا جو میں مولانا مودودی کے لٹریچر سے سمجھتا ہوں۔ رائے اہل الرائے کی ہوتی ہے اور حضرات علماء ہی کے افادات اس کے بارے میں معتبر اور مقبول ہونے چاہئیں۔ لیکن جبکہ خصوصیت سے اس بارے میں جناب نے اور دوسرے حضرات نے مجھے قابل خطاب سمجھا تو جو فہم و خیال میں آیا، عرض کر دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ مزاج سامی بعافیت ہوگا۔ والسلام

(محمد طیب مہتمم دار العلوم دیوبند)

مودودی صاحب محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام کا ایک ایک ستون گرا رہے ہیں

مودودی صاحب نے اپنی تحریک کی بنیاد حکومت الٰہیہ پر قائم کی تھی۔ حکومت الٰہیہ کے لفظ میں مسلمان کے لیے جو بے پناہ جاذبیت ہے، وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ اگرچہ وہ قیام پاکستان کے بعد حکومت الٰہیہ کا لفظ کبھی اتفاقیہ ہی استعمال کرتے ہیں اور اب نئے ماحول میں بلحاظ مصلحت انہوں نے اسی پرانے "چولہ" پر "اسلامی نظام" کا عبائے جدید پہن لیا ہے اور بجائے حکومت الٰہیہ کے نظام اسلامی کا نعرہ لگا رہے ہیں۔

نیا اسلام

اللہ تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ تحریک مودودیت کے متعلق جو کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں، وہ تعصب، ضد یا کسی عداوت کی بنا پر نہیں ہے۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والے اسلام کی حمایت اور مودودی صاحب اور ان کے حلقہ بگوشان کی خیر خواہی کے لیے عرض کرنا چاہتا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ ان سب کو نئے اسلام سے توبہ کر کے اصلی محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسلام کی طرف پھر آنے کی توفیق عطا فرمائے اور جو مسلمان اب تک اس دام میں نہیں پھنسے، اللہ تعالیٰ ان کو اس دام ہم رنگ زمین میں پھنسنے سے بچائے۔

اور تحریک مودودیت کے متعلق اپنے خیالات کو بذریعہ اخبار شائع کرنے کی

ضرورت اس لیے محسوس ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے احباب مغربی پاکستان کے ہر صوبہ میں موجود ہیں۔ وہ مجھ سے اس تحریک کے متعلق سوالات کرتے رہتے ہیں۔ اس لیے میں نے مناسب خیال کیا کہ "نوائے پاکستان" میں اپنے خیالات شائع کر دوں تاکہ ایک ہی مرتبہ سب احباب مطلع ہو جائیں۔

برادران اسلام! مودودی کی تحریک کو بنظر غور دیکھا جائے تو ان کی کتابوں سے جو چیز ثابت ہوتی ہے' وہ یہ ہے:

> "مودودی صاحب ایک نیا اسلام مسلمانوں کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں اور نعوذ باللہ من ذالک نیا اسلام لوگ تب ہی قبول کریں گے' جب پرانے اسلام کی در و دیوار منہدم کر کے دکھا دیئے جائیں اور مسلمانوں کو اس امر کا یقین دلا دیا جائے کہ ساڑھے تیرہ سو سال کا اسلام جو تم لیے پھرتے ہو' وہ ناقابل قبول' ناقابل روایت اور ناقابل عمل ہو گیا ہے۔ اس لیے اس نئے اسلام کو مانو اور اسی پر عمل کرو جو مودودی صاحب پیش فرما رہے ہیں"۔

اے اللہ! میرے دل کی دعا قبول فرما۔ مودودی صاحب کو ہدایت عطا فرما اور ان کے متبعین کو بھی اس جدید اسلام سے توبہ کی توفیق عطا فرما اور انہیں اپنا محمدی اسلام پھر نصیب فرما۔ آمین یا الہ العالمین

مودودی صاحب محمدی اسلام کا ایک ایک ستون گرا رہے ہیں

۱- خانہ کعبہ کی توہین

ایسی جو ایک غیر مسلم بھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جانتا ہے کہ کعبۃ اللہ دنیا کے ستر کروڑ مسلمانوں کا مقدس مقام ہے۔

۲- رسول اللہ ﷺ کی توہین

کہ آپ ﷺ بھی جھوٹ بولا کرتے تھے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

۳- اللہ جل شانہ کی توہین

کہ حضور اکرم ﷺ جو کچھ فرماتے ہیں‘ وہ میری ہی طرف سے آپ ﷺ کے دل پر القا ہوتا ہے اور مودودی صاحب کے خیال میں یہ اعلان غلط ہے۔ کیونکہ آپ نے بہت سی باتیں ایسی فرمائیں جو واقعہ میں غلط تھیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ کے متعلق اعلان عام غلط تھا۔

۴- حضرت عثمان ؓ کی توہین۔
۵- حضرت سعد بن عبادہ ؓ کی توہین۔
۶- تمام محدثین رحمہم اللہ عنہم کی توہین۔
۷- تمام مفسرین رحمہم اللہ تعالیٰ کی توہین۔
۸- تمام مجددین رحمہم اللہ تعالیٰ کی توہین۔
۹- رسول اللہ ﷺ کے تجویز کردہ سارے دین کی توہین۔

یہ عنوانات مشتے نمونہ از خروارے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان تمام عنوانات پر "نوائے پاکستان" میں مودودی صاحب کی تحریریں بحوالہ صفحہ پیش کی جائیں گی۔ آج کی صحبت میں مودودی صاحب نے خانہ کعبہ کی جو توہین کی ہے‘ وہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ توہین پیش کرنے سے قبل خانہ کعبہ کی جو تعظیم قرآن مجید نے بیان فرمائی ہے‘ وہ ملاحظہ ہو:

قرآن مجید میں خانہ کعبہ کی تعظیم

قولہ تعالیٰ: اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبَارَکًا وَّ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ○ فِیْہِ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرَاھِیْمَ وَ مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا (الآیہ' ال عمران' نمبر۱۰' پ۴)

"بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے واسطے مقرر ہوا' یہی ہے جو مکہ میں ہے' برکت والا' اور جہان کے لوگوں کے لیے ہدایت ہے۔ اس میں ظاہر نشانیاں ہیں۔ جیسے مقام ابراہیم اور جو اس کے اندر آیا' اس کو امن ملا۔

خانہ کعبہ کی فضیلتیں

۱- خانہ کعبہ کی خصوصیات

ان آیات میں یہ بیان کی گئی ہیں۔ سب سے پہلی عبادت گاہ جو دنیا میں تعمیر ہوئی تھی وہ خانہ کعبہ تھا۔ تفسیر خازن' جلد اول میں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

> "اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک گھر بنایا اور وہ بیت المعمور ہے اور فرشتوں کو حکم فرمایا (جو زمین پر تھے) کہ زمین میں ایک گھر بنائیں جو اس جیسا ہو۔ پھر انہوں نے یہ گھر (بیت اللہ الحرام) بنایا اور جو زمین میں تھے' انہیں فرمایا کہ اس کا طواف کریں جس طرح کہ آسمان والے بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں۔

۲- اس خانہ کعبہ کو مبارک کا لقب عطا فرمایا۔ لہٰذا اس وقت سے لے کر

آج تک بلکہ ہمیشہ کے لیے یہ مبارک ہی رہے گا۔ کبھی اس کی برکت میں فرق نہیں آئے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

> ”جو شخص بیت اللہ الحرام کا طواف کرے گا‘ کوئی قدم نہیں اٹھاتا اور نہیں رکھتا مگر اللہ اس کے سبب سے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔

۳۔ فِیۡهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ

وہ یہ ہیں‘ مقام ابراہیم علیہ السلام یعنی وہ پتھر جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھڑے ہو کر خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی۔ حجر اسود‘ حطیم‘ زمزم‘ امن گاہ۔ اگر کوئی شخص کسی کو حرم سے باہر قتل کر کے آئے اور حرم میں داخل ہو جائے تو حرم کے اندر اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ یہ خانہ کعبہ اس جیسا مقدس اور برکتوں والا دنیا بھر میں اور کوئی مقام نہیں ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ایک شعار ہے۔

مودودی صاحب کے قلم سے خانہ کعبہ کی توہین

مودودی صاحب کی عادت ہے کہ ایک چیز کے محاسن بیان کرتے وقت ایک ایسی برائی بھی بیان کر دیتے ہیں جس سے انصاف پسند انسانوں کے دل جل جائیں۔ جب ان کے معتقدین کو وہ برائی دکھائی جائے تو کہتے ہیں کہ مودودی صاحب نے اسی چیز کے اوصاف حمیدہ بھی تو فرما دیئے ہیں۔ آپ ان کمزور چیزوں پر کیوں خواہ مخواہ زور دیتے ہیں۔ ایسی صورت میں معترض کا دل ہرگز ہرگز

مطمئن نہیں ہوتا۔ اس صورت کی مثال بعینہٖ ایسی ہے جس طرح ایک شخص کے خاندان کی بڑی تعریف کی جائے کہ آپ کا خاندان بڑا ہی معزز ہے اور آپ کے والد صاحب بڑے بزرگ ہیں اور آپ کے دادا تو قابل زیارت بزرگ ہیں مگر بعض آدمیوں سے سنا ہے کہ آپ حرام زادے ہیں۔ کیا اس آخری فقرے سے اس شخص کا دل نہیں جلے گا اور ساری تعریف ملیامیٹ نہ ہوگی۔

جاہلیت اور مہنت گری

مودودی صاحب اپنے خطبات مطبوعہ بار ہفتم ۱۹۴۸ء کے صفحہ ۱۹۵ پر لکھتے ہیں:

> "وہ سرزمین جہاں سے کبھی اسلام کا نور عالم میں پھیلا تھا، آج اسی جاہلیت کے قریب پہنچ گئی ہے جس میں وہ اسلام سے پہلے مبتلا تھی۔ اب نہ وہاں اسلام کا علم ہے نہ اسلامی اخلاق ہیں۔ نہ اسلامی زندگی ہے۔ لوگ دور دور سے بڑی گہری عقیدتیں لیے ہوئے حرم پاک کا سفر کرتے ہیں مگر اس علاقہ میں پہنچ کر جب ہر طرف ان کو جہالت، گندگی، طمع، بے حیائی، دنیا پرستی، بداخلاقی، بدانتظامی اور تمام باشندوں کی حالت گری ہوئی نظر آتی ہے تو ان کی توقعات کا سارا طلسم پاش پاش ہو کر رہ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ بہت سے لوگ حج کر کے اپنا ایمان بڑھانے کی بجائے اور الٹا کچھ کھو آتے ہیں۔
>
> وہی پرانی مہنت گری جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بعد جاہلیت کے زمانہ میں کعبہ پر مسلط ہوگئی تھی اور جسے رسول اللہ ﷺ نے آکر ختم کیا تھا۔ اب پھر تازہ ہوگئی ہے۔ حرم کعبہ کے منتظم پھر اسی طرح مہنت بن کر بیٹھ گئے

ہیں۔

انصاف کی اپیل

مودودی صاحب ان کے متبعین اور تمام مسلمانوں سے انصاف کی اپیل کرتا ہوں، کیا خانہ کعبہ کی اس سے بڑھ کر اور زیادہ توہین ہو سکتی ہے؟ آپ سوچیں کہ اس عبارت کے پڑھنے سے حج سے نفرت پیدا ہوگی یا حج کرنے کی طرف رغبت پیدا ہوگی؟ کیا شیطان حج کا ارادہ کرنے والے کے دل میں یہ خیال نہیں ڈالے گا کہ مودودی صاحب کے بیان کے مطابق کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بھی بے ایمان ہو کر آؤ۔ اس لیے اگر ایمان بچانا ہے تو گھر میں ہی بیٹھے رہو۔

عجیب

بات یہ ہے کہ مودودی صاحب کو آج تک حج نصیب نہیں ہوا۔ خدا جانے کس کذاب نے مودودی صاحب کو یہ افترا سنائے اور مودودی صاحب نے اس شیطان کی روایت پر اعتماد کر کے خطبات میں تحریر فرمادیا۔

دعا

اے اللہ! مودودی صاحب کو ان خیالات سے توبہ کی توفیق عطا فرما اور انہیں توفیق دے کہ مسلمانوں کی صحیح رہنمائی فرمائیں۔

مودودی صاحب کا عقیدہ کہ رسول اللہ ﷺ غلط باتیں فرمایا کرتے تھے (معاذ اللہ)

پہلے قرآن مجید اور حدیث شریف سے حضور انور ﷺ کے مراتب عالیہ

عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد مودودی صاحب کی کتابوں سے ثابت کر دوں گا کہ آپ ﷺ غلط باتیں فرمایا کرتے تھے۔ یعنی جھوٹ بولا کرتے تھے۔ جب ایک شخص کسی سے کہتا ہے کہ تم غلط کہتے ہو اس کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ تم جھوٹ بولتے ہو۔

حضور انور ﷺ کے متعلق قرآن مجید کے اعلانات

۱۔ آپ ﷺ سارے جہان والوں کے لیے رحمت ہیں۔ (سورہ الانبیاء، رکوع ۷، پارہ ۱۷)

۲۔ حضور انور ﷺ کو سارے جہان کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ (سورہ الاعراف، رکوع ۲۰، پ ۹)

۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت پر رحمت کا نزول رسول اللہ ﷺ کی اتباع کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے۔ (سورہ الاعراف، رکوع ۱۹، پارہ ۹)

۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت کی نجات رسول اللہ ﷺ کی حمایت پر مشروط کی گئی ہے۔ (سورہ الاعراف، رکوع ۱۹، پ ۹)

۵۔ رسول اللہ ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سچے تابعداروں میں سے ہیں۔ (سورہ آل عمران، رکوع ۷، پارہ ۳)

۶۔ نبی مسلمانوں کے معاملہ میں ان سے بھی زیادہ دخل دینے کا حقدار ہے۔ (سورہ الاحزاب، رکوع ۶، پ ۲۲)

۷۔ آپ ﷺ (قیامت کے دن اپنی امت پر) گواہ ہوں گے۔ (سورہ الاحزاب، رکوع ۶، پارہ ۲۲)

۸۔ آپ ﷺ (صحیح راستہ پر چلنے والوں کو) خوشخبری سنانے والے ہیں۔ (سورہ الاحزاب، رکوع ۶، پارہ ۲۲)

۹۔ آپ ﷺ (غلط راستہ پر چلنے والوں کو) ڈرانے والے ہیں۔ (سورہ الاحزاب، رکوع ۶، پارہ ۲۲)

۱۰۔ آپ ﷺ اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے ہیں۔ (سورہ الاحزاب، رکوع ۶، پارہ ۲۲)

۱۱۔ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے روشن چراغ بنایا ہے۔ (سورہ الاحزاب، رکوع ۶، پارہ ۲۲)

۱۲۔ آپ ﷺ سلسلہ مقدسہ انبیاء علیہم السلام کو ختم کرنے والے ہیں۔ (سورہ الاحزاب، رکوع ۵، پارہ ۲۲)

مشتے نمونہ از خروارے

قرآن مجید میں سے آپ کے مراتب عالیہ کا تذکرہ جو کیا گیا ہے، وہ ایسا ہی ہے جس طرح ایک خروار میں سے ایک مٹھی بھر کر دکھا دی جائے۔ ورنہ اگر آپ ﷺ کے تمام کمالات کو جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔

حدیث شریف میں ذکر خیر

حضور انور ﷺ کے ارشادات (جنہیں مسلمان وحی الٰہی خیال کرتے ہیں) سے حضور کے مراتب عالیہ کا تبرکاً کچھ نمونہ پیش کیا جاتا ہے۔

۱۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے، کہا، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:

"تمام انبیاء علیہم السلام میں سے تابعداروں کے لحاظ سے میں سب سے زیادہ ہوں گا اور میں ہی سب سے پہلے بہشت کا دروازہ (کھولنے کے لیے) کھٹکھٹاؤں گا"۔ (رواہ مسلم)

۲۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قیامت کے دن میں بہشت کے دروازہ پر آؤں گا۔ پھر کھولنے کے لیے کہوں گا۔ پھر خازن (جنت کا دربان) کہے گا تم کون ہو؟ پھر میں کہوں گا محمد(ﷺ) پھر کہے گا آپ ہی کے متعلق مجھے حکم دیا گیا تھا کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولوں"۔ (رواہ مسلم)

۳۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

"میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے، جس طرح ایک محل ہو، جس کی تعمیر بڑی اعلیٰ ہو۔ ایک جگہ اینٹ کی اس میں خالی رہ گئی۔ دیکھنے والے اس کی سیر کرتے ہیں۔ اس کی تعمیر کی خوبصورتی سے تعجب کرتے ہیں مگر وہ ایک اینٹ کی جگہ (جو خالی رہی ہوئی ہو) پھر میں نے اس اینٹ کی جگہ کو بھر دیا ہے۔ میرے ذریعہ سے اس عمارت کی تکمیل ہو گئی ہے اور میرے سبب سے انبیاء علیہم السلام کا...... سلسلہ ختم ہوگیا ہے اور ایک روایت میں ہے، میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں"۔ (متفق علیہ)

۴۔ حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

"مجھے تمام انبیاء پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی ہے۔ (۱) مجھے جوامع الکلم دیئے گئے ہیں۔ میری (دشمنوں پر) (۲) رعب ڈالنے میں مدد دی گئی ہے اور (۳) میرے لیے غنیمتیں حلال کی گئی ہیں اور (۴) میرے لیے ساری زمین سجدہ گاہ اور طہارت حاصل کرنے کا ذریعہ بنا دی گئی ہے اور (۵) میں تمام مخلوقات کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور (٦) میرے ذریعہ سے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے"۔ (رواہ مسلم)

بے نظیر

مذکورۃ الصدور احادیث سے یہ چیز ثابت ہوتی ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام میں سے اپنے خصوصی محاسن اور خوبیوں کے لحاظ سے سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والسلام ایک بے نظیر مقدس ہستی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو وہ انعامات نصیب ہوئے ہیں جو کسی اور پیغمبر کو نصیب نہیں ہوئے۔ بقول شخصے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

مودودی صاحب کے معتقدات

یہ کانا دجال وغیرہ تو افسانے ہیں جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے اور ان چیزوں کے تلاش کرنے کی ہمیں کوئی ضرورت بھی نہیں۔ عوام میں اس قسم کی جو باتیں مشہور ہیں ان کی کوئی ذمہ داری اسلام پر نہیں ہے۔ اور ان میں سے کوئی چیز اگر غلط ثابت ہو جائے تو اس سے اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ (منقول از "ترجمان القرآن" رمضان، شوال ۱۳۶۴ھ، جلد ۲۷، عدد ۳، ۴)

۱- "یہ کانا دجال وغیرہ تو افسانے ہیں"۔ افسانہ وہ ہوتا ہے جو غیر معتبر غیر محقق چیز لوگوں کی زبانوں پر گشت کرنے لگ جائے۔ دجال کے واقعہ کو افسانہ کہنا، مودودی صاحب کی حدیث شریف سے ناواقفیت اور جہالت کا ثبوت ملتا ہے۔ دجال کی حدیث، صحیح بخاری شریف میں آٹھ مرتبہ آئی ہے اور صحیح مسلم شریف میں سترہ مرتبہ آئی ہے۔

۲- "شرعی حیثیت نہیں ہے" دجال کی احادیث علامات قرب قیامت میں سے ہیں۔ یہ وحی خفی اور وحی غیر متلو سے ثابت ہیں اور پچیس مرتبہ

احادیث صحیحہ میں مذکور ہیں۔ مودودی صاحب فرماتے ہیں ان کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے' کیا کوئی عالم حدیث یہ بات منہ سے نکال سکتا ہے؟

۳۔ ''ان چیزوں کو تلاش کرنے کی ہمیں کوئی ضرورت بھی نہیں نہیں'' اگر مودودی صاحب یہ فرماتے کہ اگرچہ دجال کا ذکر بخاری شریف اور مسلم شریف میں ہے مگر ہم ان کتابوں کو نہیں مانتے تو بھی ایک بات ہوتی۔ آپ کا یہ کہنا کہ ہمیں ان کی تلاش کی ضرورت نہیں ہے' کیونکہ ان کے خیال میں یہ چیز کوئی محقق تو ہے نہیں۔ البتہ تلاش کرنے سے پتہ لگ سکتا ہے کہ یہ چیز کہاں سے آئی ہے۔ اس قسم کے خیال کا ظاہر کرنا مودودی صاحب کی جہالت کا ثبوت ہے۔

۴۔ ''عوام میں اس قسم کی جو باتیں مشہور ہوں ان کی کوئی ذمہ داری اسلام پر نہیں ہے''۔

یہ فقرے بھی مودودی صاحب کی جہالت کا پتہ دے رہے ہیں۔ کیا یہ پچیس احادیث جو دجال کے متعلق ہیں' وہ عوام میں مشہور ہیں یا خواص امت کا ساڑھے تیرہ سو سال سے وظیفہ چلی آرہی ہیں۔ مودودی صاحب ان احادیث کی ذمہ داری اپنے اوپر نہیں لیتے ورنہ تمام اہل سنت و الجماعت مسلمان تو ان کے صحیح ہونے اور ان کی حفاظت کی ذمہ داری اٹھائے ہوئے ہیں۔ اسی لیے تو مسلمان اپنے نصاب تعلیم دینیات میں صحیح بخاری شریف اور صحیح مسلم شریف کو لازمی طور پر رکھے ہوئے ہیں اور پڑھتے پڑھاتے چلے جارہے ہیں۔

۵۔ ''ان میں سے کوئی اگر غلط ثابت ہو جائے تو اس سے اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا''۔

ماشاء اللہ! کیسا غیر ذمہ دارانہ اعلان فرما رہے ہیں مودودی صاحب! آپ کے نئے پیش کردہ اسلام کو دجال کی احادیث کے غلط کہنے سے نقصان نہیں پہنچتا ہوگا۔ ہم اہل السنۃ والجماعۃ ساڑھے تیرہ سو سال سے جس اسلام کو آج تک لیے آ رہے ہیں اگر دجال والی احادیث کو بقول آپ کے غلط قرار دے دیا جائے تو نعوذ باللہ من ذالک رسول اللہ ﷺ جھوٹے ثابت ہوتے ہیں اور فقط یہی نہیں بلکہ نعوذ باللہ من ذالک اللہ تعالیٰ کو جھوٹا ماننا پڑے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہوا ہے:

”کہ رسول اللہ ﷺ اپنی طرف سے نہیں فرمایا کرتے بلکہ میری طرف سے آپ ﷺ کے دل پر القا ہوتا ہے‘ پھر آپ فرماتے ہیں“۔

اب بتلائیے! کیا دجال کی احادیث کو غلط کہنے سے سارا دین اسلام تباہ اور برباد نہ ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ دین الٰہی سدا زندہ رہے گا اور اسے تسلیم نہ کرنے والے اس کا خمیازہ خود بھگت لیں گے۔

رسول اللہ ﷺ پر کذب بیانی کا بہتان

”حضور ﷺ کو اپنے زمانہ میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ ﷺ کے عہد میں ہی ظاہر ہو جائے۔ یا آپ ﷺ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور ﷺ کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا۔ اب ان چیزوں کو اس طرح نقل و روایت کیے جانا کہ گویا یہ بھی اسلامی عقائد ہیں‘ نہ تو اسلام کی صحیح نمائندگی ہے اور نہ اسے حدیث ہی کا صحیح فہم کہا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں۔ اس قسم کے معاملات میں نبی کے قیاس و گمان کا درست نہ نکلنا ہرگز منصب نبوت پر طعن کا موجب نہیں

ہے"۔ (ماخوذ از "ترجمان القرآن" ربیع الاول ۱۳۶۵ھ 'جلد ۲۸'ص ۱۳)

قابل غور فقرے

چونکہ دجال کے متعلق اس سے پہلی حدیث میں مودودی صاحب کے غلط خیالات کی کافی تردید ہو چکی ہے اس لیے اب اس حوالہ میں جو قابل غور فقرے ہیں۔ اس کے متلق کچھ عرض کرتا ہوں۔

۱۔ کیا ساڑھے تیرہ سو برسوں کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور ﷺ کا یہ اندیشہ صحیح نہیں تھا"۔

مودودی صاحب اور ان کے متبعین اور دوسرے مسلمانوں سے انصاف کے نام پر اپیل کرتا ہوں کیا اس عبارت کا صاف مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ نے اس معاملہ میں جھوٹ بولا تھا۔

دعا

اے اللہ! مودودی صاحب اور ان کے متبعین کو ہدایت عطا فرما اور اس گمراہی کے گڑھے سے انہیں نکال دے۔ انہیں خود ساختہ اسلام سے بچا اور محمدی ﷺ اسلام کی طرف پھر آنے کی توفیق عطا فرما۔

۲۔ اس قسم کے معاملات میں نبی کے قیاس و گمان کا درست نہ نکلنا ہرگز منصب نبوت پر طعن کا موجب نہیں ہے"۔

ہم اہل سنت والجماعت کا عقیدہ تو یہ ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے جو کچھ بھی امت کو پڑھایا سکھایا ہے 'وہ سب وحی ہے۔ اس میں کوئی بات غلط ہو نہیں تی۔ [illegible] ب کے خیال میں خدا جانے رسول اللہ ﷺ کی کتنی باتیں غلط ہوں گی۔ نعوذ باللہ من ذالک کیونکہ مودودی صاحب فرما

رہے ہیں "اس قسم کے معاملات میں"

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

مودودی صاحب کی عبارات میں اللہ تعالیٰ کی توہین

مودودی صاحب کی کتابوں میں جب ایسی چیزیں دیکھتا ہوں جن کے تسلیم کر لینے سے اسلام محمدی ﷺ کی جڑیں یقیناً کٹ جاتی ہیں۔ جب جڑ ہی نہ رہی تو درخت کیسے باقی رہ سکتا ہے۔ پھر حیران ہوتا ہوں کہ مودودی صاحب نے یہ الفاظ خدا جانے کس مدہوشی میں لکھے ہیں۔ شاید قلم لکھ رہا ہو اور دماغ میں نیند کا غلبہ ہو۔ مودودی صاحب کو یہ پتہ ہی نہ چلا ہو کہ قلم نے کیا لکھا ہے۔

خدا کی قسم

مجھے مودودی صاحب یا ان کے متبعین سے کوئی ذاتی عناد یا تعصب ہرگز نہیں ہے۔ محض خیر خواہی کے طور پر یہ چیزیں عرض کر رہا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائیں۔ رسول اللہ ﷺ خوش ہو جائیں اور مودودی صاحب اور ان کے متبعین کو اللہ تعالیٰ اس غلط راستہ سے ہٹا لے اور دوسرے مسلمان اس دام میں پھنسنے سے بچ جائیں۔

مخلصانہ درخواست

میں مودودی صاحب اور ان کے متبعین سے مخلصانہ درخواست کرتا ہوں کہ جنبہ داری سے دل کو پاک کر کے میری معروضات پر غور کریں اور خدا تعالیٰ

سے دعا کرتا ہوں کہ ان سب بھٹکے ہوؤں کو پھر راہ راست پر لے آئے۔ آمین یا الہ العالمین۔

اعلان الٰہی

وَ مَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡھَوٰی○اِنۡ ھُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی

(سورہ النجم، رکوع۱، پ۲۷)

ترجمہ: اور نہ اپنی خواہش سے کچھ کہتا ہے یہ تو وحی ہے جو اس پر آتی ہے"۔

مفسرین قرآن کی شہادتیں (تفسیر کبیر)

رسول اللہ ﷺ کے ارشادات وحی الٰہی ہوتے ہیں

وَ مَا یَنۡطِقُ اَیۡ اَلرَّسُوۡلُ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَنِ الۡھَوٰی اَیۡ عَنۡ ھَوٰی نَفسہ و رایہ اِنۡ ھُوَ اِلَّا وَحۡیٌ من عند اللہ یوحی الیہ

ترجمہ: "اور رسول اللہ ﷺ اپنی خواہش سے نہیں فرماتے اور اپنی رائے سے نہیں فرماتے۔ جو کچھ آپ فرماتے ہیں وہ اللہ کی طرف سے وحی ہوتی ہے جو آپ (ﷺ) کی طرف وحی کی جاتی ہے"۔

تفسیر ابن کثیر

وَمَا يَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰى اى ما يقول قولا عن هوى وغرض اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡىٌ يُّوۡحٰى اى انما يقول ما امر به يبلغه الى الناس كاملا مرفورا من غير زيادة ولا نقصان

ترجمہ : ”آپ کوئی بات بھی اپنی خواہش یا اپنی غرض سے نہیں فرماتے سوائے اس کے نہیں آپ وہی فرماتے ہیں کہ جس کا لوگوں تک پہنچانے کا حکم دیا جاتا ہے‘ وہ پورے کا پورا پہنچا دیتے ہیں جس میں کوئی زیادتی یا کمی نہیں کی جاتی“۔

تفسیر خازن

ہر معاملہ میں رسول اللہ ﷺ کا اتباع ضروری ہے

وَمَا نَهَاكُمۡ عَنۡهُ فَانۡتَهُوۡا وهذا نازل فى اموال الفى وهو عام فى كل ما امر به النبى ﷺ او نهى عنه من قول او عمل من واجب او مندب او مستحب اونهى عن محرم

ترجمہ : ”اور جس چیز سے منع کریں رک جاؤ۔ یہ آیت مبارکہ غنیمت کے مالوں میں نازل شدہ ہے۔ حالانکہ وہ عام ہے جس چیز کا نبی ﷺ نے حکم فرمایا ہے یا جس چیز سے منع کیا ہے خواہ وہ قول ہو یا عمل ہو‘ واجب ہو یا مستحب ہو یا کسی حرام چیز سے منع فرمایا ہو“۔

تینوں تفاسیر

کی عبارتوں کا حاصل یہ نکلا کہ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات وحی الٰہی ہوتے ہیں۔ لہٰذا انہیں فرمان الٰہی سمجھ کر تسلیم کر لینا چاہیے۔

مودودی صاحب کا اعلان کہ حضور انور ﷺ کا ہر فرمان وحی الٰہی نہیں ہوتا

اللہ تعالیٰ کا فرمان:

"کہ حضور ﷺ کا ہر فرمان وحی الٰہی ہوتا ہے"

اور مودودی صاحب کا اعلان:

"کہ آپ (ﷺ) کا ہر فرمان وحی الٰہی نہیں ہوتا"۔

کیا مودودی صاحب کے اس اعلان میں اللہ تعالیٰ کی توہین نہیں ہے؟

شہادت

عن انسؓ قال قال رسول الله ﷺ ما من نبی الا قد انذر امته الاعور الكذاب الا انه اعور وان ربكم ليس ليس باعور مكتوب بن تينيه "ك ف ر" (متفق علیہ)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ہر نبی نے اپنی امت کو کانے کذاب سے ڈرایا ہے۔ خبردار! وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے

درمیان ک ف ر لکھا ہوا ہوگا...... (اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"خبردار! میں تمہیں دجال کے متعلق ایسی بات بتلاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتلائی۔ بے شک وہ کانا ہے اور وہ اپنے ساتھ بہشت اور دوزخ کا نمونہ لائے گا جسے وہ بہشت کہے گا وہ (اصل میں) دوزخ ہوگا اور بے شک میں تمہیں ڈراتا ہوں جس طرح حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے"۔

حاصل

یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نہایت وثوق سے اطلاع دی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے۔ دجال کے متعلق یہ اطلاع یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ نے حاصل کی ہے اور اپنی امت کو پورے وثوق سے اطلاع دی ہے۔

مودودی صاحب کا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کو جھٹلانا

۱- "یہ کانا دجال وغیرہ تو افسانے ہیں جن کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے"۔ (ماخوذ از "ترجمان القرآن" ص ۱۸۶، مودودی صاحب بابت رمضان و شوال ۱۳۶۴ھ)

۲- "حضور ﷺ کو اپنے زمانہ میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ ﷺ

کے عہد ہی میں ظاہر ہو جائے یا آپ ﷺ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور ﷺ کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا"۔ (ماخوذ از "ترجمان القرآن" ص ۱۷۲، جلد ۲۸، عدد ۳ بابت ربیع الاول ۱۳۶۵ھ)

انصاف کا واسطہ

دے کر مودودی صاحب اور ان کے متبعین اور دوسرے مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ کیا واقعی اس کانے دجال کی شرعی حیثیت کوئی نہیں ہے۔ ایک بات رسول اللہ ﷺ ۲۵ مرتبہ وثوق سے فرمائیں اور مودودی صاحب فرمادیں کہ "یہ ایک افسانہ ہے اور اس کی شرعی حیثیت کوئی نہیں ہے"۔

اور کیا یہ کہنا "حضور ﷺ کا یہ اندیشہ صحیح نہیں تھا" جناب رسول اللہ ﷺ کی توہین نہیں ہے؟ اور جب نوح علیہ السلام کے وقت سے جو بات چلی آ رہی ہے اس کی اطلاع دینا یہ اللہ تعالیٰ کی وحی کے سوا نہیں ہو سکتی اور ایسی بات کو غلط کہنا جو اللہ تعالیٰ نے رحمتہ للعالمین علیہ الصلوۃ والسلام کو تلقین فرمائی ہو۔ انصاف سے کہئے کیا یہ اللہ تعالیٰ کی توہین نہیں ہے؟ نعوذ باللہ من ذالک۔

عین اسلام اور اصلی اسلام

مودودی صاحب کے اپنے لکھے ہوئے خط کا عکس جماعت اسلامی کے اخبار "تسنیم" میں ۲۲ جمادی الاول ۱۳۷۴ مطابق ۱۸ جنوری ۱۹۵۵ء کے پہلے صفحہ پر چھپا ہے جس میں تحریر فرماتے ہیں:

> "جس چیز کو ہم لے کر اٹھ رہے ہیں، وہ عین اسلام اور اصلی اسلام ہے"۔

انصاف کی اپیل

مودودی صاحب اور ان کے متبعین سے انصاف کی اپیل کرتا ہوں اور دوسرے مسلمانوں کو غور و فکر کی دعوت دیتا ہوں۔ کیا عین اسلام اور اصلی اسلام وہی ہے جو مودودی صاحب پیش کر رہے ہیں؟ جس میں خانہ کعبہ کی توہین ہے اور رسول اللہ ﷺ جھوٹی باتیں بھی فرمایا کرتے تھے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی بھی توہین جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اسلام سے مودودی صاحب اور ان کے متبعین کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے اور دوسرے مسمانوں کو اس فتنے سے بچائے۔ آمین یا الہ العالمین

دعا

اے اللہ! آپ جس گناہ کے سبب سے مودودی صاحب سے ناراض ہو گئے ہیں اور آپ نے اپنے دین کی صحیح سمجھ ان سے چھین لی ہے' میں صدق دل سے آپ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ گناہ مودودی صاحب کو معاف فرما دے اور انہیں اور ان کے متبعین کو پھر اپنے سچے دین کا نور بصیرت ان کے سینے میں ڈال دے۔

انک مجیب الدعوت سمیع الدعا

دربار نبوی ﷺ سے خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعظیم اور مودودی صاحب کی طرف سے توہین

پہلے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کچھ فضائل عرض کرنا چاہتا ہوں تاکہ ناظرین تحریر کو ان کی بلند پایہ شخصیت کا علم ہو جائے اور تاکہ مسلمانوں کے عوام

(خواص تو پہلے ہی جانتے ہیں) کو اس بات کا علم ہو جائے کہ رسول اللہ ﷺ کے دربار میں وہ کس قدر مقبول اور محبوب تھے۔ اور اب چودھویں صدی میں جو شخص ان پر جرح کرنے لگے کیا اس جرح سے رسول اللہ ﷺ کی دل آزاری نہیں ہوگی اور کیا ان پر جرح کرنے سے یہ ثابت نہیں ہوگا کہ جس شخصیت کی حضور ﷺ نے تعریف فرمائی تھی، وہ دور قابل تعریف نہیں تھا بلکہ قابل نفرت اور قابل توہین تھا۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مالی قربانی اور حضور انور ﷺ سے نجات کا تمغہ

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن خبابؓ سے روایت ہے کہا کہ میں نبی ﷺ کے حضور میں حاضر ہوا اور:

> "آپ ﷺ جیش العسرۃ (غزوہ تبوک) کے متعلق ترغیب دلا رہے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اٹھے۔ عرض کی یارسول اللہ! میرے ذمے اللہ کی راہ میں سو اونٹ ان کی جھلوں اور پالانوں سمیت ہیں۔ پھر آپ نے (دوبارہ) ترغیب دی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اٹھے۔ پھر عرض کی میرے ذمے دو سو اونٹ ان کی جھلوں اور پالانوں سمیت ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے تیسری دفعہ رغبت دلائی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اٹھے پھر عرض کی میرے ذمے اللہ کی راہ میں تین سو اونٹ ان کی جھلوں اور پالانوں سمیت ہیں پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ منبر سے اترتے ہوئے فرما رہے تھے "کہ عثمان پر کوئی الزام نہیں ہوگا جو بھی اس کے بعد کرے"۔
>
> (رواہ الترمذی)

نکتہ چینی

آگے چل کر آپ پر واضح ہو جائے گا کہ مودودی صاحب ایسے فدائے اسلام اور مقبول دربار سردار دو جہاں ﷺ پر نکتہ چینی کریں گے۔ سبحان اللہ! کہاں حضرت عثمان اور کہاں مودودی صاحب۔ رسول اللہ ﷺ کے مقبول اور محبوب صحابہ کرام پر نکتہ چینی کر کے مسلمانوں کو اپنے واجب الاحترام بزرگوں سے بدظن کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے اور مسلمانوں کو ان کے فتنہ اور شر سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

سخت افسوس

مجھے سخت افسوس ہے کہ دین محمدی (ﷺ) میں فتنہ ڈالنے والی تحریکیں عموماً میرے صوبہ پنجاب سے اٹھتی ہیں اور پنجاب میں مسلمانوں کا وہ عنصر جو شتر بے مہار کی طرح ہے' وہ اپنے اسلاف کے دین سے دست بردار ہو کر نئے فتنے کا علمبردار ہو جاتا ہے اور اپنے سابقہ دوستوں' خیر خواہوں سے کٹ کر نئے فتنہ کی ہولی کھیلنے لگ جاتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ اپنی آستین میں ایک ہزار دینار نبی کریم ﷺ کے پاس لائے جبکہ آپ جیش العسرہ (جنگ تبوک) کی تیاری فرما رہے تھے۔ پھر انہیں آپ ﷺ کی جھولی میں ڈال دیا۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ ان دیناروں کو اپنی جھولی میں ہلا رہے تھے اور فرما رہے تھے ”آج کے بعد عثمان جو کچھ بھی کرے اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی“۔

غور کرو

برادران اسلام! غور کرو دربار رسالت میں جس واجب الاحترام ہستی کی یہ قدر و منزلت ہے، آگے چل کر آپ دیکھ لیں گے کہ مودودی صاحب ان کی توہین کرتے ہیں۔

دعا

اے اللہ! مودودی صاحب کو ہدایت عطا فرما۔ انہیں اس گمراہی کے گڑھے سے نکال جس میں تیری ناراضگی کے باعث وہ جا گرے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب

میں مودودی صاحب کی خدمت میں شفیقانہ نقطہ نگاہ سے عرض کرتا ہوں کہ میرے خیال میں اللہ تعالیٰ آپ سے ناراض ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان فرمایا ہوا ہے:

من عادلی ولیا فقد اذنته بالحرب

ترجمہ: ”جو شخص میرے کسی دوست سے دشمنی رکھے گا تو میں اسے اعلان جنگ دیتا ہوں“۔

ایک نہیں ہزارہا کی توہین

مودودی صاحب! آپ نے اللہ کے ہزارہا مقبول بندوں کی توہین اور بے ادبی کی ہے۔ کیا آپ نے ساڑھے تیرہ سو سال کے تمام محدثین، تمام مفسرین، تمام مجددین حتیٰ کہ صحابہ کرام اور رسول اللہ ﷺ تک کی توہین نہیں کی۔

اتنے بڑے بڑے مقبولین بارگاہ کی توہین کرنا آپ کیا سمجھتے ہیں؟ یہ کوئی جرم نہیں ہے کیا رسول اللہ ﷺ کی توہین آپ نے نہیں کی؟ مودودی صاحب ان حرکات سے توبہ کیجئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ آپ کی توبہ قبول فرمائے اور صراط مستقیم نصیب فرمائے۔

تحریر کی توسیع کوئی کمال نہیں

بھولے بھالے مسلمان یہ خیال کرتے ہیں کہ مودودی کی تحریر میں اس قدر وسعت ہے کہ علمائے دین اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

برادران اسلام!

سٹیج پر بہت زیادہ دیر تک بول لینا یا چھوٹی سی بات کو پھیلا کر صفحوں کے صفحے بھر دینا یہ کوئی اصلی کمال نہیں ہے۔ یہ چیزیں تو کفار کو بھی نصیب ہیں۔ آپ کو عیسائیوں میں ایسے ایسے قابل آدمی ملیں گے کہ مودودی صاحب ان کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ اصلی کمال ہدایت ہے۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے، یہ اس کا بہت بڑا فضل ہے۔

ہدایت کا معیار

ہدایت کا اصلی معیار یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دین جو قرآن مجید اور سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق اس وقت سے لے کر آج تک بزرگان دین کی برکت سے علماً اور عملاً چلا آ رہا ہے، اس کی پیروی کرے نہ کہ مودودی صاحب کی طرح اس دین کی دیواریں گرا کر نیا دین ایجاد کیا جائے۔ نعوذ باللہ من ذالک

حضرت عثمانؓ کا زمانہ خلافت

حضرت سفینہؓ سے روایت ہے۔ کہا میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"خلافت تیس سال تک رہے گی۔ اس کے بعد بادشاہی ہو جائے گی"۔

پھر حضرت سفینہؓ نے کہا حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے دو سال شمار کرو اور حضرت عمرؓ کی خلافت دس سال تک اور حضرت عثمانؓ کی خلافت بارہ سال تک اور حضرت علیؓ کی خلافت چھ سال تک۔ اسے احمد' ترمذی' ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

حاصل

حاصل یہ نکلا کہ رسول اللہ ﷺ نے خلاف علی منہاج النبوۃ کا زمانہ تیس سال فرمایا ہے۔ اسی زمانہ کے اندر حضرت عثمانؓ کی خلافت کا زمانہ آ جاتا ہے۔

ابی عبیدہؓ اور معاذ بن جبلؓ نے روایت ہے۔ وہ جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

"یہ (دین کا) معاملہ نبوت اور رحمت کی صورت میں شروع ہوا ہے پھر خلافت اور رحمت ہو جائے گا۔ پھر اس کے بعد تشدد پسند بادشاہی ہو جائے گی۔ (انتہا ملخصا رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

حاصل یہ نکلا کہ رحمۃ للعالمین علیہ السلام کا زمانہ' نبوت اور رحمت کا تھا اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا زمانہ خلافت اور رحمت کا تھا۔ اسی خلافت

کے زمانہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ ہے۔ آپ کے خلافت کے زمانہ کو حضور انور ﷺ خلافت اور رحمت کا زمانہ فرما رہے ہیں اور آگے چل کر دیکھئے گا کہ مودودی صاحب اسی زمانہ کی سخت توہین کریں گے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں اسلام میں کفر داخل ہو گیا تھا۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

حضرت نعمانؓ بن بشیر حذیفہؓ سے بیان کرتے ہیں۔ کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

> ”جب تک اللہ چاہے گا تم میں نبوت رہے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھا لے گا۔ پھر جب تک اللہ چاہے گا خلافت نبوت کے طریقہ پر قائم ہوگی۔ پھر اسے اللہ تعالیٰ اٹھا لے گا۔ پھر تشدد پسند بادشاہی ہو جائے گی۔ (**انتہی ملخصا‘ رواہ احمد و البیھقی**)

اس حدیث شریف سے بھی حاصل یہ نکلا کہ دور نبوت کے بعد خلافت کا دور آئے گا اور وہ دور خلافت نبوۃ کے طریقہ کا کاربند ہوگا۔ آپ کے اس ارشاد سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کی تعریف اور تعظیم ثابت ہوتی ہے۔ اب سنئے! مودودی صاحب حضرت عثمانؓ کی ذات کی اور آپ کی خلافت کی توہین کرتے ہیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ذات اور آپ کے دور خلافت کی توہین

> ”دور جاہلیت کا حملہ‘ مگر ایک طرف حکومت اسلامی کی تیز رفتار وسعت کی وجہ سے کام روز بروز زیادہ سخت ہوتا جا رہا تھا اور دوسری طرف حضرت عثمانؓ جن پر اس کار عظیم کا بار رکھا گیا تھا‘ ان خصوصیات کے حامل نہ تھے جو ان کے جلیل القدر پیش رووں کو عطا

ہوئی تھیں۔ اس لیے جاہلیت کو اسلامی نظام اجتماعی کے اندر گھس آنے کا راستہ مل گیا۔ حضرت عثمانؓ نے اپنا سر دے کر اس خطرے کا راستہ روکنے کی کوشش کی مگر وہ نہ رکا"۔ (از "تجدید احیائے دین" ص ۲۳، مصنفہ مودودی صاحب)

مودودی صاحب کی سابقہ تحریر میں دو چیزیں مذکور ہیں۔ "پہلی حضرت عثمانؓ نظام خلافت کے سنبھالنے کے قابل نہیں تھے"۔ یعنی نالائق تھے نعوذ باللہ۔ دوسری یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں جاہلیت (مودودی صاحب کی اصطلاح میں جاہلیت سے مراد کفر ہوتی ہے) کو اسلام میں گھس آنے کا راستہ مل گیا۔ کیا یہ اس خلافت عثمانیہ کی توہین نہیں ہے؟ جس کی تعریف کئی حدیثوں میں رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے آپ سن چکے ہیں۔

عین اسلام اور اصلی اسلام

مودودی صاحب اور ان کے متبعین سے انصاف کی اپیل کرتا ہوں۔ کیا آپ کا یہ دعویٰ صحیح ہو سکتا ہے کہ جو چیز ہم لے کر اٹھے ہیں "وہ عین اسلام اور اصلی اسلام" ہے کیا یہی "عین اسلام اور اصلی اسلام" ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس شخصیت کی تعریف کریں آپ اس کی توہین کریں اور جس خلافت کے دور کو حضور انور ﷺ دور خلافت اور رحمت فرمائیں آپ یہ فرمائیں کہ اس خلافت اور رحمت کے دور میں اسلام میں کفر داخل ہو گیا تھا۔ کیا آپ کے اس بیان میں رسول اللہ ﷺ کی توہین بلکہ تکذیب نہیں ہے؟ کہ جس دور کی آپ تعریف فرما رہے ہیں، اس دور میں تو اسلام میں کفر مل گیا تھا۔

برادران اسلام

کیا ہم مسلمانوں کی غیرت گوارا کر سکتی ہے کہ مودودی صاحب کی ہاں میں ہاں ملائیں اور یہ سمجھ لیں کہ واقعی اصلی کھرا اور سچا اسلام حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں ختم ہو گیا تھا اور اس کے بعد ساڑھے تیرہ سو سال سے ساری دنیا کے مسلمان جس چیز کو اسلام سمجھتے آئے ہیں‘ وہ اسلام اصلی نہیں بلکہ اس میں کفر کی آمیزش ہے۔

لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

مودودی صاحب کے لیے دعا

اے اللہ! تو مودودی صاحب کو ہدایت عطا فرما۔ اس مصنوعی اسلام سے انہیں توبہ کی توفیق عطا فرما اور جس اسلام کی حفاظت کا تو نے قیامت تک ذمہ لیا ہے‘ مودودی صاحب کو پھر وہ اپنا اسلام نصیب فرما۔ آمین یا الٰہ العلمین آمین۔

اسلام کے متعلق مودودی صاحب کے غلط تصورات

ایک جلیل القدر صحابی کی توہین

۱۔ جلیل القدر صحابی سے میری مراد حضرت سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ ہیں۔

۲۔ جو انصار کے قبیلہ خزرج کے سردار ہیں۔

۳۔ تمام لڑائیوں میں انصار کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔

۴- صحیح مسلم میں ہے کہ وہ بدری صحابہ کرام میں سے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے۔ جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

۵- جو ان انصاری صحابہ کرام میں سے ہیں جو حج کے دنوں میں منیٰ میں پہنچ کر مقام عقبہ پر دوسری مرتبہ بیعت کرنے والوں میں سے ہیں۔

۶- جو ان بارہ اشخاص میں سے ہیں جنہیں جناب سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی طرف سے مدینہ منورہ میں مبلغ اسلام تجویز فرمایا تھا۔

۷- جو کفار مکہ معظمہ کے نرغے میں اکیلے آ گئے۔ مار کھاتے رہے مگر اسلام کی لائن سے ایک نقطہ پیچھے نہیں ہٹے۔ اس کے (بیعت عقبہ ثانیہ) بعد نبی ﷺ نے ان میں سے بارہ شخصوں کا انتخاب کیا اور ان کا نام نقیب رکھا اور یہ بھی فرمایا:

"کہ جس طرح عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) نے اپنے لیے بارہ شخصوں کو چن لیا تھا' اسی طرح میں تمہیں انتخاب کرتا ہوں تاکہ تم اہل یثرب میں جا کر دین کی اشاعت کرو مکہ والوں میں' میں خود یہ کام کروں گا"۔

ان کے نام یہ ہیں۔ قبیلہ خزرج کے ۹

(۱) اسعدؓ بن زرارہ (۲) رافعؓ بن مالک (۳) عبادہؓ بن صامت (یہ تینوں عقبیٰ اولیٰ میں بھی تھے) (۴) سعدؓ بن ربیع (۵) منذر بن عمرو (۶) عبداللہؓ بن عمرو (۷) عبداللہ بن رواحہ (۸) براءؓ بن معرار (۹) عبداللہ بن عمرو بن حرام سعد بن عبادہ

قبیلہ اوس کے تین:

(۱) اسیدؓ بن حضیر (۲) سعدؓ بن خثیمہ (۳) ابوالہیثمؓ بن تیہان۔

قریش کو دن نکلنے کے بعد کچھ بھنک سی معلوم ہوئی۔ وہ اہل یثرب کی تلاش میں نکلے لیکن ان کا قافلہ صبح ہی روانہ ہو چکا تھا۔ قریش نے سعد بن عبادہ اور منذر بن عمرو کو وہاں پایا۔ منذر تو بھاگ گیا اور ان کے ہاتھ نہ آیا۔ مگر سعد بن عبادہ کو انہوں نے پکڑ لیا۔ اس کی سواری کے اونٹ کا تنگ کھول کر اس کی مشکیں باندھ دیں۔ مکہ میں لا کر اسے مارتے اور اس کے سر کے لمبے لمبے بالوں کو کھینچتے تھے۔ یہ سعدؓ بن عبادہ وہی ہیں جن کو نبی کریم ﷺ نے ان بارہ اشخاص میں سے ایک نقیب ٹھہرایا تھا۔ ان کا اپنا بیان ہے:

> ”کہ جب قریش انہیں زدوکوب کر رہے تھے تو ایک سرخ و سپید شیریں شمائل شخص انہیں اپنی طرف آتا ہوا نظر آیا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اس قوم میں کسی شخص سے مجھے بھلائی ہو سکتی ہے تو یہی ہوگا۔ جب وہ میرے پاس آیا تو اس نے نہایت زور سے منہ پر طمانچہ لگایا۔ اس وقت مجھے یقین آ گیا کہ ان میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں جس سے امید خیر کی جا سکے۔ اتنے میں ایک اور شخص آیا اور اس نے میرے حال پر ترس کھایا اور کہا کیا قریش کے کسی بھی شخص کے ساتھ تجھے حق ہمسائیگی حاصل نہیں؟ اور کسی سے بھی تیرا عہد و پیمان نہیں۔ میں نے کہا ہاں جبیر بن مطعم اور حارث بن امیہ جو عبد مناف کے پوتے ہیں وہ تجارت کے لیے ہمارے ہاں جایا کرتے ہیں اور میں نے بارہا ان کی حفاظت کی ہے۔ اس نے کہا کہ پھر انہی دونوں کے نام کی دہائیے تجھے دینی اور اپنے تعلقات کا اعلان کرنا چاہیے۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر وہی شخص ان دونوں کے پاس پہنچا اور انہیں بتایا کہ خزرج کا ایک آدمی پٹ رہا ہے اور وہ تمہارا نام لے کر تمہیں پکار رہا ہے۔ ان دونوں نے پوچھا وہ

کون ہے؟ اس نے بتایا سعدؓ بن عبادہ۔ وہ بولے ہاں اس کا ہم پر احسان بھی ہے۔ انہوں نے آ کر سعد بن عبادہ کو چھڑا دیا اور یہ ثابت قدم بزرگ یثرب کو سدھار گیا"۔ (ماخوذ از "رحمتہ للعالمین" حصہ اول، ص ۱۰۲، ۱۰۱)

سعد بن عبادہ کے خاندان کی قرآن مجید میں تعریف

"اور جو لوگ جگہ پکڑ رہے ہیں اس گھر میں (یعنی مدینہ میں) اور ایمان میں ان سے پہلے (یعنی مہاجرین کے آنے سے پہلے مدینہ میں آباد ہیں یعنی انصار) وہ اس سے محبت کرتے ہیں جو وطن چھوڑ کر ان کے پاس آئے اور اپنے دل میں تنگی نہیں پاتے اس چیز سے جو مہاجرین کو دی جائے اور ان (مہاجرین) کو اپنی جان سے مقدم رکھتے ہیں۔ اور اگرچہ اپنے اوپر فاقہ ہو اور جو اپنے جی کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی لوگ مراد پانے والے ہیں (سورہ الحشر، رکوع ۱، پارہ ۲۸)

حاصل یہ نکلا کہ حضرت سعدؓ بن عبادہ انصاری اپنے ذاتی کمالات کے علاوہ ان کا خاندان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں قابل تحسین اور تعریف ہے جس کی تعریف خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمائی ہے۔

دربار رسالت سے تمام صحابہ کرام کے احترام کا حکم

حضرت عبداللہؓ بن مغفل سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

"میرے صحابہ کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو۔ میرے بعد ان کو نشانہ نہ بناؤ (یعنی ان پر نکتہ چینی نہ کرو) پس جو شخص ان سے محبت

کرے گا تو میری محبت کے باعث ان سے محبت کرے گا اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا تو وہ بھی میرے بغض کے باعث ان سے بغض رکھے گا اور جس شخص نے انہیں تکلیف پہنچائی تو اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف پہنچائی۔ پس قریب ہے کہ اللہ اسے پکڑے گا"۔ (رواہ الترمذی)

حاصل یہ نکلا کہ رسول اللہ ﷺ کے ہر صحابی کا احترام لازمی چیز ہے اور کسی پر بھی نکتہ چینی کرنے سے رسول اللہ ﷺ ناراض ہو جائیں گے اور جس پر رسول اللہ ﷺ ناراض ہوگئے تو اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائیں گے۔ آگے دیکھیے گا کہ مودودی صاحب حضرت سعد بن عبادہؓ کی کس قدر توہین کرتے ہیں۔

حضرت سعد بن عبادہؓ کے محاسن کی فہرست

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے سات محاسن یعنی خوبیاں اور ان کے کمالات اسی مضمون کے ابتداء میں عرض کر چکا ہوں۔ آٹھواں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کے خاندان انصار کی تعریف فرمائی ہے۔ اس لیے وہ اس لحاظ سے بھی قابل تعظیم ہیں۔ نواں حضور انور ﷺ نے اپنے تمام صحابہ کرام کا احترام کرنے کی تعلیم فرمائی ہے۔ اس لحاظ سے بھی حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی تعظیم ہر مسلمان کے ذمہ فرض ہے۔

ان نو وجوہ تعظیم کے ہوتے ہوئے بھی مودودی صاحب اس جلیل القدر شخصیت کی توہین کرتے ہیں۔ خدا جانے مودودی صاحب کو کیا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہر بندے کی توہین اپنی عادت بنالی ہے۔ اسی لیے تو میں کہتا ہوں اور میرے دل میں اس بات کا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ مودودی صاحب سے ناراض ہے۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کی توہین بڑی دلیری سے کرتے

ہیں۔

سعدؓ بن عبادہ کی توہین

"بعض لوگ ثقیفہ بنی ساعدہ کے معاملہ کو بھی امیدواری کی نظیر میں پیش کرتے ہیں اور اس سے اس طرح استدلال فرماتے ہیں کہ گویا وہاں مختلف اشخاص منصب خلافت کے خواہش مند تھے اور ان کے درمیان انتخابی مقابلہ ہو رہا تھا۔ حالانکہ وہ بحث اس بات پر تھی ہی نہیں کہ امیدوار اشخاص میں سے کس کو منتخب کیا جائے اور کس کو نہ کیا جائے' بلکہ اس بات پر تھی کہ خلیفہ انصار میں سے ہو یا مہاجرین قریش میں سے۔ انصار وہ دلائل دے رہے تھے کہ جن کی بنا پر ان کے نزدیک انصاریوں کا حق مقدم تھا مگر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مضبوط دلائل کے ساتھ ثابت کر دیا کہ قریش خلافت کے لیے احق ہیں اور ان کے ہوتے ہوئے عرب میں کسی اور کی خلافت کامیاب نہیں ہو سکتی تو انصار نے سر تسلیم خم کر دیا۔ اس پورے گروہ میں صرف حضرت سعد بن عبادہؓ ایک ایسے شخص تھے جن کے اندر امیدواری کی بو پائی جاتی تھی"۔

کیا یہ توہین نہیں؟

جب مودودی صاحب یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ اس مجمع میں امیدواری کی بحث ہی نہ تھی بلکہ بحث اس بات پر تھی کہ خلیفہ انصار میں سے ہو یا مہاجرین قریش میں سے۔ پھر مودودی صاحب کا یہ کہنا اس پورے گروہ میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی کی توہین نہیں ہے اور کمال یہ ہے کہ

مودودی صاحب کو ان کے اندر سے بو آ رہی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

اپنی عظمت شان اور کمال باطنی کا اعلان

مودودی صاحب نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی توہین میں اپنی عظمت شان اور کمال باطنی کا اعلان فرمایا ہے:

> "کہ اے مسلمانو تمہارے پیغمبر کے ایک جلیل القدر اور بہت بڑے پایہ کے صحابی کے اندر سے مجھے ان سے پورے ساڑھے تیرہ سو سال بعد پیدا ہونے کے باوجود ان کے اندر سے بو آ رہی ہے"۔

خدا جانے کس وحی جدید کے ذریعہ سے مودودی صاحب کو ان کی اندر کی بو کا یقین آ گیا اور مودودی صاحب نے اپنی کتاب "جماعت اسلامی کی انتخابی جدوجہد، اس کے مقاصد اور طریق کار" کے صفحہ ۲۷ پر اس یقینی حاصل شدہ بو کا اعلان فرمایا۔

مودودی صاحب کو کسی ایک حدیث پر یقین نہیں

ماشاء اللہ مودودی صاحب اپنے آپ کو اتنا بڑا محقق خیال کرتے ہیں کہ زمانہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر آج چودھویں صدی تک جن احادیث کو ہر زمانہ میں ہزارہا محدثین پڑھتے پڑھاتے آئے ہیں، جن کی تعداد آج لاکھوں تک پہنچ چکی ہے، ان احادیث کے متعلق مودودی صاحب کی بے اعتمادی ملاحظہ فرمائیے۔

"ترجمان القرآن" جلد ۲۸، عدد ۳ مطبوعہ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ کے صفحہ ۲۷ پر تحریر فرماتے ہیں:

> "احادیث چند انسانوں سے چند انسانوں تک پہنچتی آئی ہیں۔ جن سے حد سے حد اگر کوئی چیز حاصل ہو سکتی ہے تو وہ محض گمان

صحت ہے نہ کہ علم الیقین"۔

انصاف کی اپیل

مودودی صاحب اور ان کے متبعین سے انصاف کی اپیل کرتا ہوں کہ لاکھوں محدثین روایت کریں تو مودودی صاحب کو علم الیقین پھر بھی حاصل نہیں ہوتا بلکہ محض گمان صحت حاصل ہوتا ہے تو رسول اللہ ﷺ کے جلیل القدر صحابی حضرت سعدؓ بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے اندر کی بو کا ثبوت مودودی صاحب کو کس وحی سے مل گیا کہ اس پر یقین کر کے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ پر اندر کی بو کا گولہ پھینک دیا۔

مودودی صاحب اور ان کے حلقہ بگوشاں

ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ کیا یہی عین اسلام اور اصل اسلام ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے جلیل القدر صحابہ کرام سے مسلمانان عالم کو بدظن کیا جائے۔

عین اسلام اور اصل اسلام کا اعلان

مودودی صاحب کا اپنی قلم سے لکھا ہوا خط جماعت اسلامی کے اخبار تسنیم میں چھپا ہوا ہے۔ جو ۲۲ جمادی الاول ۱۳۷۴ھ ۱۸ جنوری ۱۹۵۵ء کو طبع ہوا۔ اس میں مودودی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

> "جس چیز کو ہم لے کر اٹھ رہے ہیں وہ عین اسلام اور اصل اسلام ہے"۔

اے اللہ بچا

مودودی صاحب! میں آپ کے حق میں صدق دل سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں۔ اے اللہ! مودودی صاحب کو اس گمراہی کے گڑھے سے نکال۔ انہیں اپنے اس من گھڑت اسلام سے توبہ کی توفیق عطا فرما اور سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والسلام والے اسلام کا عقیدت مند اور عامل ہونے کی توفیق عطا فرما۔ آمین یا الہ العلمین۔

اور دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ تو مسلمانوں کو اس گمراہی سے بچا۔

اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ

آمین ثم آمین۔

مودودی صاحب کی طرف سے تمام محدثین اور تمام مفسرین کی توہین

حدیث شریف میں ہے جو شخص انسانوں (جو اس کے محسن ہوں) کا شکر ادا نہیں کرتا، وہ اللہ تعالیٰ (جو بے انتہا احسان کرنے والا ہے) کا شکر کیسے ادا کر سکتا ہے۔ مسلمانوں کی نظر اور عقیدہ میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بعد جو محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ اور مفسرین رحمہم اللہ تعالیٰ کا درجہ احترام ہے وہ کسی دوسرے شخص کو حاصل نہیں۔

وعدہ الٰہی کے ایفا کا ذریعہ

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے قرآن مجید میں اعلان فرمایا ہوا ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (سورہ الحجر، رکوع نمبر۱، پارہ نمبر۱۴)

ترجمہ: "ہم نے یہ نصیحت اتاری ہے اور بے شک ہم اس کے نگہبان ہیں"۔

اللہ جل شانہ کے اس اعلان حفاظت قرآن کو عملی جامہ پہنانے والے دراصل محدثین اور مفسرین حضرات ہی ہیں۔ الفاظ قرآن مجید کی حفاظت میں اگرچہ حفاظ قرآن کا بھی کافی حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے مگر قرآن مجید کا منجانب اللہ معلم ہونے کے لحاظ سے سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات اس کی شرح ہیں۔ محدثین حضرات نے تمام ان ارشادات نبویہ کی اس وقت سے لے کر آج تک حفاظت کی ہے اور ان ارشادات کی حفاظت میں رسول اللہ ﷺ تک پہنچانے والے راویوں کی اس قدر چھان بین کی ہے کہ اگر ذرا برابر بھی کسی کے حافظہ میں نقص دیکھا تو اس کی حدیث کو ضعیف کر دیا۔ ضعیف حدیث کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچنے کے بعد اسے ضعیف کہا جاتا ہے نہیں بلکہ اس کے حدیث رسول ہونے میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ راویوں کے اس چھان بین کے فن کو فن جرح و تعدیل کہا جاتا ہے۔

اور راویوں کے ناموں کی تفصیل معلوم کرنا' اور کس کس زمانہ میں پیدا ہوئے اور کس کس محدث سے پڑھے اور ان سے آگے کس کس محدث نے پڑھا' اس فن کو فن اسماء الرجال کہا جاتا ہے۔ یہ دونوں فن فقط رسول اللہ ﷺ کی امت کے ہاں پائے جاتے ہیں۔ دنیا کی اور کسی قوم کے پاس نہیں۔ اسی لیے سوائے سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کسی نبی کی امت کے پاس ان کے پیغمبروں کے ارشادات محفوظ نہیں ہیں۔ جو ایک طرح آسمانی کتاب کی شرح ہوتے ہیں چونکہ وہ آسمانی کتابیں محفوظ نہیں رہیں اس لیے ان کی شرح کیسے محفوظ رہ سکتی تھی۔

عمریں صرف کیں

محدثین حضرات پر اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں جنہوں نے علم حدیث کی اشاعت میں اپنی عمریں صرف کیں تاکہ فن حدیث ہر دور سے منتقل ہو کر دوسرے دور میں پہنچ جائے۔ چنانچہ آج ہر مستند عالم جو کسی مستند عالم سے پڑھا ہوا ہو' وہ ہر ایک حدیث جو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرے گا' اس کی سند بیان کر سکتا ہے۔ خصوصاً اپنے سلسلہ عالیہ دیوبند کے متعلق یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے دارالعلوم کا پڑھا ہوا ہر عالم اس سلسلہ کو نباہنے کا اہل ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سلسلہ عالیہ کے اسانید کا مطبوعہ مجموعہ موجود ہے۔

علی ہذا القیاس

مفسرین حضرات نے شرح قرآن مجید میں جو فقرہ رسول اللہ ﷺ یا صحابہ کرام یا ان کے تلامذہ تابعین اور ان کے تلامذہ تبع تابعین سے منقول ہے' اس کو ضبط تحریر میں لا کر اس وقت سے لے کر آج تک ہر دور میں رسول اللہ ﷺ کی امت کو پہنچاتے رہے ہیں۔ ان حضرات کی سعی کی برکت سے خیر القرون سے نقل شدہ تفسیری جملے نقل ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ اگر یہ حضرات مفسرین اپنی عمریں اس فن تفسیر کی نشر و اشاعت میں صرف نہ کرتے تو آج چودھویں صدی میں **مَا اَنَا عَلَیْهِ وَ اَصْحَابِی** کا اتباع کرنے والے مسلمانوں کو اصلی اور کھرے دین کا پتہ کیسے لگ سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مفسرین حضرات کی قبروں پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے جن کی برکت سے آج ہم قرآن مجید کا صحیح مفہوم (جو مراد الٰہی ہے) سمجھ رہے ہیں۔

علم حدیث کی اہمیت

امت نے شریعت کو حضور انور ﷺ سے کس طرح اخذ کیا؟ اس کو اخذ کرنے کی دو صورتیں ہیں:

"ایک یہ کہ وہ احکام الفاظ کے ذریعے سے منقول ہوں۔ دوسری یہ کہ کوئی صریحاً منقول نہ ہو۔ صحابہ و تابعین یا علماء کا استنباط یا اجتہاد ہو۔

پہلی قسم کی تفصیل یہ ہے کہ یا تو وہ الفاظ تواتر کے ساتھ منقول ہوں گے اور یا تواتر روایت کے ذریعہ تو منقول نہیں ہوں گے۔ تواتر لفظی کی مثال قرآن مجید ہے اور چند احادیث کو متواتر کہا جاتا ہے۔ مثلاً محدثین کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیدار والی حدیث متواتر ہے۔ متواتر معنوی کی مثال طہارت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح اور بیع کے وہ مسائل ہیں جن پر تمام علمائے امت کا اتفاق ہے اور کسی فرقہ کے لوگوں نے بھی ان کی صحت سے انکار نہیں کیا۔

غزوات النبی ﷺ کے اکثر واقعات اور متعلقہ احکام بھی اسی قبیل سے ہیں" (منقول از حجۃ اللہ البالغہ باب کیفیتہ تلقی الامتہ الشرع من النبی ﷺ)

حاصل

حضرت شاہ صاحبؒ کی عبارت کا حاصل یہ نکلا کہ رسول اللہ ﷺ کی بعض احادیث تواتر لفظی سے ثابت ہیں۔ یعنی نبوت میں ان کا درجہ بالکل قرآن مجید کے برابر ہے اور بعض تواتر معنی سے ثابت ہیں۔ تواتر معنوی سے ثابت

ہونے والی احادیث کے ذریعہ ہی سے شریعت کا بہت سارا حصہ ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً طہارت کے متعلقہ مسائل، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح اور بیع اور رسول اللہ ﷺ کی جنگوں کے اکثر واقعات اور ان کے متعلق احکام اور سب چیزوں کو جو ان احادیث سے ثابت ہوتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی امت کے سب فرقوں کے علماء انہیں صحیح مانتے ہیں اور سب کو یقین ہے کہ یہ احادیث رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں اور صحیح ہیں۔

ایک حدیث بھی ایسی نہیں جس پر یقین کیا جائے

> "احادیث چند انسانوں سے چند انسانوں تک پہنچتی آئی ہیں جن سے حد سے حد اگر کوئی چیز حاصل ہوتی ہے تو وہ محض گمان صحت ہے نہ کہ علم الیقین"۔ (ماخوذ از "ترجمان القرآن" مودودی صاحب، جلد ۲۸، عدد ۳، مطبوعہ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ)

اس اعلان کا حاصل یہ نکلا کہ مودودی صاحب کی نظر میں رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث بھی ایسی نہیں جس کے صحیح ہونے کا یقین کیا جا سکے۔ مودودی صاحب نے علم حدیث پر بڑا رحم فرمایا کہ "اگر" "ماشاء اللہ" "اگر" کے لفظ پر غور فرمائیے کہ ہے تو یہ بھی نہیں۔ لیکن اگر کچھ کسی حدیث کے متعلق رائے قائم کی جائے تو "محض" گمان صحت ہے۔

مودودی صاحب کی بدگمانی جہالت پر مبنی ہے

مودودی صاحب اگر آپ نے کسی محقق محدث سے علم حدیث پڑھا ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی آج یہ توہین نہ کرتے۔ کیا موجودہ دور میں امام المحدثین اسوۃ الصالحین رئیس المجاہدین (فی مقابلتہ الافرنجی) شیخ الحدیث دارالعلوم

دیوبند حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی شیخ العرب والعجم کو آپ کی طرح کسی حدیث کے صحیح ہونے کا یقین نہیں ہے اور ہر سال کے دورہ حدیث میں جہاں چار چار سو علماء کرام ان کے سامنے زانوئے ادب تہ کرتے رہے ہیں اور تیس چالیس سال تک دورہ حدیث پڑھاتے رہے ہیں کیا وہ ان احادیث صحاح ستہ کو محض اس گمان پر پڑھاتے آئے ہیں کہ شاید یہ صحیح ہوں۔

اور کیا مولانا مدنی سے پہلے حضرت مولانا انور شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند اور ان سے پہلے حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمتہ اللہ علیہ اور ان سے پہلے قاسم العلوم والخیرات جناب حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمتہ اللہ علیہ نانوتوی محض اسی گمان پر علم حدیث کی نشر و اشاعت کرتے رہے ہیں کہ شاید یہ حدیثیں صحیح ہوں۔ آپ کے خیال کے مطابق انہیں کسی حدیث پر یقین نہیں تھا۔ فقط گمان صحت پر ان حضرات نے اس علم کی اشاعت پر عمریں صرف کردی تھیں۔

محدثین حضرات کی توہین

ابھی سابقہ سطور میں مودودی صاحب کا جو خیال عرض کر چکا ہوں کیا اس میں رسول اللہ ﷺ کی امت کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں محدثین کی توہین نہیں ہے کہ انہوں نے ایک وہمی اور غیر محقق چیز میں اپنی عمریں ضائع کیں۔

مودودی صاحب! آپ کو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی احادیث پر یقین کی نعمت نصیب نہیں فرمائی۔ ہمارا تو یقین ہے کہ بخاری شریف اور مسلم شریف میں جتنی احادیث متصل اور مرفوع ہیں سب یقیناً صحیح ہیں۔

ان کے صحیح ہونے کی شہادت

اما الصحیحان فقد اتفق المحدثون علی ان جمیع ما فیھا من المتصل المرفوع صحیح بالقطع و انھما متواتران الی مصنفیھما و انہ کل من یھون امرھما فھو مبتدع متبع غیر سبیل المومنین (حجۃ اللہ البالغہ باب طبقات کتب الحدیث)

ترجمہ : "صحیحین کے متعلق محدثین کا اتفاق ہے کہ جتنی متصل الاسناد مرفوع حدیثیں ان میں موجود ہیں وہ سب یقیناً صحیح ہیں۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں کتابیں ان کے مصنفین سے تواتر کے ساتھ منقول ہیں۔ کسی کو بھی اس میں اختلاف نہیں اور اس پر بھی محدثین کا اتفاق ہے کہ جو شخص بھی ان کتابوں کی توہین کرے گا' تو وہ بدعتی ہے اور جو راستہ اس نے اختیار کر رکھا ہے' وہ مسلمانوں کا راستہ نہیں ہے"۔

مودودی صاحب! ذرا سوچئے

مودودی صاحب حجۃ اللہ البالغہ کی سابقہ عبارت کو غور سے پڑھئے اور ذرا سوچئے کہ آپ کے متعلق محدثین حضرات کیا فیصلہ صادر فرما رہے ہیں۔ آپ کے نزدیک جب کسی حدیث کے بھی صحیح ہونے کا یقین نہیں ہے تو بخاری شریف اور صحیح مسلم شریف کی احادیث صحیح بھی اس زد میں آئیں گی اور جو ان کتابوں کی احادیث پر بھی جرح کرے ان کے نزدیک وہ شخص مسلمانوں کے راستہ پر نہیں ہے۔

حلقہ بگوشان اسلام مودودیت غالبًا یہ فرمائیں گے کہ بھائی اگر ایک جگہ مودودی صاحب نے یہ الفاظ فرمائے ہیں جن پر آپ کو اعتراض ہے۔ اس کے علاوہ فلاں فلاں جگہ پر مودودی صاحب نے علم حدیث کی بڑی تعریف کی ہے۔ آپ خواہ مخواہ ایک بات کو لے بیٹھتے ہیں۔ ان کی دوسری جگہ کی تحریر بھی پڑھا کیجئے۔ اس کا جواب یہ ہے:

> "کہ مودودی صاحب کی عادت ہے کہ ایک چیز کے محاسن بیان کرتے کرتے ایک ایسی بات بھی کہہ جاتے ہیں جس سے مسلمانوں کا دل جل جائے اور اس چیز کی ساری خوبیاں ملیامیٹ ہو جائیں"۔

چنانچہ میں نے سب سے پہلے نمبرا میں مودودی صاحب کے متعلق ایک مثال دی تھی۔ کہ جس طرح ایک شخص کسی کے خاندان کی بڑی تعریف کرے کہ آپ کا خاندان بہت ہی شریف ہے اور آپ کے والد صاحب بزرگ آدمی ہیں اور آپ کے دادا صاحب تو ماشاء اللہ قابل زیارت ہیں۔ آخر میں یہ کہہ دے کہ میں نے بعض لوگوں سے سنا ہے کہ آپ حرامزادے ہیں"۔

تو کیا اس آخری فقرہ سے اس شخص کا دل نہیں جل جائے گا۔ جناب مودودی صاحب کی یہی عادت ہے اور ان کے حلقہ بگوشان مودودیت کا یہی شیوہ ہے۔

ہاتھی کے دانت

مودودی صاحب کی جماعت کے حلقہ بگوشان میں سے بعض حضرات درس حدیث بھی دیتے ہیں تاکہ لوگوں پر واضح ہو جائے کہ ہم تو حدیث شریف کے خادم ہیں۔ ہم خود درس حدیث دیتے ہیں اور مولوی خواہ مخواہ ہم پر اعتراض کرتے ہیں۔ برادران عزیز! جب آپ کے پیرو مرشد بانی اسلام جدید کی تحقیق

میں ایک حدیث پر بھی یقین نہیں کیا جا سکتا جیسے اوپر حوالہ دے چکا ہوں تو پھر کیا آپ پر یہ مثال چسپاں نہیں ہو سکتی کہ "ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور"

مودودیت کے متعلق منکر حدیث کی رائے

کیا غلام احمد پرویز منکر حدیث مودودیوں کے متعلق اپنے اخبار "طلوع اسلام" میں یہ نہیں لکھ چکا:

> "کہ میری طرح تم بھی تو منکر حدیث ہو تو پھر مجھے کیوں برا بھلا کہتے ہو؟"

تحریر ملاحظہ ہو:

> "حدیث کے متعلق بعینہ یہی مسلک (جو مودودی صاحب کا ہے) طلوع اسلام کا ہے۔ صرف اس فرق کے ساتھ کہ وہ کسی ایک فرد کو یہ اختیار نہیں دیتا کہ جس بات کو اس کی نگہ جوہر شناس سنت رسول قرار دے دے اس کی اتباع ساری امت پر لازم قرار پا جائے۔ اس کا کہنا یہ ہے کہ یہ حق صرف امت کے قرآنی نظام کو حاصل ہے کہ وہ روایات کے اس ذخیرہ کو چھان پھٹک کر دیکھے کہ اس میں کون سی چیز صحیح ہو سکتی ہے اور کون کون سی جزئیات ایسی ہیں کہ جن میں کسی تغیر و تبدل کی ضرورت نہیں۔ لیکن آپ دیکھئے کہ اس کے باوجود جماعت اسلامی "طلوع اسلام" کو مسلسل اور پیہم منکر حدیث اور منکر شان رسالت ٹھہرا کر ایک بہت بڑے فتنے کا موجب قرار دیتی رہتی ہے اور اپنے امیر کو حدیث کا سب سے بڑا حامی اور سنت کا جید متبع قرار دیتی ہے۔

اس کے جواب میں جماعت اسلامی والے کہیں گے کہ یہ اقتباسات مودودی صاحب کی تحریروں سے توڑ موڑ کر لکھ دیئے گئے ہیں۔ اس کے جواب میں ہم آپ سے صرف اتنا عرض کریں گے کہ ان کتابوں کو نکال کر اپنا اطمینان خود کر لیجئے کہ یہ اقتباسات سیاق و سباق کے مطابق ہیں یا توڑ موڑ کر لکھے گئے ہیں۔ سچ اور جھوٹ خود سامنے آ جائے گا۔ (از "طلوع اسلام" کراچی' جلد۸' شمارہ ۹' ۲ اپریل ۱۹۵۵ء)

علمائے کرام پر طعن

حلقہ بگوشان مودودیت علمائے کرام کو یہ طعنہ دیتے ہیں:

"کہ مولوی آپس میں لڑنے کے عادی ہیں۔ اس لیے مودودی صاحب سے بھی اپنی عادت کے مطابق دست بگریباں ہو رہے ہیں"۔

بھائی جان!

غلام احمد پرویز تو مولوی نہیں ہے وہ تو مسٹر ہے۔ اس نے مودودی صاحب کی کتابوں سے ثابت کر دیا ہے کہ:

"مودودی صاحب بھی میری طرح منکر حدیث ہیں"۔

پہلے اس مسٹر سے تو نپٹ لو کہ نہیں صاحب ہم اور ہیں اور آپ اور ہیں۔

خدا تعالیٰ گواہ ہے کہ ہم مولوی کسی دنیاوی غرض سے آپ کی مخالفت نہیں کر رہے۔ ہم تو اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی حفاظت کے لیے اور آپ کو راہ راست پر لانے کے لیے خطاب کر رہے ہیں۔ مودودی صاحب نے جب اسلام کی جڑیں اکھیڑنے کا فیصلہ کیا تھا تو کیا علماء سے مودودی صاحب نے مشورہ کیا تھا۔

مسلمانوں سے مودودی صاحب نے یہ دریافت کرلیا تھا کہ میں یہ لکھنے والا ہوں کہ خانہ کعبہ کے ہر طرف گندگی ہے۔ میں نے توجہ نہیں کیا کہ یہ ٹھیک ہے۔ میں لکھ دوں اور کیا حکومت سعودیہ سے پہلے دریافت کرلیا تھا کہ مجھے کسی کذاب اور دشمن خانہ کعبہ نے یہ اطلاع دی ہے' یہ ٹھیک ہے۔

تمام مفسرین اور محدثین کی توہین

قرآن اور سنت رسول کی تعلیم سب پر مقدم ہے۔ مگر تفسیر و حدیث کے پرانے ذخیروں سے نہیں۔ ان کے پڑھانے والے ایسے ہونے چاہئیں جو قرآن اور سنت کے مغز کو پاچکے ہوں۔ ماخوذ از **تنقیحات** مودودی صاحب' صفحہ ۱۳۳'
۱۸ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ' ۷ جون ۱۹۳۹ء)

کیا مودودی صاحب کے اس اعلان میں تمام مفسرین اور محدثین کی توہین نہیں ہوگئی کہ آپ سب کی تفاسیر اور احادیث کے مجموعے بیکار ہیں۔ ان کی ہمارے ہاں کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

مودودی صاحب بھول گئے

مودودی صاحب جب اوپر کی سطر میں لکھ چکے ہیں "کہ تفسیر و حدیث کے پرانے ذخیروں سے نہیں" جب وہ ذخیرے بیکار ہوگئے ہیں پھر آپ سنت کہاں سے لیں گے' جس کے مغز کو پانے والے قرآن پڑھائیں گے۔ غالباً مودودی صاحب سطر لکھتے وقت پہلی سطر بھول گئے ہوں گے۔

دعا

اے اللہ! ہمیں رسول اللہ ﷺ والے دین پر استقامت عطا فرما اور

مودودی صاحب کو اس گمراہی کے گڑھے سے نکال۔ آمین ثم آمین۔

مودودی صاحب کی طرف سے تمام مجددین کی توہین

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اعلان فرمایا ہوا ہے کہ ہم نے اس قرآن مجید کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ یہ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ سارے نظام عالم کو کلمہ کن سے بھی چلا سکتا ہے مگر اس نے اپنی مرضی سے سلسلہ اسباب بنایا ہوا ہے کہ ہر ایک کام سلسلہ اسباب کے ذریعہ سے کرتا ہے۔ اگرچہ کبھی کبھی قدرت کا کرشمہ دکھا بھی دیتا ہے کہ میں ظاہری اسباب کے سوا بھی کام کر سکتا ہوں۔ مثلاً اولاد ہمیشہ مرد اور عورت کے ملاپ سے ہی پیدا ہوتی ہے مگر اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بن باپ پیدا کر کے دکھا دیا کہ میں بن باپ پیدا کرنے پر بھی قادر ہوں اور حضرت آدم علیہ السلام کو بن ماں باپ پیدا کر کے دکھا دیا کہ میں بن ماں باپ بھی پیدا کر سکتا ہوں۔

قرآن مجید کی حفاظت کے اسباب

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے نقوش اور طرز تحریر کو کاتبوں کے ذریعہ سے محفوظ رکھا۔ الحمدللہ!

عربی نویس کاتب اس مبارک زمانہ سے لے کر جو آج تک ہر جگہ موجود ہیں قرآن مجید کے نقوش کے تلفظ کی حفاظت حفاظ قرآن مجید کے ذریعہ سے کرائی۔ وہ حضرات ان نقوش کا صحیح تلفظ ادا کر کے سنا دیتے ہیں اور دوسروں کو سکھا دیتے ہیں۔ ان الفاظ کے معانی اور مطالب کا حل اللہ تعالیٰ نے علماء کرام کے ذریعہ سے آج تک کرایا۔

رحمتہ للعالمین کے مبارک زمانہ سے لے کر آج چودھویں صدی تک

علمائے کرام قرآن مجید کے معانی اور مطالب کا حل نسلاً بعد نسل مسلمانوں کو سمجھاتے آئے ہیں اور اپنی صحبت میں عملی رنگ صوفیائے کرام چڑھاتے آئے ہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے جو شخص اللہ پر توکل کرے تو اللہ اس کی ضرورتوں کے پورا کرنے کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔

کیا استاد سے اس آیت کا ترجمہ پڑھ لینے کے بعد طالب علم عملاً متوکل بھی ہو جاتا ہے؟ نہیں۔ ہاں کسی متوکل کامل کے پاس کچھ عرصہ تک رہے۔ بشرطیکہ کامل کے ساتھ عقیدت‘ ادب اور اطاعت میں فرق نہ آئے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامل کی صحبت کی برکت سے یہ شخص بھی متوکل ہو جائے گا۔ یعنی ماسویٰ اللہ سے بے نیاز ہو جائے گا اور فقط ایک اللہ پر اس کا بھروسہ ہو جائے گا۔

ایک خدمت باقی

ابھی قرآن مجید کی حفاظت کی ایک خدمت باقی ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ پہلی امتوں نے اپنے اپنے دین کی تحریف کی ہے۔ یعنی بعض ضروری حصے دین کے نظر انداز کر دیئے اور بعض غیر ضروری چیزوں کو دین کا جزو بنا لیا۔ اس تحریف کی اصلاح کے لیے گزشتہ زمانہ میں پیغمبر تشریف لایا کرتے تھے۔

مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں اس قسم کے انبیاء علیہم السلام کافی تعداد میں پیدا ہوئے ہیں۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے حضور انور ﷺ کی زبان مبارک سے یہ اعلان کروایا:

ان الله عز و جل يبعث لهذة الامته على راس كل مائه من يجدد لها دينها (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: ”بے شک اللہ عزوجل اس امت کے لیے ہر صدی

کے سرے پر ایسا شخص بھیجے گا جو اس امت کے دین کی تجدید کر دے گا"۔

یہ حدیث محدثین کے ہاں صحیح ہے اور اس کے راوی سب ثقہ ہیں۔ یعنی اس حدیث کے رحمتہ للعالمین کا ارشاد ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

مجدد کیا کرے گا

یبین السنۃ من البدعۃ و یکثر العلم و ینصر اهله و یکسر اهل البدعۃ و یذلهم قالوا و لا یکون الا عالما بالعلوم الدینیۃ الظاہرۃ و الباطنۃ قاله المناوی فی فتح القدیر شرح الجامع الصغیر و قال العلقمی فی شرحه معنی التجدید احیاء ما اندرس من العمل بالکتاب و السنۃ و الامر بمقتضاهما من عون المعبود شرح ابی داود۔

ترجمہ: "سنت کو بدعت سے جدا کرے گا۔ علم کو پھیلائے گا، اہل علم کی مدد کرے گا اور بدعتیوں کی کمر ہمت توڑے گا اور انہیں ذلیل کرے گا۔

فرمایا:

"وہ علوم دینیہ ظاہرہ اور باطنہ کا عالم ہوگا۔ یہ بات مناوی نے فتح القدیر شرح جامع الصغیر میں کہی ہے اور علقمی نے اپنی شرح میں کہا ہے تجدید کے معنی ان چیزوں کو زندہ کرنا ہے جو کتاب و سنت میں سے عمل کرنے میں مٹ گئی ہوں اور کتاب و سنت کے تقاضوں کے مطابق حکم نہ کیا جاتا ہو"۔

اس کی شہادت

قال الحاکم سمعت ابالولید حسان بن محمد الفقیه یقول غیر مرة سمعت شیخا من اهل العلم یقول.... لابی العباس ابن سریع البشر ایها القاضی فان الله من علی المسلمین بعمر بن عبدالعزیز علی راس المائة فاظهر کل سنة و امات کل بدعة و من اللّٰه علی راس المائتین بالشافعی حتی اظهر السنة و اخفٰی البدعة من عون المعبود شرح ابی داود۔

ترجمہ: ”حاکم نے کہا میں نے ابوالولید حسان بن محمد فقیہہ سے بارہا سنا ہے۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے علماء میں سے ایک طبقے سے سنا ہے جو ابوالعباس ابن سریج کو کہہ رہے تھے ”اے قاضی! تمہیں مبارک ہو۔ کہ اللہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو صدی کے سرے پر بھیج کر مسلمانوں پر احسان کیا ہے۔ اس نے ہر سنت کو زندہ کر دیا ہے اور ہر بدعت کو مٹا دیا ہے اور اللہ نے دوسری صدی کے سرے پر شافعیؒ کے ذریعہ سے احسان کیا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے سنت کو زندہ کر دیا ہے اور بدعت کو مٹا دیا ہے“۔

حاصل

یہ نکلا کہ ہر صدی کے سرے پر مجدد پیدا ہو گا جو عالم دین ہو گا۔ اپنی قوت ایمانی اور جرات خداداد اور اپنی علمی قابلیت کے شہرۂ آفاق ہونے کے لحاظ سے ہر سنت کو زندہ کرے گا اور بدعت کو پامال کر دے گا۔

حفاظت دین میں مجدد کی ضرورت

سابق سطور سے یہ ثابت ہوگیا ہے کہ جس طرح نقوش قرآن مجید کے تحفظ کے لیے عربی نویس کاتبوں کا پایا جانا ضروری ہے، جس طرح ان نقوش کے صحیح تلفظ بتلانے کے لیے قارئین کرام کا وجود ضروری ہے، جس طرح الفاظ قرآن مجید کے معانی اور مطالب سمجھانے کے لیے عربی دان علمائے کرام کا وجود ضروری ہے، ان خدام محافظین قرآن مجید کا وجود پہلی صدی ہجری سے لے کر آج تک بفضلہ تعالیٰ موجود ہے۔

اسی طرح مجددین کرام کا وجود مسعود بھی ہر صدی میں ہونا ضروری ہے تاکہ ہر دور میں جو بدعات دین محمدی میں داخل ہوں، ان سے دین کو پاک کر کے مسلمانوں کو اصلی دین سے روشناس کرائیں۔ اگر مجددین حضرات کا وجود نہ پیدا ہوتا تو خدا جانے آج تک اصلی نقشہ اسلام کا موجود بھی رہتا یا نہ رہتا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ مجددین حضرات کی خدمات بھی تحفظ قرآن مجید کے لیے لازمی ہیں۔ اس لیے مجددین کا وجود مسعود ایک اشد ضروری چیز ہے۔

مجدد کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ

"یہ ہوا کہ ہر صدی کے سرے پر مجدد پیدا ہوگا۔ جو دین کی تجدید کردے گا"۔

چنانچہ ہر صدی میں مجدد پیدا ہوتے رہے جنہیں رسول اللہ ﷺ کی امت مجدد مانتی ہے اور ان کے ناموں کی فہرست بھی محدثین حضرات کی شروح حدیث اور فقہائے عظام کے فتاویٰ میں موجود ہے۔

مودودی صاحب کا فیصلہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف

"مجدد کامل کا مقام تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اب تک کوئی مجدد کامل پیدا نہیں ہوا ہے۔ قریب تھا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز اس عظیم منصب پر فائز ہو جاتے مگر وہ کامیاب نہ ہو سکے۔

ان کے بعد جتنے مجدد پیدا ہوئے، ان میں سے ہر ایک نے کسی خاص شعبے یا چند شعبوں ہی میں کام کیا اور مجدد کامل کا مقام ابھی تک خالی ہے"۔ (از "تجدید احیائے دین" مؤلفہ مودودی صاحب صفحہ ۳۱، چوتھا ایڈیشن)

رسول اللہ ﷺ کی توہین اور اجماع امت کی توہین

کیا مودودی صاحب کا یہ کہنا "کہ اب تک کوئی مجدد کامل پیدا نہیں ہوا ہے"

اس میں حضور انور ﷺ کو جھٹلایا نہیں جا رہا؟ کیا آپ ﷺ کا یہ مطلب تھا کہ چودھویں صدی تک سب ناقص ہی ناقص مجدد پیدا ہوتے رہیں گے۔ اس کے بعد کہیں مجدد کامل پیدا ہوگا اور پھر اس کی میعاد بھی کوئی معین نہیں۔ خدا جانے کب پیدا ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے ناقص مجددوں کا اعلان فرمایا اور چودھویں صدی تک امت اس اعلان کا غلط مطلب سمجھتی رہی کہ آپ کے فرمانے کے بعد ہر ایک صدی میں یہ مبارک لقب مجدد کا اس دور کے مجدد کو دیتی رہی۔ اب چودھویں صدی میں

مودودی صاحب

نے پیدا ہو کر اس حدیث کا مطلب لوگوں کو سمجھایا ہے اور کیا خوب محققانہ علم ہے۔ خدا تعالیٰ جب عقل چھین لیتا ہے تو ایسی ہی باتیں زبان اور قلم سے نکلا کرتی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مودودی صاحب فرمان نبوی ﷺ کا مطلب ہی نہیں سمجھے

مودودی صاحب! آپ حضور انور ﷺ کا فرمان ہی نہیں سمجھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ قواعد عربیہ سے آپ ناواقف ہیں۔ فرمان یہ ہے:

ان اللہ عز و جل یبعث لھذۃ الامۃ علی راس کل مائۃ من یجدد لھا دینھا"۔

مودودی صاحب! یہ جملہ اسمیہ ہے جو دوام و استمرار کے لیے ہوتا ہے اور پھر جملہ اسمیہ پر مزید تاکید کے لیے "ان کالفظ آیا ہوا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس میں شک ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس امت کے لیے ہر صدی کے سرے پر ایسا شخص بھیجے گا جو اس امت کے دین کی تجدید کر دے گا۔

مودودی صاحب کی نظر میں اس دھڑلے کے اعلان کی حقیقت

رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فخریہ اور دھڑلے کے طور پر یہ اعلان فرمایا:

> "کہ اے مسلمانو! فکر نہ کرو ہر صدی میں ایسے مجاہد مجدد پیدا کر دوں گا جو تمہارے دین کے جھنڈے کو سربلند کر دیا کریں گے"۔

مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ "آج تک کوئی مجدد کامل پیدا نہیں ہوا یعنی جو مجدد

پیدا ہوئے، سب ناقص پیدا ہوئے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے اعلان کرنے کے بعد مجدد کامل پیدا کرنے کی اب تک توفیق نہیں ہوئی۔ **نعوذ باللہ من ذالک**

مودودی صاحب کے عقیدہ کے مطابق مجددین کی مثال

مثلاً ایک شخص کسی بزرگ سے اپنے ہاں بیٹے پیدا ہونے کی دعا کراتا ہے۔ وہ بزرگ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تیرے حق میں میری دعا قبول فرمالی ہے۔ چار بیٹے تمہیں عطا ہوں گے لیکن سب مخنث یعنی ہیجڑے ہوں گے۔ کیا وہ دعا کرانے والا خوش ہو سکتا ہے کہ میرے حق میں دعا خوب قبول ہوئی ہے۔

دعا

اے اللہ! تو مہربانی فرما کر مودودی صاحب اور ان کے حلقہ بگوشان کو ہدایت عطا فرما اور انہیں گمراہی کے گڑھے سے نکال کر پھر اپنے سچے اسلام کا متبع بنا۔ آمین ثم آمین۔

پہلے لوگوں کا طریقہ

قوله تعالى: يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○ (سورہ نساء‘ رکوع ۵‘ پارہ ۵)

ترجمہ: "اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے واسطے بیان کرے اور تمہیں پہلوں کی راہ پر چلائے اور تمہاری توبہ قبول کرے اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے"۔

حاصل یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے مقبول بندوں کی راہ پر چلائے۔ یعنی جس طرح وہ نیکیاں کرتے تھے اسی طرح مسلمان بھی نیکیاں کریں اور جس طرح وہ اللہ تعالیٰ سے ڈر کر برائیوں سے بچتے تھے اسی طرح مسلمان بھی بچیں۔

قوله تعالى: سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا (سورہ بنی اسرائیل‘ رکوع ۸‘ پارہ ۱۵)

ترجمہ: "تم سے پہلے جتنے ہم نے رسول بھیجے ہیں‘ ان کا یہی دستور رہا ہے اور ہمارے دستور میں تبدیلی نہیں پاؤ گے"۔

حاصل یہ نکلا کہ تم سے پہلے لوگوں کا یہی دستور تھا جو تمہیں دیا گیا ہے یعنی تمہارا دستور اور پہلے اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا دستور ایک ہی قسم کا ہے۔ اگرچہ بعض جگہ صورت میں ذرا سا فرق ہو جائے تو مضائقہ نہیں۔

قرآن مجید کی تینوں شہادتوں کا نتیجہ

میں نے گزشتہ سطور میں قرآن مجید سے تین شہادتیں پیش کی ہیں۔ ان سب کا نتیجہ یہ ہے کہ سنت کے معنی طریق کار کے ہیں۔ یعنی رسول اللہ ﷺ اور پہلے اللہ کے نیک بندوں کے طریق کار کو اختیار کرو اور اسی کے مطابق زندگی بسر کرو:

عن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللّٰه ﷺ من تمسک بسنتی عند فساد امتی فله اجر مائة شهید رواة البیهقی

ترجمہ: "ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جس شخص نے میری امت کے حالات بگڑنے کے وقت میری سنت پر عمل کیا تو اس کے لیے سو شہید کا اجر ہے"۔

عن بلال بن حارث المزنیؓ قال قال سول اللّٰه ﷺ من احیا سنة من سنتی قد امیتت بعدی فان له من الاجر مثل اجور من عمل بها من غیر ان ینقص من اجورهم شیئا (الحدیث)

ترجمہ: "بلال بن حارث مزنیؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جس شخص نے میری اس سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد مٹا دی گئی تھی اس شخص کو ان لوگوں کے عمل کا بھی اجر ملے گا جو اس پر عمل کریں گے اور ان عمل کرنے والوں کے اجر میں بھی کوئی کمی نہیں کی جائے گی"۔

دونوں حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ جو شخص امت کے حالات بگڑنے کے

وقت بھی آپ ﷺ کے مبارک طریقہ کا اتباع کرتا رہے، اسے سو شہیدوں کا اجر عطا ہوگا اور جس شخص نے آپ کا کوئی ایسا طریقہ زندہ کر دکھایا، جو آپ کے بعد آپ ﷺ کی امت نے نظر انداز کیا ہوا تھا بلکہ وہ ملیامیٹ ہی ہو گیا تھا تو اسے ان سب کے عمل کرنے کا اجر ملے گا جو اس کی توجہ دلانے کے بعد عمل کریں گے۔

فعلیکم بسنتی و سنة الخلفاء الرّاشدین المهدیین تمسکوا بها و عضوا بالنواجذ (الحدیث ابوداؤد ملخصا)

ترجمہ : "(جب تم امت میں بہت اختلاف پاؤ) تو میرے طریقہ اور خلفائے راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں ان کے طریقہ کو اختیار کرو اور اس طریقہ کو دانتوں سے مضبوط پکڑے رہو"۔

رسول اللہ ﷺ نے امت کے اختلاف کے وقت اپنے طریقہ کار اور خلفاءِ راشدین کے طریقہ کار اور طرز عمل کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ تو نہیں فرمایا پہلے حقیقی مومن اور متقی اور محسن بن کر پھر ہماری سنت پر عمل کرنا۔

مودودی صاحب کے ہاں سنت کے معنی

اگر اتباع سنت نام ہے اس طرز عمل کا جو نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی مرضی پوری کرنے کے لیے ہدایت الٰہی کے تحت اختیار کیا تھا تو یقیناً یہ سنت کی پیروی نہیں بلکہ اس کی خلافت ورزی ہے کہ حقیقی مومن مسلم، متقی اور محسن بنائے بغیر لوگوں کو متقیوں کے ظاہری سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی جائے اور ان سے محسنین کے چند مشہور و مقبول عام افعال کی نقل اتروائی جائے۔ (منقول از "تحریک اسلامی کی اخلاقی بنیادیں" مؤلفہ مودودی صاحب، ص ۵۴)

تمام مسلمان اور خود مودودی صاحب اور ان کے حلقہ بگوشاں اس عبارت کو غور سے پڑھیں۔ کیا اس عبارت سے بالکل واضح طور پر یہ مطلب نہیں نکلتا کہ مسلمان کو پہلے حقیقی مومن، مسلم، متقی اور محسن بننا چاہیے۔ اس کے بعد مومنوں اور مسلمانوں اور متقیوں اور محسنین کے افعال کی پیروی کرنی چاہیے یعنی ان مراتب کے حاصل ہونے کے بعد اسے کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کا زبان سے ذکر کرو۔ نماز پڑھو، روزہ رکھو، زکوٰۃ دو، حج کرو جہاد کے لیے تیاری کرو اور جب حکومت اسلامیہ جہاد کے لیے بلائے تو فوراً میدان جہاد میں پہنچ جاؤ وغیرہ وغیرہ۔

رسول اللہ ﷺ کا اسلام

قوله تعالى: قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ بِذَالِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ○ (سورہ الانعام، پارہ ۸، رکوع ۲۰)

ترجمہ: ”کہہ دو بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہی ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا تھا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں“۔

قوله تعالى: فَلَمَّا اَسْلَمَا وَ تَلَّہٗ لِلْجَبِیْنِ○ وَ نَادَیْنٰہُ اَنْ یّٰا اِبْرَاھِیْمُ○ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا اِنَّا کَذَالِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ (سورہ الصفت، رکوع ۳، پارہ ۲۳)

ترجمہ: "پس جب دونوں (ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام) نے تسلیم کرلیا اور اس نے اسے پیشانی کے بل ڈال دیا اور ہم نے اسے پکارا کہ اے ابراہیم تو نے خواب سچا کر دکھایا۔ بے شک ہم اسی طرح نیکوکاروں کو بدلہ دیا کرتے ہیں"۔

حاصل یہ ہے کہ اتنی بڑی قربانی کرنے کے بعد دربار الٰہی سے **محسن** کا لقب عطا ہوا ہے۔

مودودی صاحب کا نیا اسلام

محمدی (ﷺ) اسلام یہ کہتا ہے کہ اول نیکیاں کرو۔ مثلاً توحید کا اقرار کرو، نماز پڑھو، روزہ رکھو، زکوٰۃ فرض ہے تو دو، حج فرض ہوچکا ہے تو کرو۔ پھر تمہیں مسلمان ہونے کا تمغہ ملے گا۔ بخلاف اس کے مودودی صاحب یہ کہتے ہیں کہ "پہلے حقیقی مومن، مسلم، متقی اور محسن بنو، اس کے بعد متقیوں کو ظاہری سانچے میں ڈھلنا، یعنی پھر نماز پڑھنا، روزے رکھنا، زکوٰۃ دینا اور حج کرنا"۔

مودودی صاحب! جب آپ فرماتے ہیں کہ پہلے انسان کو حقیقی مومن مسلم، متقی، اور محسن بنایا جائے آپ نے مسلمانوں کو یہ نہیں بتلایا کہ آپ کے نئے اسلام میں وہ کون سا پروگرام ہے، جس پر عمل کرنے سے وہ حقیقی مومن، مسلم، متقی اور محسن بن جائیں گے۔ ان تمغوں کے حاصل کرنے کے بعد وہ محمدی ﷺ اسلام کے متقیوں کے سانچے میں ڈھالے جائیں گے۔ یعنی اس کے بعد حضور کی سنت کا اتباع کریں گے پھر وہ ذکر قلبی یا زبانی کریں گے پھر نماز پڑھیں گے، پھر روزے رکھیں گے پھر حج کریں گے وغیرہ وغیرہ۔

قولہ تعالیٰ : لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ

بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰئِکَۃِ وَ الْکِتَابِ وَ النَّبِیّٖنَ وَ اٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰکِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ وَ السَّآئِلِیْنَ وَ فِی الرِّقَابِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَی الزَّکٰوۃَ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَہْدِہِمْ اِذَا عٰہَدُوْا وَ الصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِیْنَ الْبَاْسِ اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ اُولٰئِکَ ہُمُ الْمُتَّقُوْنَ (سورہ البقرہ' رکوع ۲۲' پارہ ۲)

ترجمہ: "نیکی یہی نہیں ہے کہ اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو لیکن نیکی وہ ہے جو کوئی اللہ پر اور پچھلے دن پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر ایمان لائے اور اس کی محبت پر مال' رشتہ داروں اور یتیموں کو اور محتاجوں اور مسافروں کو اور مانگنے والوں کو دے اور گردنیں چھڑانے میں (صرف کرے) اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اپنے وعدے کو پورا کرنے والے جب وعدہ کریں اور سختی میں اور تکلیف اور لڑائی کے وقت ٹھہرنے والے وہی لوگ ہیں جو سچے ہوئے اور وہی پرہیزگار ہونے والے ہیں"۔

نتیجہ یہ نکلا کہ اعتقادات صحیحہ رکھنے والے اور اعمال صالحہ کرنے والے اور مخلوق خدا کی خدمت کرنے والے متقی ہیں۔ یعنی مذکور الصدر نظام الاوقات (پروگرام) پر عمل کرنے والوں کو متقی کا مبارک لقب عطا ہوا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ مودودی صاحب کا یہ خیال غلط ہے کہ پہلے حقیقی مومن' متقی اور محسن بنایا جائے پھر ان سے متقیوں کے اعمال کرائے جائیں۔ **وما علینا الا البلاغ**

فقط اللہ تعالیٰ کی رضا

مودودی صاحب! میں نے اپنے مضامین کی نو قسطوں میں جو کچھ عرض کیا ہے، وہ فقط اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کیا ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کا اصلی دین صحیح صورت میں محفوظ رہے۔ جس دین کے ترجمان قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور جس دین کے پھیلانے کے لیے رحمتہ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے اور شاید آپ نے دین الٰہی کے ایک ایک ستون کی جو توہین کی ہے اس سے آپ کو توبہ کی توفیق ہو جائے اور پھر آپ اپنے نئے اسلام سے تائب ہو کر اصلی دین محمدی کی طرف پھر آئیں۔

مودودیوں کی برافروختگی

مودودی صاحب! آپ کے حلقہ بگوشان آتش بنعل اور سیخ پا ہو رہے ہیں کہ مودودی صاحب کی تحریرات پر نکتہ چینی کیوں کی جا رہی ہے؟ آپ اور آپ کے حلقہ بگوشان اپنے گریبان میں مونہہ ڈال کر دیکھیں تو سب سے بڑے نکتہ چین تو خود آپ ہیں۔

کیا آپ نے تمام مفسرین، تمام محدثین، تمام مجددین، حتیٰ کہ صحابہ کرام اور رسول اللہ ﷺ کی ذات مقدس پر نکتہ چینی نہیں کی ہے؟

اگر میں نے آپ کی بے ادبی اور گستاخانہ عبارتوں پر آپ کو متنبہ کرنے کے لیے قلم اٹھایا تاکہ شاید آپ کو ہدایت ہو جائے اور مسلمان آپ کے نئے اسلام سے بچ کر اصلی محمدی ﷺ اسلام پر قائم رہیں تو اس پر چیں بچیں ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ کیا ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو آپ کے فتنہ سے بچانے کے لیے حق بجانب نہیں ہیں۔ اگر آپ کی جماعت مسخ نہیں ہوئی تو اسے ناراض نہیں

"خانہ کعبہ کے ہر طرف جہالت اور گندگی ہے"

اس کے بعد مودودی صاحب ہزار تعریف کریں مگر جب تک مودودی صاحب اس فقرہ سے توبہ کر کے اعلان نہیں کریں گے مسلمان کبھی راضی نہیں ہوں گے۔ جب تک کہ یہ خنزیر کی بوٹی اس دودھ سے نہیں نکالیں گے۔

پھر مودودی صاحب کے حمایتی کہتے ہیں کہ معترضین مودودی صاحب کی عبارتوں میں سے چن چن کر قابل گرفت فقرے نکال لیتے ہیں۔ مودودی صاحب کے حمایتیوں سے پوچھتا ہوں کیا مودودی صاحب نے جو تمام محدثین، تمام مفسرین، تمام مجددین اور صحابہ کرام اور رسول اللہ ﷺ پر نکتہ چینی کی ہے، کیا ان سب مقدس حضرات کی سوانح عمریاں بالتفصیل لکھ کر نکتہ چینی کی ہے کیا یہی نہیں کیا؟ جو ان کے خیال میں قابل گرفت چیزیں تھیں ان کو چن چن کر اعتراض کر دیا ہے۔

مودودی دوستو! "یہ چن چن کر" کا راستہ مودودی صاحب ہی کا گھڑا ہوا ہے۔

اللہ والوں کا طریقہ

تحریک مودودیت کے جانثارو! اللہ والوں کا طریقہ یہ نہیں ہوتا جو مودودی صاحب نے اختیار کر رکھا ہے کہ ہر مقدس ہستی کی توہین کرنا۔ حضرت شیخ احمد سرہندی، مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

> "ہر کافر، فرنگ اور ملحد اور زندیق کو اپنے سے بہتر سمجھا جائے"۔

حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ کے وجود میں اس قدر انکساری اور تواضع اور عاجزی ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ کافر کہے۔ مجدد صاحب فرماتے ہیں کہ:

"مجھ سے تو وہ اچھا ہی ہے"۔

سارا ہندوستان اور پاکستان انہیں مجدد کا خطاب دیتا ہے۔ مگر مجدد صاحب اپنے آپ میں یہ خیال کرتے ہیں کہ میں تو کافر سے بھی برا ہوں۔

دعا

خدا تعالیٰ! مودودی صاحب کو مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ والی باطنی نعمت عطا فرمائے اور انہیں بھی دوسروں کے عیب دیکھنے کی بجائے اپنا عیب دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

نہ تھی حال کی جب کہ اپنے خبر
نظر آتے تھے سب کے عیب و ہنر
پڑی حال کے جب کہ اپنے نظر
کسی کا کوئی عیب ہی نہ رہا

وما علینا الا البلاغ

مودودیت کا پول کھولنے کی ضرورت

مودودی صاحب کی طرف سے تمام مسلمانوں کو اعلان جنگ

مودودی صاحب نے تمام مسلمانوں کے خلاف پہلے اعلان جنگ کیا ہے کیونکہ انہوں نے مسلمانوں کے متفقہ اور مسلمہ عقائد پر وہ شدید اور ناقابل برداشت حملے کیے ہیں جنہیں کوئی مسلمان (سوائے ان کے کہ جن کی آنکھوں پر مودودیت کی پٹی باندھی جا چکی ہے) برداشت نہیں کر سکتا۔ اب یہ کہنا کہ "مولوی صاحبان مودودی صاحب سے لڑتے ہیں" یہ غلط ہے۔ کیا جب ڈاکو کسی کے گھر میں گھس آئے تو گھر والا ڈاکو سے مقابلہ کر کے اپنا مال اور اپنی جان نہ بچائے اور اگر مال اور جان بچانے کے لیے ڈاکو سے مقابلہ کرے تو پھر یہ کہنا صحیح ہے کہ:

"گھر والا بڑا ہی بے انصاف ہے ڈاکو سے لڑ رہا ہے"۔

لہٰذا محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اس عاجز نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مودودی صاحب کی کتابوں سے نو قسطوں میں ایسے حوالے "نوائے پاکستان" میں شائع کیے ہیں جن سے رسول اللہ ﷺ والے تیرہ سو سالہ اسلام کی جڑیں ہل جاتی ہیں۔

اور میرے حوالہ جات کے متعلق مودودی جماعت کے اخبار ہفت روزہ "ایشیا" کے ۶ جون ۱۹۵۵ کے پرچہ کے صفحہ اول میں میرے متعلق مضمون نگار (جو غالباً میرے پرانے اور پیارے دوست ملک نصر اللہ خاں صاحب عزیز ہیں جو آج کل فنافی المودودیت ہیں) نے تسلیم کیا ہے کہ "احمد علی" مودودی صاحب کی کتابوں کے حوالے صحیح نقل کرتا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"اور اللہ تعالیٰ مولانا احمد علی کو جزائے خیر دے انہوں نے مولانا مودودی صاحب پر دنیا بھر کی مقدس ہستیوں کی توہین کرنے کا جو الزام لگایا تھا' وہ ہرچند کھینچا تانی' مفہوم بہ لا یرضی بہ قائلہ کے مطابق تھا۔ تاہم انہوں نے اتنا کرم فرمایا تھا کہ مولانا مودودی کی لکھی ہوئی بعض عبارتیں پیش کر کے ان کو اپنے استدلال کا تختہ مشق بنایا تھا"۔

پھر مضمون نگار "ایشیا" تحریر فرماتے ہیں:

"پھر مولانا احمد علی نے تو یہ جرأت بھی کی تھی کہ مولانا مودودی کی عبارت کو خود اپنی طرف سے پیش کیا تھا"۔

اصول کی جنگ

دنیا میں ابتدائے عالم سے یہ قاعدہ چلا آرہا ہے کہ ہر قوم اپنے اصول مسلمہ کی حفاظت کے لیے سربکف رہی ہے اور جب کبھی کسی دوسری قوم نے اس کے اصول مسلمہ کی بیخ کنی کے لیے قدم اٹھایا تو اس قوم نے اپنے اصول کی حفاظت کے لیے سردھڑ کی بازی لگادی۔

مثلاً ایک قوم نے باپ دادا سے اپنی ریاست کی حدود معین کی ہوئی ہے کہ یہ ہمارے زیر نگیں رقبہ کی حدیں ہیں۔ اس کے بعد جس قوم نے ان حدود میں مداخلت کرنی چاہی کہ یہ حدود تمہاری نہیں بلکہ ہماری ہیں تو پہلی قوم نے اپنی حدود کو محفوظ رکھنے کے لیے آخری قطرہ خون بھی بہادیا اور بالفرض اس پہلی قوم نے کاہلی اور سستی سے کام لیا تو دوسری قوم پہلی قوم کے مقبوضات پر قابض ہوتی گئی اور پہلی قوم نیست و نابود ہوگئی۔ اس سے ثابت ہوا کہ دنیا میں فقط وہی قوم زندہ رہ سکتی ہے جو اپنے مسلمات کی حفاظت کے لیے ہر وقت سربکف رہے۔

دنیاداروں اور دینداروں کی لڑائی کا فرق

برادران اسلام! دنیاداروں اور دینداروں کی لڑائی میں ایک اصولی فرق ہوتا ہے۔ دنیادار محض اپنے ذاتی مفاد اور دنیوی اغراض پوری کرنے کے لیے دست بگریباں ہوتے ہیں مگر دیندار خدا پرست رضائے مولیٰ کے طالب انسانوں میں اس لڑائی میں فقط رضائے مولیٰ مطلوب اور اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت پیش نظر ہوتی ہے۔

مودودی صاحب سے مخالفت کی وجہ

خدا کی قسم مجھے مودودی صاحب سے کوئی عداوت نہیں ہے۔ میں نے جو کچھ ان کے متعلق تحریر کیا ہے' وہ محض ساڑھے تیرہ سو سالہ اسلام کی مخالفت اور اس کے علمبرداروں کی توہین و تحقیر جو انہوں نے کی ہے' اسے برداشت نہیں کر سکا۔

اور چونکہ وہ اپنے خیالات کا پراپیگنڈہ اپنی جماعت کے اخبارات و رسائل میں کر رہے ہیں اس لیے قاعدہ یہ ہے کہ جو حربہ مخالف ہاتھ میں ہو وہی حربہ ہمارے ہاتھ میں بھی ہونا چاہیے۔ اس لیے ان کی غلط روش سے مسلمانوں کو آگاہ کرنے کے لیے اپنے خیالات کی اشاعت اخبار میں مناسب بلکہ ضروری سمجھی۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ جا کر مودودی صاحب سے تبادلہ خیالات کیوں نہیں کر لیتے۔ کیا مودودی صاحب نے مقتدر علماء کرام سے مشورہ لے کر اپنے خیالات شائع کیے تھے؟ انہیں پہلے چاہیے تھا کہ میں آپ کے اسلام کا وکیل بن کر اپنے یہ خیالات شائع کرنے والا ہوں کیا آپ کو میرے خیالات سے اختلاف تو نہیں؟

مودودی صاحب کے پاس اپنے خیالات فاسدہ کی اشاعت کے لیے اخبار ہیں تو الحمدللہ ہمارے پاس بھی اسلام کا درد دل میں رکھنے والے اور اسلام کے فدائی مسلمانوں کے اخبار موجود ہیں۔ آج کل یہ سہرا "نوائے پاکستان" کے سر پر اللہ تعالیٰ نے باندھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام ذمہ داروں کو جزائے خیر دے اور ان کی دنیا اور آخرت سنور جائے۔ آمین ثم آمین۔

مولانا مرتضیٰ احمد خان میدان میں لائے

برادران اسلام! مودودی صاحب کی کتابوں کے جو حوالے میں نے "نوائے پاکستان" میں شائع کیے ہیں۔ وہ کم از کم آج سے تین چار سال پہلے کے مرتب شدہ تھے۔ اور اسی وقت سے میں نے ان حوالوں پر علماء پنجاب ریاست بہاولپور' صوبہ سندھ اور یوپی کے بعض علماء کی تصدیقات لکھائی ہوئی ہیں۔

اصلی بات

یہ ہے کہ ہر کلمہ گو مسلمان خواہ جاہل ہو یا عالم اسلام سے عقیدت اور محبت رکھتا ہے' مودودی صاحب نے جب اپنی جماعت کا نام "جماعت اسلامی" رکھا تو مسلمان اس نشان کو ہی دیکھ کر اس جماعت میں شامل ہونے کے لیے آمادہ ہو گئے۔ بالخصوص جب مودودی صاحب نے اپنی جماعت سے "دستور اسلامی" کا نعرہ لگوایا' پھر تو جاہل کیا عالم بھی اس جماعت کا شکار ہونے لگ گئے۔ چنانچہ اسی نعرے کی بناء پر کئی عالم مودودی جماعت میں شامل ہیں۔

مگر واقعہ

یہ ہے کہ جب میں نے علمائے کرام کو مودودی صاحب کے خیالات باطلہ

سنائے جو ان کی کتابوں سے میں نے جمع کیے ہوئے تھے جن سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ مودودی صاحب اسلام محمدی (ﷺ) کے خادم نہیں بلکہ اپنا ایک نیا اسلام رائج کرنا چاہتے ہیں تو سب حیران رہ گئے۔ اور بطیب خاطر میری تائید کی جن کی تصدیقات اس رسالہ کے اخیر میں درج ہیں۔

خدا کی قدرت، میرے پرانے معزز، قابل، دل کے مخلص، بہادر، دین سے خوب واقف، اسلام کا درد دل میں رکھنے والے، مسلمانوں کے سچے خیر خواہ، کہنہ مشق اخبار نویس مولانا مرتضیٰ احمد خاں صاحب کے قلم کا رخ اللہ تعالیٰ نے مودودی تحریک کی طرف پھیر دیا اور انہوں نے ایک دو زبردست "آرٹیکل" نوائے پاکستان میں مودودی تحریک کے خلاف لکھے جن سے میرے خیال میں حلقہ مودودیت کے خواص میں ایک دل کی دھڑکن ضرور پیدا ہوگئی ہوگی اور ان آرٹیکلوں میں مولانا موصوف نے علمائے اسلام کو دعوت دی کہ آپ بھی اس میدان میں میرے ساتھ آ کر کھڑے ہو جائیے۔ چونکہ مولانا موصوف ایک بااخلاق انسان ہیں اور میرے بے تکلف دوست ہیں، میں نے انہیں اپنی مسجد لائن والی دروازہ شیرانوالہ میں بلایا اور عرض کی:

> "کہ آپ نے علماء کو تحریک مودودیت کے خلاف میدان میں آنے کی دعوت دی ہے۔ بندہ اس میدان میں آنے کے لیے تیار ہے۔ بشرطیکہ آپ پھر پیچھے نہ ہٹیں"۔

انہوں نے فرمایا "کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہوگا"۔ چنانچہ ان کی اس تسلی دلانے پر میں نے مودودی صاحب کی کتابوں کے حوالے دینے شروع کیے۔

جزائے خیر دے

بناوٹی نہیں، بلکہ خدا جانتا ہے کہ دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مولانا

مرتضیٰ احمد خان کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے میرا تحریر کردہ ایک ایک لفظ شائع کر دیا اور مولانا ممدوح کے ان رفقاء کار کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے جو ان چیزوں کی اشاعت میں ان کے معاون تھے۔

کھینچا تانی کا الزام

مودودی صاحب کے اخبار ایشیاء کے مدیر نے صفحہ اول پر میرے حوالہ جات کی صحت کا اقرار کر کے مجھ پر یہ الزام لگایا ہے:

> "کہ احمد علی نے حوالہ جات کا مطلب بیان کرنے میں "کھینچا تانی" سے کام لیا ہے"۔

چونکہ مجھے ملزم قرار دیا گیا ہے اس لیے میرا حق ہے کہ میں اس الزام سے اپنی برات ثابت کروں۔ چنانچہ اب میں مودودی صاحب کی عبارت اور جو میں نے اس سے اخذ کیا ہے، خود مودودی صاحب اور ان کے حلقہ بگوشان سے اور دوسرے مسلمانوں سے انصاف کی اپیل کرتا ہوں۔ آیا مجھ پر کھینچا تانی کا الزام عائد ہو سکتا ہے؟

جماعت مودودی کے ذمہ دار حضرات سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے گزشتہ بیانات میں ایک مثال آئی ہے جس میں میں نے دس سیر دودھ جس کے ۸۰۰ تولے ہوتے ہیں اور سور کے گوشت کی ایک تولہ کی بوٹی اس میں لٹکانے کی مثال میں نے دی ہے، فیصلہ کرنے میں میری اس مثال کو ضرور پیش نظر رکھیں۔

مودودی صاحب کی عبارت

مودودی صاحب اپنے خطبات مطبوعہ بار ہفتم ۱۹۴۸ء کے صفحہ ۱۹۵ پر لکھتے ہیں:

> "وہ سرزمین جہاں سے کبھی اسلام کا نور تمام عالم میں پھیلا تھا‘ آج اسی جاہلیت کے قریب پہنچ گئی ہے جس میں وہ اسلام سے پہلے مبتلا تھی۔ اب نہ وہاں اسلام کا علم ہے نہ اسلامی اخلاق ہیں‘ نہ اسلامی زندگی ہے۔ لوگ دور دور سے بڑی گہری عقیدتیں لیے ہوئے حرم پاک کا سفر کرتے ہیں۔ مگر اس علاقہ میں پہنچ کر جب ہر طرف ان کو جہالت‘ گندگی طمع‘ بے حیائی‘ دنیا پرستی‘ بداخلاقی‘ بدانتظامی اور تمام باشندوں کی ہر طرح گری ہوئی حالت نظر آتی ہے تو ان کی توقعات کا سارا طلسم پاش پاش ہو کر رہ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ بہت سے لوگ حج کر کے اپنا ایمان بڑھانے کی بجائے اور الٹا کچھ کھو آتے ہیں۔ وہی پرانی مہنت گری جو حضرات ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کے بعد جاہلیت کے زمانہ میں کعبہ پر مسلط ہو گئی تھی اور جسے رسول اللہ ﷺ نے آکر ختم کیا تھا‘ اب پھر تازہ ہو گئی ہے۔ حرم کعبہ کے منتظم پھر اسی طرح مہنت بن کر بیٹھ گئے ہیں۔

میرا اخذ کردہ نتیجہ

مودودی صاحب‘ ان کے متبعین اور تمام مسلمانوں سے انصاف کی اپیل کرتا ہوں۔ کیا خانہ کعبہ کی اس سے بڑھ کر اور زیادہ توہین ہو سکتی ہے؟ آپ سوچیں کہ اس عبارت کے پڑھنے سے حج سے نفرت پیدا ہوگی یا حج کرنے کی رغبت پیدا ہوگی۔ کیا شیطان حج کا ارادہ کرنے والے کے دل میں یہ خیال نہیں ڈالے گا کہ مودودی صاحب کے بیان کے مطابق کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بھی.... بے ایمان ہو کر آؤ۔ اس لیے اگر ایمان بچانا ہے تو گھر پر ہی بیٹھے رہو۔

عجیب بات یہ ہے کہ مودودی صاحب کو آج تک حج نصیب نہیں ہوا۔ خدا

جانے کس کذاب نے مودودی صاحب کو یہ افترا سنائے اور مودودی صاحب نے اس شیطان کی روایت پر اعتماد کر کے خطبات میں تحریر فرمادیئے۔

مودودی صاحب کے حمایتی مدیر ایشیاء سے عرض کرتا ہوں کہ تحریک مودودیت کی جنبہ داری سے بالکل ہی الگ ہو کر انصاف فرمایئے کہ میں نے جو نتیجہ اخذ کیا ہے' اس میں کون سی کھینچا تانی کی ہے؟

سب مسلمان خوش ہیں

برادر عزیز! الحمدللہ! مودودی صاحب کی عبارت اور میرے اخذ کردہ نتیجہ سے سوائے مودودیوں کے باقی مسلمان بڑے خوش ہوئے ہیں اور ان کی آنکھوں پر جو اسلام اسلام اور اسلامی جماعت' اسلامی جماعت کی پٹی باندھی جاتی تھی' وہ کھل گئی ہے۔ مولانا مرتضیٰ احمد خاں صاحب سے دریافت کیجئے کہ مسلمانوں کے کس قدر خوشی کے خطوط آئے ہیں۔

مودودی صاحب سے ایک سوال

آپ کو معلوم ہے کہ مذہب اسلام تمام اقوام عالم کے لیے ہے اور اس کا قبلہ خانہ کعبہ ہے۔ لہٰذا ہم مسلمان جب تمام اقوام عالم کو دعوت دیں گے کہ مسلمان ہو جاؤ اور اس کے پانچ رکنوں میں سے ایک رکن خانہ کعبہ کا حج اس شخص پر فرض ہے جو مصارف سفر کی توفیق رکھتا ہو۔ پھر ہم انہیں خانہ کعبہ میں لا کر کیا یہ دکھائیں گے کہ دیکھو یہاں بقول مودودی صاحب:

> "ہر طرف جہالت' گندگی' طمع' بے حیائی' دنیا پرستی' بداخلاقی' بدانتظامی اور تمام باشندوں کی ہر طرح گری ہوئی حالت ہے"۔

ایمان سے کہو! جب آپ بقول آپ کے (نہ کہ بقول غیر مودودی مسلمانوں

کے) ان قوموں کو جب ان چیزوں کا اپنے مقدس مقام میں لا کر مشاہدہ کراؤ گے اور تقریر میں بھی یہی تلقین کرو گے تو ایمان سے کہو کیا وہ اسلام سے متنفر نہ ہو جائیں گے کہ یہ اسلام کا مقدس مقام ہے اور آئندہ ہمیشہ کے لیے خانہ کعبہ کی زیارت سے بیزار نہ ہو جائیں گے؟

مسلمانوں کی عقیدت

مسلمانوں کا خانہ کعبہ کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ ساری دنیا میں انوار الٰہیہ کا مہبط اعظم ہے یعنی انوار الٰہیہ کی موسلادھار بارش ہر وقت، ہر گھڑی، ہر آن میں خانہ کعبہ پر ہوتی رہتی ہے اور خدا پرستوں کا جتنا مجمع خانہ کعبہ کے گرداگرد ہر سال، ہر ماہ، ہر ہفتہ، ہر دن میں جمع رہتا ہے۔ دنیا کے کسی خطہ میں اتنا مبارک مجمع کہیں نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے جتنے مقبول بندے اور جتنے اولیاء کرام وہاں موجود رہتے ہیں اور کہیں نہیں پائے جاتے۔

اس کے علاوہ خانہ کعبہ کے گرداگرد کہیں حطیم ہے جو خانہ کعبہ ہی کا غیر مسقف حصہ ہے اور کہیں مقام ابراہیم ہے جو بہشت سے آیا ہوا ہے اور کہیں چاہ زمزم ہے جو آج سے چار ہزار برس پہلے کی یادگار ہے جو دراصل ہاجرہ علیہا السلام اور ان کے شیر خوار صاحبزادے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو بطور تحفہ کے ملا تھا اور جس کے متعلق مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے، وہی فائدہ دیتا ہے۔

مودودی صاحب یا ان کے رفقاء جماعت اسلامی کے نمائندے جب کسی کو خانہ کعبہ میں لے جائیں گے تو وہ وہی دکھائیں گے جو ان کا عقیدہ ہے۔ ہم مسلمان انشاء اللہ تعالیٰ یہ دکھائیں گے جو ہمارا عقیدہ ہے۔

خانہ کعبہ کا دشمن کون ہے اور دوست کون

اے مودودی صاحب کی جماعت اسلامی کے نمائندو! ایمان سے سچ بولو۔ خانہ کعبہ کا دشمن کون ہے اور دوست کون۔ تم خانہ کعبہ سے نفرت دلاؤ گے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم وہاں کی عظمت کا سکہ لوگوں کے دلوں پر بٹھائیں گے۔ اے مودودی صاحب کی اسلامی جماعت کے حلقہ بگوش! انصاف سے کہو کیا مودودی صاحب نے خانہ کعبہ کی توہین نہیں کی اور کیا میں نے "کھینچا تانی" سے یہ نتائج اخذ کیے ہیں؟

و ما علینا الا البلاغ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

علمائے کرام کی تصدیقات

۱۔ حضرت مولانا محمد صادق صاحب مرحوم (صدر جمعیۃ علمائے صوبہ سندھ و سابق رکن مجلس منتظمہ دار العلوم دیوبند)

مودودی صاحب کی تصنیفات کے اقتباسات کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ:

> "ان کے خیالات اسلام کے مقتدیان اور انبیائے کرام کی شان میں گستاخیاں کرنے سے مملو ہیں۔ ان کے ضال اور مضل ہونے میں کوئی شک نہیں"۔

میری جمیع مسلمانان سے استدعا ہے کہ ان کے عقائد و خیالات سے مجتنب رہیں اور ان کو اسلام کا خادم نہ سمجھیں اور مغالطہ میں نہ رہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

> "کہ اصلی دجال سے پہلے تیس دجال اور پیدا ہوں گے جو اس اصلی دجال کا راستہ صاف کریں گے"۔

میری سمجھ میں ان تیس دجالوں میں ایک مودودی ہے۔ فقط والسلام

محمد صادق عفی عنہ صدر مہتمم مدرسہ مظہر العلوم
محلہ کھڈہ کراچی، ۲۸ ذوالحج ۱۳۷۱ھ ستمبر ۱۹۵۲ء

۲۔ حضرت مولانا محمد منظور حسین صاحب قاسمی بجنوری (معتمد روزنامہ الجمعیۃ دہلی)

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

موجودہ دور کی تاریکی عرف نئی روشنی اور جہالت عرف جدید تعلیم اور تنزل عرف ترقی کے بہت سے شرمناک نتائج کے علاوہ ایک نتیجہ یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کا اچھا خاصہ طبقہ ضروریات دین اور اسلامی تعلیمات و عقائد سے بے بہرہ ہونے کے ساتھ ساتھ ان تمام اکابر ملت کی شان میں دریدہ دہن ہوتا جارہا ہے جو امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ستون ہیں۔

> "صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک جتنے بھی تابعین و مجتہدین اور علمائے کرام و مشائخ عظام اور بڑے بڑے محققین اہل علم گزرے ہیں، آج بڑی بے باکی سے ان کی علمی و مذہبی تحقیقات کی تغلیط کر دی جاتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی عقائد و اعمال کے متعلق دماغوں کی کوٹھڑیوں میں شکوک و اعتراضات کے انبار لگے ہوئے ہیں۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ مسلمانوں کا دینی رجحان روز بروز کمزور سے کمزور تر ہوتا چلا جارہا ہے"۔

نتیجے کے اعتبار سے تقریباً یہی خدمت مودودی صاحب بھی انجام دے رہے ہیں۔ تجدید و احیائے دین کا خوشنما لیبل لگا کر جو زہر قاتل مودودی صاحب مسلمانوں کے گلے سے اتارنا چاہتے ہیں اس کا پہلا اور فوری اثر تو یہ ہوگا کہ مسلمانوں کو صحابہ کرام سے لے کر آج تک کے نہ مفسرین کرام پر اعتماد رہے گا اور نہ ہی محدثین حضرات کسی شمار میں ہوں گے اور آئمہ مجتہدین و علمائے امت و مشائخ ملت میں سے کوئی بھی شکوک و اعتراضات کے تیروں سے نہیں بچ سکے گا اور نتیجہ یہ ہوگا کہ آج تک کی کتب و تفاسیر و احادیث اور کتب و فتاویٰ سب کی سب ناقابل اعتبار قرار پاجائیں گی۔

یعنی صرف مودودی تفسیر، مودودی حدیث، مودودی فقہ، مودودی فتح رائج الوقت ہو۔ باقی سب کو دریائے شکوک و بحر اعتراضات میں غرق کر دیا جائے۔

نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ

مسلمان تاریخ کے ہر دور میں کسی نہ کسی اندرونی یا بیرونی فتنے سے دو چار ہوتے آئے ہیں اور ہمیشہ اہل حق خادمان دین نے حمایت دین کی تلوار سے فتنوں کو موت کی نیند سلایا ہے۔ مودودی صاحب بھی بالارادہ یا بلاارادہ امت کو ایک مستقل فتنے میں مبتلا کر رہے ہیں (کاش کہ وہ موجودہ دور کے رجحانات پر نظر ثانی فرمالیتے) مگر الحمدللہ کہ آج بھی حق پرست علماء حمایت حق کے لیے موجود ہیں۔

خوش قسمتی سے مجھ کو سیدنا المحترم استاذ مکرم شیخ التفسیر معدن علم و معرفت منبع رشد و ہدایت حضرت مولانا احمد علی صاحب ادام اللہ برکاتہ امیر انجمن خدام الدین لاہور کی زبان مبارک سے وہ اقتباسات سننے کا شرف حاصل ہوا جن کو حضرت مدظلہ نے مودودی صاحب کی کتابوں سے خود ہی اخذ فرمایا ہے اور آپ کے سامنے کتابی شکل میں موجود ہے۔ یہ ان سمیات کے چند نمونے ہیں جن کو مودودی صاحب کے دارالشفاء سے دینی بیماریوں کے مریضوں کے لیے تجویز کیا جاتا ہے

ع جس کو سمجھتے تھے مسیحا وہی قاتل نکلا

رسالہ کے مطالعہ سے معلوم ہو جائے گا کہ ”حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب“ کیا ہیں اور یہی رسالہ کا نام ہے۔

مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامل یقین ہے کہ حضرت ممدوح جیسے سراپا اخلاص اور خدا پرست عاملان دین کا قلم اٹھالینے کے بعد اب فتنہ مودودیت کا بیڑا انشاء اللہ جلد سے جلد غرق ہو جائے گا۔ نیز امید ہے کہ یہ مختصر اوراق اہل بصیرت کی آنکھوں کے کھولنے کے لیے کافی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ حضرت ممدوح مدظلہ کو ہماری اور تمام مسلمانوں کی جانب سے جزائے خیر دے۔ آمین یا رب العلمین۔

خاک پا علماء احقر الکونین محمد منظور حسین قاسمی

بجنوری معتمد روزنامہ الجمعیتہ دہلی، ۳۰ جنوری ۱۹۵۲ء

۳۔ حضرت مولانا محمد ضیاء الحق صاحب (صدر مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور)

بندہ نے مودودی صاحب کی تحریرات بنگاہ انصاف جہاں تک دیکھنے کا موقعہ ملا اور اتفاق ہوا دیکھیں اور نظر غائر کے بعد معلوم ہوا کہ:

"یہ شخص ایک نیا نقشہ اسلام کے نام سے رائج کرنا چاہتا ہے اور اس ترویج کے لیے انہوں نے صورت یہ سوچی کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور آئمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ و دیگر فقہائے عظام سے لوگوں کو متنفر کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے یہ کام کر دیا"۔

اس لیے احقر اپنے دینی بھائیوں کی خدمت میں عرض رسا ہے کہ مودودی صاحب کی تصنیفات سے بچ کر رہیں تاکہ ان کے رنگ میں نہ رنگے جائیں۔

احقر نے حضرت مولانا و اولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی کا رسالہ "حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" ان سے سنا ہے۔ مجھے اس سے اتفاق ہے۔

محمد ضیاء الحق کان اللہ

۱۰ جمادی الاول ۱۳۷۱ء صدر مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور

۴۔ امام المجاہدین مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔۔ و قائل: کلمة حق عند سلطٰن جائر مولانا و مقتدانا حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ

صاحب بخاری

۵۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب (جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت ملتان

مولانا ابو الاعلیٰ صاحب مودودی کی کتب کے مندرجہ بالا حوالہ جات سے فی الواقع ایسے نتائج نکلتے ہیں جن سے اسلام کی بنیاد متزلزل ہو جاتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

سید عطاء اللہ شاہ بخاری
محمد علی جالندھری عفا اللہ عنہ
۳ ربیع الثانی ۱۳۷۱ھ

۶۔ حضرت مولانا مطیع الحق صاحب دیوبندی

باسمہ تعالیٰ! غالباً ۱۹۴۵ء میں مخدوم العلماء حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند نے مودودی صاحب کی تالیفات کے مطالعہ کے بعد ایک مبسوط و طویل مضمون تحریر فرمایا تھا۔ جو بالاقساط روزنامہ "زمزم" میں شائع ہوتا رہا۔ اس میں موصوف محترم کی فراست و دور بینی نے (**بفحوائے اتقوا من فراسہ المومن انہ ینظر بنور اللہ تعالی**) مستقبل میں مودودی صاحب کے وجود کو اسلام کے لیے ایک عظیم الشان فتنہ قرار دیا تھا۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے مودودی صاحب کے عقائد اجتہاد بالرائے اور اجماع امت کے خلاف رجحانات کے متعلق احقر نے اور بھی چند رسالے اور اشتہارات دیکھے تھے اور پاکستان کے متعدد مقتدر حضرات علمائے کرام سے بھی..... مودودی صاحب کے اعمال و عقائد کے متعلق شکایات سنی تھیں۔

لیکن ان کی کتابوں کے ان اقتباسات سے جو مخدومی و مطاعی جناب حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی نے احقر کو سنائے نہایت افسوس اور صدمہ ہوا اور سابقہ معلومات کی پوری تائید و تصدیق ہو گئی۔

"احادیث صحیحہ کا انکار، آقائے کائنات فخر موجودات سلطان الانبیاء و المرسلین حضور خاتم النبیین ﷺ کی (خاکش بدہاں) تنقیص شان، حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان محدثین و اولیائے عظام رحمہم اللہ کی تکذیب و توہین، اسلام کے متفقہ و منقحہ عقائد کی تردید و تغلیط ایسے امور ہیں کہ شریعت اسلامیہ میں ان سے بڑا کوئی جرم نہیں ہو سکتا۔ **(اعاذنا اللہ تعالیٰ و جمیع المسلمین)**

میں نہیں سمجھ سکتا کہ ایسے عقائد رکھنے والا شخص کیوں کر کسی اسلامی جماعت کا قائد و امیر ہو سکتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ تمام مسلمانوں کو عقائد باطلہ سے محفوظ رکھے اور عقائد حقہ کا پابند بنا کر حضرات سلف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کے طریقہ انیقہ پر گامزنی کی سعادت سے نوازے۔ آمین۔

احقر الانام بندہ محمد مطیع الحق عفی عنہ

۷۔ حضرت مولانا محمد صادق صاحب (خطیب مسجد پٹولیاں لوہاری منڈی، لاہور)

احقر نے بعض حضرات علمائے کرام سے سنا کہ مودودی صاحب مسلک اہل سنت و الجماعت حقہ سے پھسل رہے ہیں۔ بلکہ حضور اکرم ﷺ اور اصحاب کرام و مجتہدین عظام و مجددین کرام سب پر حملے کرتے ہوئے کچھ نئی چیزیں ایجاد کرنا چاہتے ہیں۔ آخر ایک صاحب نے "فتنہ مودودیت" ایک رسالہ دکھایا لیکن

پوری طرح سے یقین نہ آیا۔ لیکن جب حضرت مولانا احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین سے اتفاق ملاقات ہوا تو آپ کی خدمت میں گزارش کی:

”حضرت مولانا“ مودودی صاحب کی تصانیف لے آئے اور پڑھ کر سنائیں۔ حرف بحرف صحیح پایا۔ اب عرض ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق جس شخص کا یہ عقیدہ ہو اسے مسلمان کہلوانے کا کیا حق پہنچتا ہے؟ چہ جائے کہ قائد اسلام بنے بدعہ امامان مجتہدین و مجددین کے حق میں توہین کے الفاظ استعمال کرنے یا سوء ظن ہونا خالی از فسق نہیں۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ”حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب“ پڑھ کر مودودی جماعت کو راہ راست پر آنے کی توفیق دے اور حضرت مولانا احمد علی صاحب کو اس کی جزائے خیر دے۔ آمین ثم آمین۔

لاشی محمد صادق، خطیب مسجد پٹولیاں لاہور لوہاری منڈی

۸- حضرت مولانا بشیر احمد صاحب (خطیب جامع مسجد پسرور ضلع سیالکوٹ)

نحمدہ و نصلی علی امام الانبیاء و خاتم المرسلین

احقر نے رسالہ ہذا یعنی ”حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب“ کو نہایت غور سے سنا اور مطالعہ کیا:

”واقعی مرزائیت کی طرح یہ بھی ایک فتنہ عظیم ہے۔ حضرت شیخ العصر مولانا احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین نے اظہار حق کے لیے کمال محنت سے

بروقت امت مسلمہ کو خطرہ سے متنبہ فرمایا فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَحْسَنَ الْجَزَاء اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس فتنہ سے بچنے کی توفیق بخشے۔ آمین

بشیر احمد عفی عنہ نقشبندی قادری
خطیب مسجد جامع پسرور ضلع سیالکوٹ

۹۔ حضرت مولانا دوست محمد صاحب (مدرس مدرسہ اسلامیہ نوازیہ غوث پور تھیماں تحصیل کبیروالا ضلع ملتان)

میں نے "حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" جو مولانا احمد علی صاحب نے مرتب کیا ہے، "جس میں مودودی صاحب نے رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، دین اسلام، مجددین اسلام، صوفیائے کرام اور علمائے اسلام کی دل کھول کر توہین کی ہے" ان خیالات کے اظہار کے بعد انسان کا اپنا ایمان کب باقی رہ سکتا ہے۔

دوست محمد کان اللہ لہ مدرس اسلامیہ نوازیہ
غوث پوری تھیماں ۶ شوال ۱۳۷۱ھ تحصیل کبیروالا ضلع ملتان

۱۰۔ حضرت مولانا لال حسین اختر (رکن مجلس شوریٰ مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت ملتان)

جن حضرات نے استاذی و مخدومی مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی امیر انجمن خدام الدین لاہور کو قریب سے دیکھا ہے، ان پر یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہے کہ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدمت قرآن و حدیث تبلیغ و حفاظت اسلام، ایثار و قربانی، اتباع سنت اور حصول رضائے الٰہی کے

لیے وقف رہا ہے۔ آپ کی ساری زندگی انکسار‘ تواضع‘ بے نفسی اور خاص شان درویشی لیے ہوئے گزری ہے۔ حفاظت اسلام کے سلسلہ میں آپ نے ہر نئے فتنے کی سرکوبی کے لیے حتی المقدور کوشش فرمائی۔ چکڑالویت‘ پرویزیت‘ خاکساریت‘ مرزائیت سے مسلمانوں کے ایمان کو بچانے کے لیے آپ کی عظیم خدمات اظہر من الشمس ہیں۔

حضرت مولانا نے مودودیت کی تردید پر قلم اٹھا کر اہم دینی ضرورت کو پورا کیا اور مسلمانان پاکستان کو اس دور کے ایک فتنہ عظیم سے متنبہ فرمایا ہے۔

قارئین کرام پر اس رسالہ کے مطالعہ سے یہ حقیقت منکشف ہو جائے گی کہ مودودی صاحب اسلامی عقائد کو بدلنے کی کوشش میں منہمک ہیں۔ انہوں نے امریکن اور یورپین طرز پر ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھی ہے۔ پونے چودہ سو سال کے محمدی اسلام اور مودودی صاحب کے امریکی طرز کے ماڈرن اسلام میں بُعد المشرقین ہے۔ جس طرح رات اور دن آن واحد میں جمع نہیں ہو سکتے‘ اسی طرح محمدی ﷺ اسلام اور مودودی اسلام ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

مودودی صاحب نے اسلام کے نام پر ایک نئے گمراہ فرقہ کی بنیاد رکھی ہے۔ آئین اسلام کے نام پر مسلمانوں کو مودودیت کا زہر دیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ رسالہ مودودیت کے زہر کے لیے تریاق کا کام دے گا۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کو جزائے خیر اور اشاعت و حفاظت اسلام کی پیش از پیش توفیق عطا فرمائے اور اس تصنیف کو ان لوگوں کی ہدایت کا سبب بنائے جو مودودی مذہب کو نہ جاننے کی وجہ سے ان کے جال میں پھنس گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق عطا فرما کر صراط مستقیم پر چلنے کی ہدایت عطا فرمائے۔

احقر العباد لال حسین اختر‘ رکن مجلس شوریٰ

مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت پاکستان‘ ذیقعد ۷۴ ۱۳ھ مطابق ۲۹ جون ۱۹۵۵ء

۱۱- نور محمد صاحب

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد: بندہ قبل ازیں مودودی صاحب کا بڑا معتقد تھا۔ یہاں تک خیال تھا کہ اگر دنیا میں کوئی جماعت رضائے الٰہی کے لیے کام کر رہی ہے تو صرف اور صرف مودودی صاحب کی جماعت ہے۔

حسن اتفاق سے احقر کو قامع الشرک والبدعت و محی السنت، منبع الرشد والہدایت، و مفسر القرآن حضرت مولانا احمد علی صاحب متعنا اللہ تعالیٰ بطول بقاءٗ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کے رسالہ ہذا کو دیکھا تو حقیقت مودودیت آشکارا ہوئی اور آنکھیں کھلیں کہ یہ اسلام کو پیش نہیں کر رہے بلکہ اسلام محمدی کو مٹا کر ایک نیا اسلام رائج کرنا چاہتے ہیں۔

دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو مسلک محمدی پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ورنہ ہر مسلمان کو اللہ تعالیٰ ان کے عقائد فاسدہ سے بچائے اور حضرت مولانا کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

احقر الانام نور محمد مقام کھدوال
ڈاک خانہ ملہووالی تحصیل فتح جنگ ضلع کیملپور (اٹک)

۱۲- غلام رسول بہادری

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بندہ نے شیخ التفسیر والحدیث حضرت قبلہ استاذی المکرم والمحترم حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی کی زبان مبارک سے اس رسالہ مسمی بہ "حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" کا سارا مضمون سنا اور یہی

مضمون بندہ نے بھی کاتب کے پاس بیٹھ کر پڑھا۔ اس رسالہ کو دیکھنے سے پہلے میرا زیادہ رجحان مودودی صاحب کے نصب العین کی طرف تھا اور بہت اچھا اور خالص سمجھتا تھا کیوں کہ یہ اسلام کا نام لیتا تھا۔ جب یہ رسالہ دیکھا اور غور سے پڑھا تو بندہ کو سمجھ آیا کہ--- "مودودی صاحب ہمیں (سب مسلمانوں کو) کفر کے گڑھے میں ڈالنا چاہتے ہیں اور امریکہ (جو انگریز ہیں) کے متبع بنانا چاہتے ہیں اور جو ہمارا دین اسلام نبی کریم ﷺ کے اوپر نازل ہوا تھا اور اب تک وہ دین نبوی جاری ہے، اس کو مٹانا چاہتے ہیں اور اس کی بیخ کنی کرنا چاہتے ہیں کیونکہ یہ دین اللہ کی طرف سے نازل شدہ مسلمانوں کے پاس نعمت ہے اور مودودی صاحب ہمیں اس نعمت سے محروم کرنا چاہتے ہیں تو گویا مسلمانوں کے لیے مودودی صاحب کا لٹریچر ایک فتنہ ہے۔ لہٰذا اس فتنہ کو دفع کرنے اور مسلمانوں کو اس فتنہ سے بچانے کے لیے حضرت مولانا موصوف مدظلہ العالی نے بروقت قدم اٹھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمت قبول فرمائے اور جزائے خیر عطا فرمائے"۔ (آمین ثم آمین)

اور کمترین یہ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو فتنہ مودودیت سے بچائے اور حضرت استاذی صاحب حضرت مولانا کی زندگی بسلامت دراز فرما دے۔ آمین۔ اس لیے کہ ہم نے اس رسالہ کو دیکھنے سے (جس میں پورے حوالہ جات مودودی صاحب کی کتابوں سے تحریر ہیں اور پوری وضاحت کے ساتھ لکھا ہے) اپنے آپ کو اس فتنہ سے بچالیا۔ یہ اللہ کا فضل ہے کہ ہمارے لیے یہ سبب بنا دیا ہے۔ فقط

خادم القوم احقر غلام رسول بہادری بقلم خود
خاص بہادر والہ ڈاک خانہ راجہ رام، تحصیل شجاع آباد

۱۳۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

میں نے جناب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب مد ظلہ العالی کی زبان سے رسالہ "حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" کے اقتباسات کو سنا جو درست ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تبلیغ حق کی جزائے خیر دے۔ آمین۔

عموماً تمام مسلمانوں کو فتنہ حاضرہ سے محفوظ رکھے اور خصوصاً مودودی صاحب اور ان کی جماعت کو ہدایت کی توفیق عطا فرمائے۔

ناچیز خاکپائے علمائے کرام، حافظ محمد وحید اللہ خاں مقام ڈاگی
ڈاک خانہ سیدو شریف علاقہ نیک پخیل ریاست سوات، صوبہ سرحد پاکستان

۱۴۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں نے ان اقتباسات کی تحقیق کی ہے جو مودودی صاحب کی کتب سے مولانا احمد علی صاحب نے اخذ کیے ہیں۔ اب جو رسالہ کی صورت میں شائع ہو رہے ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو اس سے بھی زیادہ باطل کے مٹانے کی توفیق دے۔

سید محمد ضلع پونچھ، بمقام سہڑی چوہانا، تحصیل حویلی

۱۵- حضرت مولانا احمد علی صاحب نے وہ تمام بیانات مع حوالہ جات کے پڑھ کر سنائے، جن کا اظہار مودودی صاحب نے اپنی کتابوں میں کیا ہے، جن سے تمام امت محمدیہ ﷺ کا اعتماد اسلام سے اٹھ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ انبیاء کرام کے اقوال پر اعتماد نہیں رہتا۔ اس لیے میں رسالہ مسمی "حق پرست علماء کرام کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب سے مکمل طور پر متفق ہو کر مولانا صاحب کے حق میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کار خیر کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

احقر عبدالشکور، ریاست صوات، مقام چار باغ

۱۶- رسالہ "حق پرست علماء کرام کا مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" میں نے حضرت شیخ التفسیر محی السنت عارف باللہ جناب حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی کی زبان مبارک سے سنا اور محترم موصوف نے مودودی صاحب کی تصنیف کے پورے پورے حوالے دکھائے کہ:

> "جس میں جناب مودودی صاحب نے احادیث نبوی و حضور ﷺ کی و آئمہ مجتہدین کی توہین کی ہے اور بیت اللہ شریف کی توہین کی ہے۔ لہٰذا اگر مودودی صاحب کا عقیدہ یہی رہے، توبہ نہ کریں تو ایمان بمشکل ساتھ لے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ مودودی صاحب کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اور رسالہ مذکورہ کے ساتھ میرا اتفاق ہے"۔

سعید الرحمٰن، ضلع مردان، تحصیل صوابی
مقام و ڈاک خانہ کوٹھہ محلہ غلام خیل

۱۷۔ باسمہ العظیم

چونکہ مودودی صاحب کی باتیں ملمع ہونے کی وجہ سے عوام الناس کیا بلکہ اکثر علماء کرام غیر عالم بالحقیقت شکار ہوتے ہیں اور یہ زہر شکل تریاق میں پھیلتا رہا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو دین حقہ کی حفاظت کا خود ذمہ اٹھائے ہوئے ہیں:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

بمعرفت امیر انجمن قامع البدعت و محی السنت مفسر قرآن جناب مولانا احمد علی صاحب دام اللہ فیوضہ علینا اس کی حقیقت کو واضح فرمایا اور ہمیں معلوم ہوا کہ جو اس رسالہ میں مضمون ہے وہ بالکل درست ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا صاحب کو اس کی جزا فی الدارین خیر الجزاء نصیب فرمائے جنہوں نے مسلمانوں کی اس سیلاب میں امداد فرمائی کہ حقیقت مودودیت ظاہر فرمائی۔

کاتب الحروف احقر میر احمد، موضع قدرہ علاقہ گھردن
تحصیل صوابی، ضلع مردان مستند دار العلوم حقانیہ سیدو شریف

۱۸۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بندہ تصدیق کرتا ہے کہ حضرت مولانا احمد علی صاحب شیخ التفسیر نے جو رسالہ لکھا ہے، حرف بحرف صحیح ہے۔ یہ فتنہ اظہر من الشمس ہو چکا ہے۔

مودودی صاحب اسلامی پاجامہ پہن کر محمدی اسلام کی بیخ کنی کر کے مودودی اسلام قائم کرنا چاہتے ہیں۔ خود ان کا دعویٰ ہے کہ ”میں جو اسلام پیش کر رہا ہوں

آج تک کسی نے پیش نہیں کیا" تجربے سے ثابت ہے کہ مودودی صاحب اور ان کے متبعین کا مزاج عالی ہے کہ اپنی جماعت کو صالح اور عروج میں تصور کرتے ہیں اور غیر مودودی کو غیر صالح اور تنزل میں تصور کرتے ہیں۔ اگرچہ ولی اللہ کیوں نہ ہو اس کو متعصب اور معاند سمجھتے ہیں۔ حتیٰ کہ انبیاء کرام کی عصمت ان سے محفوظ نہیں۔ جو کہ قرآن وحدیث واجماع سے مسلمہ مسئلہ ہے۔

ترسم کہ بکعبہ نرسی اے اعرابی
آن راہ کہ تو میروی بترکستان است

میں تمام محبان اسلام کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ اگر اپنے اسلام کو اور اپنے ایمان کو محفوظ رکھنا ہے تو مودودیت سے احتراز کریں اور جتنا ہو سکے اس کی تردید میں وقت صرف کریں۔ باطنی امراض مہلک ہوتے ہیں مخفی پر ہمارے ایمان کو سلب کرنے میں کوشاں ہیں۔ فافہم

ننگ امت علی مراد متوطن ڈیرہ غازی خاں
تحصیل راجن پور، بمقام پتی جمعہ ارائیں

۱۹۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد! میں نے جناب قبلہ محترم رئیس المفسرین و زبدۃ العارفین مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی کے مودودی صاحب کے متعلق رسالہ "حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" سن کر اس بات کا یقین ہوا کہ:

"مودودی صاحب اسلامی رنگ میں ضلالت اور گمراہی کی اشاعت کر رہے ہیں اور دشمنان اسلام کو اس عالمگیر مذہب پر نکتہ

چینی کا موقع دے رہے ہیں۔

لہٰذا ہر مسلمان کا فرض ہے کہ حضرت مولانا صاحب کی یہ مدلل تحریرات پیش نظر رکھتے ہوئے اس فتنہ سے اپنے آپ کو بچائے اور دوسروں کو بھی حتی الوسع اس موت کے گڑھے سے نکالے۔

احقر الناس محمد طاہر بقلم خود
موضع اسمٰعیلیہ تحصیل صوابی ضلع مردان

۲۰۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد! رسالہ ”حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب“ اس کے مضامین کی بندہ تصدیق کرتا ہے کہ واقعی مودودی صاحب کا مسلک وہ ہے جو مسلمانوں کو کفر کے گڑھے میں گرا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے بچائے اور مودودی صاحب کو ہدایت کے راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

احقر باغ علی عفی عنہ، بقلم خود ضلع ملتان
تحصیل کبیروالہ، بمقام کوٹ والہ ڈاک خانہ چک حیدر آباد

۲۱۔ بندہ نے حضرت شیخ التفسیر و منبع رشد و ہدایت مولانا احمد علی صاحب کی زبان مبارک سے رسالہ مودودیت سے ناراضگی کے اسباب) کے اقتباسات سنے تو متعجب ہوا کہ ظاہر میں اسلام کا نام ہے اور حقیقت میں کفر کی خشک شدہ

کھیتی کو پانی دے کر ترو تازہ کرنا ہے۔

مسلمان آدمی جو دل و جان سے اسلام کا جاں نثار ہے' اس کی زبان سے یہ کبھی صادر نہیں ہو سکتے۔ واللہ مجھے تو اس سے نفاق کی بو آ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے بچائے۔

ضلع ملتان تحصیل کبیر والا' ڈاک خانہ سالار واہن کہنہ
موضع کوڈے دہی محبت ترگڑ' احقر الانام الہ بخش بقلم خود

۲۲- باسمہٖ سبحانہٗ تعالیٰ

"حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" بندہ نے مودودی صاحب کے اقتباسات کو حضرت رئیس المفسرین حضرت مولانا احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین کی زبان مبارک سے سنا ہے تو معلوم ہوا:

> "کہ اس خیال کا آدمی مومنین اہل سنت و الجماعت کے زمرہ سے خارج اور مبتدع اور ملحد زندیق ہے"۔ (حجتہ اللہ البالغہ باب طبقات الحدیث (الخ)

میں تائید کرتا ہوں کہ اس رسالہ میں جو کچھ ہے' صحیح ہے۔

(مولوی) سمندر خاں' ضلع ہزارہ تحصیل مانسہرہ' موضع تابا

۲۳- باسمہٖ سبحٰنہٗ

برادران اسلام! ہمارے پیغمبر ہادی برحق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا فرمان ہے کہ "دیکھ لو دین کس سے اخذ کر رہے ہو خدا پرست ہے کہ ہوا پرست ہے"۔ ارشاد ایزدی موید ہے:

وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَىَّ..... اور

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا○

ہر نمازی نماز خمسہ میں اس سبق کو دہراتا ہے:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ○

یعنی دین انبیاء، شہداء، صدیقین، صالحین کی پیروی اور محبت کا نام ہے مگر مودودی صاحب تمام اسلاف پر تنقید بیباکانہ کر کے تجدید اسلام کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا تمام اہل حق کو ان کی گستاخانہ اور ہتک آمیز تصنیفات سے اعراض کر کے علمائے حق کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ ارشاد خداوندی ہے:

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

چنانچہ استاذی المکرم افصح البیان مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی نے وہ عبارات منکرات فراہم کر کے برائے خیر خواہی خاص و عام نمایاں فرمادی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس رسالہ کو نافع بنادے اور جماعت مودودی کو اس کے ذریعہ سے راہ راستی پر آنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

خادم العلماء الٰہی بخش متوطن پنڈی لالہ
ضلع گجرات، تحصیل پھالیہ، پنجاب

۲۴- بسم اللہ اکتب

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد! اَصْدَقَ هٰذِهِ الْمَضَامِيْن كُلَّهَا اَلَّتِى اَلَّفَهَا سَيِّدِ الْفَاضِلِ وَ مُفَسِّرُ الْقُرْاٰن مَوْلَانَا اَحْمَدُ عَلِىْ صَاحِبُ مَدَّظِلَّهٗ الْعَالِى فِى الرِّسَالَةِ الْمَوْسُوْمَه "حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" و انا اقول "من يصحب بالمودودی فَهُوَ مُتَّبِعُ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ" ولله درهٗ لِمُؤَلِّفِهَا

تراب الاقدام عبدالستار علامہ جامعہ

عباسیہ بہاول پور سکنہ چک لوہاراں

۲۵- نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں نے رئیس المفسرین الحاج امیر انجمن خدام الدین مولانا احمد علی صاحب مدظلہ اللہ تعالیٰ کی قسط وار تقریر جو بعد میں رسالہ "حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" پر شائع ہوا' پڑھا اور اس کے اقتباسات خود مولانا مدظلہ العالی سے سنے۔ پڑھنے اور سننے کے بعد معلوم ہوا کہ مولف نے اس آڑے وقت میں تمام مسلمانوں پر جو رحم فرما کر ایک صحیح راستہ کی طرف توجہ دلائی' وہ واقعی قابل صد شکریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مولف کو جزائے خیر عطا فرما کر درازی عمر نصیب فرماویں۔ آمین۔

قاضی (مولوی) عبدالرحیم عفی عنہ

(فاضل جامعہ اسلامیہ) مردان شہر

۲۶- نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہم مندرجہ ذیل دستخط کرنے والوں نے مولانا احمد علی صاحب، مدظلہ امیر انجمن خدام الدین سے ان کے مرتبہ رسالہ "حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" کو بغور سنا اور سننے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ:

"جو شخص سید الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور آئمہ مجتہدین اور مجددین حضرات اور صحاح ستہ کی توہین کرے، ایسے شخص کو مسلمانوں کی فہرست میں شامل رکھنا اسلام کی توہین ہے۔ **(اعاذنا اللہ منہ)**

اسماء المویدین

۲۶- احقر العباد سراج احمد دین پوری ریاست بہاول پور
۲۷- عبدالرحمٰن شاہ امروٹ شریف ضلع سکھر سندھ
۲۸- محمد حسین عفی عنہ تھرپچانی، ضلع سکھر سندھ
۲۹- مولوی محمد ہارون تھرپچانی، ضلع سکھر سندھ
۳۰- العبد عبدالکریم تھرپچانی، ضلع سکھر سندھ
۳۱- عبدالواحد تھرپچانی، ضلع سکھر سندھ
۳۲- فقیر عبدالشکور دین پور شریف ریاست بہاولپور
۳۳- حاجی میر محمد ضلع جیکب آباد ٹھل مرادپور

۳۴- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی

امابعد! احقر نے رسالہ "حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" کے مضامین کا مطالعہ کیا اور عالم شریعت ہادی طریقت شیخ التفسیر الحاج

جناب مولانا مولوی احمد علی صاحب دام ظلہم العالی و دامت برکاتہم امیر انجمن خدام الدین کی زبان مبارک سے مودودی صاحب کی کتب کے اقتباسات سنے جن کے حوالہ جات کو من و عن صحیح پایا۔ ہر شخص اس امر سے بخوبی واقف ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد کتنے فتنے دنیا میں ظاہر ہوئے اور باطل کی ساری قوتیں سمٹ کر ان فتنوں کی پشت پناہی کرتی رہیں مگر غلبہ حق کو ہی رہا اور اس وقت کے موجودہ حق پرست علماء کرام نے اس فتنہ کا مقابلہ کر کے اپنے حقیقی جانشین اور خادم اسلام ہونے کا ثبوت دیا۔ جس سے آج تاریخ کے اوراق مزین ہیں۔

چنانچہ علماء حق نے سرکوبی فرما کر دین محمدی کا پرچم بلند فرمایا جن میں محی السنت، قامع البدعۃ جناب مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

جنہوں نے وقت کے تقاضوں کو محسوس فرماتے ہوئے ہر فتنہ کا استحصال فرمایا۔ فتنہ خاکساریت کا مجاہدانہ اور محققانہ طور پر تحریر و تقریر سے مقابلہ فرمایا اور وہ ان کے خلوص کی برکت سے ایسا مٹا ہے کہ آج اس کا کوئی نام لیوا نہیں اور فتنہ مرزائیت کے مقابلہ میں تحریر و تقریر کے ذریعہ اسلام کی وہ خدمت سرانجام دی جس سے تاریخ کے اوراق درخشاں رہیں گے کہ علالت طبعی کے باوجود اس فتنہ کے خاتمہ کے لیے تمام چیزوں کو خیرباد کہہ کر جیل خانہ کی تنگ و تاریک کوٹھڑیاں اختیار فرمالیں۔

اور اب عین اس وقت جبکہ ہر طرف سے فتنوں کا سیلاب عظیم آ رہا ہے، فتنہ مودودیت بھی نکل آیا اور یہ حقیقت ہے کہ یہ فتنہ بہت بڑا خطرناک ہے جو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کی بنیادیں اکھیڑ رہا ہے اور اس کا قائد مسلمان کہلانے کے باوجود سادہ لوح سادہ دل مسلمانوں کو محمدی اسلام سے بیزار و متنفر کر کے گمراہی

اور بے دینی کی طرف لے جا رہا ہے۔ موصوف مدظلہ نے کمی فرصت کے باوجود اس فتنہ کی روک تھام اور مسلمانوں کی بیداری کے لیے رسالہ تصنیف فرما کر اسلام کی بہت بڑی خدمت سرانجام دی۔ اللہ تعالیٰ انہیں مساعی جمیل پر ثواب جزیل عطا فرماوے۔ آمین۔

اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مدظلہ کو دیرپا سلامت رکھے اور مزید توفیق عطا فرمائے تاکہ وہ اپنے عزائم اور خدمات اسلام کو بام عروج تک پہنچا سکیں۔ آمین۔

مجھے اس رسالہ کے جمیع مضامین سے اتفاق ہے اور مسلمانوں سے گزارش ہے کہ اس رسالہ کو خرید کر خود پڑھیں اور دوسرے لوگوں تک پہنچائیں تاکہ وہ بھی مطالعہ کر کے مودودی اسلام سے متاثر نہ ہوتے ہوئے محمدی اسلام جو پونے چودہ سو سال سے آ رہا ہے' پر قائم ہوں۔ فقط والسلام مع الاکرام۔

احقر عبدالغفور عفا اللہ عنہ' ڈاک خانہ عاشق پور
لسوڑی تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان۔

۳۵- نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسالہ تردید مودودیت کے چند اوراق زیر نظر ہوئے۔ واقعی بناوٹی و ظاہرداری' طرفداری و دنیاداری کا اسلام اصلی قدرتی و فطری اسلام سے کوسوں دور ہے بلکہ **ابعد من العلم و النظر** لہٰذا یہ ناچیز زہر ہلاہل مودودیت کے عقائد باطلہ بحوالہ جات' توہین کعبہ مکرمہ و حدیث اطہر وغیرہ امورات شریعہ حقیہ قلبی تنفر جو کہ اظہر من الشمس ہے' رقم کیے گئے ہیں۔

رسالہ ہذا میں جو کہ سیمرغ و شہباز کی طرح پرندوں میں شہنشاہ ہے جس کو

جناب قبلہ مولانا احمد علی صاحب ادام اللہ برکاتہم نے نہایت جانفشانی و مطمئن کرنے اہل اسلام بلکہ تعاون ایمان عوام الناس کے لیے مرتب فرمایا ہے۔ واقعی اس کے مطالعہ سے اور غور و خوض کرنے پر عمل کرنے سے ایمان کا پودا ہرا بھرا اور ثمردار ہو جائے گا۔ ہذا ما عندی

احقر محمد اسمٰعیل قاضی گرداور حلقہ کبیر والا
ڈاک خانہ چک حیدر آباد بمقام کوٹ والہ ملتان

۳۶۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

"حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" بندہ نے مولائی و مرشدی حضرت مولانا احمد علی صاحب مفسر القرآن کی زبان مبارک سے مودودی صاحب کی کتابوں کے اقتباسات سنے جو کہ اسلام کے خلاف زہر پھیلا رہا ہے۔ اسلام کے نام سے اور دین محمدی علیہ التحیات و التسلیمات کے ہر ستون کو گرا رہا ہے۔ مجھے حضرت مولائی مکرمی صاحب سے یقینی اتحاد ہے اور جو کچھ تحریر فرمایا ہے' بالکل ٹھیک ہے اور درست ہے۔

بندہ راجی الرحمت محمد اسحاق ہزاروی مقام ترگڑی بالا
ڈاک خانہ صابر شاہ تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ

۳۷۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

آفتاب آمد دلیل آفتاب
گر دلیلت باید از وے رومتاب

آج پیشگاہ' عالی جاہ' فیض پناہ اعلیٰ حضرت والد روحانی دام فیضہم نے اپنی

زبان مبارک سے مودودی صاحب کی ان عبارتوں کو پڑھ کر سنایا "جو مسلمان کے ایمان کے لیے زہر قاتل ہے"۔

لہٰذا میں اپنی سعادت اور نجات کے لیے تہ دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جو حضرت دام فیضہم نے رسالہ "حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" تحریر فرمایا ہے اس میں مودودی صاحب کی عبارتوں میں جو پوشیدہ زہر تھی، اس کو دکھا کر مسلمانوں کے ایمان و اعتقاد و صحیح رکھنے کے لیے شفائے اعظم موجود ہے۔ خدا تمام مسلمانوں کو اس نسخہ سے شفا بخشے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

نجات کا طالب عبدالرحیم مظفر آبادی
مقام گوہاڑی ضلع مظفر آباد

۳۸۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

"حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" میں نے اس رسالے کو اول سے آخر تک مطالعہ کیا۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی نے جو اقتباسات کتب مودودی سے نقل فرمائے ہیں واقعی قابل گرفت ہیں۔ حضرت مولانا صاحب نے جو روشنی اس پر ڈالی ہے، میں تہ دل سے اس کی تصدیق کرتا ہوں۔

احقر محمد رفیق، مقام و ڈاک خانہ اسمٰعیلیہ
ضلع مردان، تحصیل صوابی

۳۹۔ الحمدللّٰہ و کفٰی و سلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی امابعد

مولانا مودودی صاحب نے اسلام کے مٹانے کی جو کوشش کی ہے، وہ کسی اہل حق سے پوشیدہ نہیں لیکن فرمان الٰہی:

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْکَرِہَ الْکَافِرُوْنَ

کے مطابق دین الٰہی زندہ تابندہ ہے اور رہے گا اور مصرعہ "ہو جائیں گے ہاں خاک بجھانے والے" چنانچہ اس فتنہ مودودیت سے عوام الناس کو آگاہ کرنے کے لیے اللہ جل مجدہ نے اس وقت کے ایک بہترین بندہ حضرت العلامہ شیخ التفسیر و الحدیث مولانا احمد علی صاحب مدظلہ کو القاء کیا، جس نے مودودی صاحب کے کفریات کو دنیا کے سامنے پیش کیا اور ان کی عبارتوں سے ثابت کر کے دکھایا کہ مودودی صاحب ایک نیا اسلام لے آنا چاہتے ہیں جس طرح کہ مرزا لے آنا چاہتا تھا۔ اس لیے مسلمانوں کو اس بے دین جماعت سے احتراز کرنا چاہیے اور مولانا موصوف کی حق بیانی کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ انہیں کا ایک ذمہ دار اخبار "ایشیا" کو بھی کہنا پڑا کہ مولانا صاحب جو کچھ فرما رہے ہیں وہ حوالے ٹھیک ہیں

الفضل ما شھدت بہ الاعداء

پروردگار مولانا موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور آئندہ کے لیے اپنے دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بندہ محمد رحمت اللہ مجروح عفی عنہ
مقام تنگی نصرت زئی تحصیل چارسدہ پشاور

۴۰۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مولانا احمد علی صاحب نے وہ تمام مضامین بمعہ حوالہ جات کے پڑھ کر سنائے جن کا اظہار مودودی صاحب نے اپنی مصنفات میں تحریر فرمائے ہیں جن سے علمائے امت و آئمہ مجتہدین سے لے کر انبیاء علیہم السلام تک کی توہین نکلتی ہے اور اسلام سے عوام الناس کا اعتماد اٹھ جاتا ہے۔ اس لیے میں حضرت مولانا احمد علی صاحب کے مصنفہ رسالہ مسمی با"حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" سے مکمل طور پر متفق ہو کر دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا احمد علی صاحب کو اس کار ثواب کی جزائے خیر عطا فرمائے۔

احقر معین الدین عفی عنہ
ضلع بنوں مقام ولوخیل

۴۱۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بندہ نے حضرت مولانا مرشدی و سیدی مفسر القرآن مجدد وقت محی السنہ حضرت مولانا احمد علی صاحب دام اللہ برکاتہم وفیوضاتہم الی یوم القیام سے مودودی صاحب کی کتابوں کے اقتباسات سن لیے جو کہ اسلام کے خلاف اور روحانیت کو تباہ کرنے کی بمنزلہ زہر قاتل ہیں اور اسلام کے بنیادی اصولوں پر حملہ کرنے والے ہیں۔

لہٰذا علماء حق نے خصوصاً حضرت مولانا سیدی و مرشدی مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی نے مودودی صاحب کے بارے میں جو فتویٰ اختیار فرمایا ہے' میں بھی اس کا ہم خیال و متفق ہوں۔

خاکسار عباس خاں، ضلع بنوں، تحصیل بنوں
علاقہ چھپہ گڑھی مخش خیل کوٹکہ سورنگی

۴۲- باسمہٖ تعالیٰ

احقر نے حضرت مخدوم العلماء منبع الشریعت مولانا احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین لاہور کی زبان سے مودودی صاحب کے متعلق اقتباسات سنے اور مطالعہ بھی کیا ہے جو سراسر صحیح ہے۔ اس سے میرا اتفاق ہے اور ”حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب“ جیسے رسالہ کی وقتی طور پر اہم ضرورت تھی اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت کو جزائے خیر عطا فرمائے اور مودودی صاحب اور اس کے متبعین کو سیدھی راہ کی طرف ہدایت عطا فرمادیں۔ آمین ثم آمین۔

احقر بندہ محمد یعقوب صوبہ سرحد ضلع بنوں
ڈاک خانہ غوری والہ ساکن پیر دلی شاہ دخلی شمشی خیل

۴۳- نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

”حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب“ سمعت نقائص هذه الجماعة من ثقاة اهل السنة و الجماعة مرارا حتى شفيت و ازلت ظنى و ترددى بمطالعة الاقساط الشاعية فى يوم ”نوائے باكستان من اخير شهر شعبان من جانب رئيس المحققين فهيم العالمين زبدة المفسرين قدوة السالكين استاذ العلماء فى الشرق و الغرب حضرت مولانا احمد على صاحب امير انجمن خدام الدين شيرانواله شهر لاهور فطالعته بنفسى

واوصیکم ایها المومنون..... بطالعة هذه الاقساط المجموعة المسماة باسم "حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب"

اللّٰهم انصر من نصر دین محمد صلی اللّٰه علیه وسلم و جعلنا منهم واخذل من خذل دین محمد صلی اللّٰه علیه وسلم ولا تجعلنا منهم

العبد الراجی الی رحمة ربه المنان محمد عبدالرحمن عفی عنه
المیدانی وطنا الدیروی ریاست دانیالی قریه

۴۴۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضرت علامہ مولانا موصوف باوصاف کثیرہ احمد علی صاحب دام اللہ برکاتہ نے جو کچھ مودودی صاحب کے متعلق تحریر فرمایا' بالکل صحیح ہے۔ میں نے حضرت موصوف سے مولانا مودودی صاحب کے اقتباسات سنے اور میں اس نتیجے پر پہنچا:

> "مودودی صاحب کے نزدیک حدیث اجماع امت قیاس کوئی قابل قبول نہیں تو قرآن کریم سے بطریق اولی انکار ہوا۔ ایسا شخص جس کا ظاہر لیبل اسلام کا ہو اور درپردہ تمامی دین کا انکار ہو' یہ قائد منافق ہے۔ اس کا ٹھکانا اسفل السافلین ہے اور جو اس کا پوری طرح ہم خیال ہو ظاہراً و باطناً اس کا بھی یہی حکم ہے۔

حافظ غلام سرور ضلع کیمل پور
ڈاک خانہ سلیم خان مقام اصغر محلہ غربی

۴۵- **الحمدللّٰہ و کفٰی و سلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی اما بعد!**

حضرت العلامہ الفہامہ شیخ التفسیر و الحدیث نے فتنہ مودودیت کے بارے میں جن مدلل اور باحوالہ جات عبارتوں سے صفحہ کاغذ کو زینت بخشی ہے بندہ نے اول سے آخر تک بہ نظر غائر مطالعہ کیا۔ سراسر حق پر مبنی ہے۔ اس لیے مسلمانوں کو اس مبتدع اور عظیم الشان فتنہ سے بچنا چاہیے اور **الحق یعلوا و لا یعلی علیہ** کے ماتحت اب یہ خطرناک جماعت بھولے بھالے مسلمانوں کو دام تزویر میں نہیں پھنسائیں گے اور خدا کرے کہ اپنے اس عقائد سے توبہ تائب ہو جائیں۔

بندہ محمد فاضل مقام تیراہی پایان
تحصیل و ضلع پشاور

۴۶- **حامداً و مصلیاً**

جناب حضرت مولانا و استاذنا احمد علی صاحب دامت برکاتہم جو رسالہ مولفہ مسمی ”حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب“ شائع ہوا۔ اس کے اقتباسات سن کر از حد خوشی حاصل ہوئی کہ مولانا مدظلہ العالی نے بروقت مسلمانوں کی راہنمائی کر کے صحیح راستہ کی طرف توجہ دلائی۔ اللہ تعالیٰ مولف کو عمر دراز نصیب فرمائیں۔

افضل جمیل ضلع مردان، سکنہ بختالی
ڈاک خانہ بختالی، مسجد فضل خالق

۴۷۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حق پرست علماء کی نفرت مودودیت سے اس وجہ سے ہے کہ وہ دین کو مٹانا چاہتے ہیں۔ جب میں نے حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب کے شائع کردہ مضامین باحوالہ کو مطالعہ کیا اور حضرت کی زبان سے بھی سنا تو معلوم ہوا کہ:

> ”مودودیت کا بھی دنیا میں ایک عظیم الشان فتنہ پھیلایا جا رہا ہے اور یہ ایسا فتنہ ہے جو اسلام کی جڑ کاٹنے والا ہے۔ لہٰذا مسلمان کا فرض ہے کہ اس سے اپنے آپ کو بچائیں اور اپنے ایمان و اسلام کو بچانے کے لیے ”حق پرست علماء اور صحابہ اور سلف اور مجتہدین کی دامن گیری سے غافل نہ رہیں اور یہ سب سے بڑا فتنہ ہے کیونکہ یہ ایک اسلامی نام میں رونما ہوا ہے۔ تو اس لیے اس میں لوگ ناواقفیت کی وجہ سے فریفتہ ہو کر داخل ہوتے ہیں“۔

لہٰذا میں دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ ہمیں اس فتنہ سے بچا اور ہمیں اتباع حق کی توفیق عطا فرما۔

بحر العلوم۔ الصواتی۔ اچکیسری

۴۸۔ نحمده و نصلی علیٰ رسوله الكريم

”حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب“ سمعت نقائص هذه الجماعة من ثقافت اهل السنة و الجماعت مرارا حتی شفیت و ازلت ظنی و ترددی بمطالعته۔

۱۔ الاقساط اشاعة فی یوم ”نوائے پاکستان“ من اخیر شهر شعبان من جانب رئيس المحققين فهيم العالمین

حضرت مولانا احمد علی امیر انجمن خدام الدین شیرانوالہ لاہور

فطالعته بنفسی واوصیکم ایها المومنون بمطالعة هذه المجموعة المسماة باسم "حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" بهذه الرسالة

بندہ فیض الرحمٰن، ضلع ہزارہ، تحصیل مانسرہ
مقام بانیا براستہ اوگی علاقہ ٹکری

۴۹۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد! اصدق هذه المضامین کلها التی اَلَّفَهَا سیدنا الفاضل حضرت مولانا احمد علی صاحب کے جو مضامین پر میں نے نظر ڈالی ہے تو وہ حوالے بالکل صحیح ہیں جو حضرت مولانا نے مودودیت کی کتب سے نقل کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو حق پر چلنے کی اور باطل کو مٹانے کی طاقت عطا فرمائے۔ آمین اور میں اس کی تائید کرتا ہوں۔

(مولوی) محمد شفیع عفی عنہ، ضلع پونچھ
ڈاک خانہ پونچھ بمقام بحرڑی چوہانہ تحصیل حویلی

۵۰۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہمیشہ باطل جماعتیں اسلام کے نام پر ہی اسلام کی بیخ کنی کے لیے اٹھتی رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر زمانے میں اپنے کسی نہ کسی مقبول بندے کے ذریعے ان

جماعتوں کی سرکوبی فرماتے رہے ہیں تاکہ باطل کا بطلان واضح ہو اور حق کھل کر سامنے آجائے۔

ہمارے زمانہ میں مودودی ازم کے مقابلہ میں اس خدمت کے لیے حضرت اقدس شیخ التفسیر مقدام العلماء مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی کو اللہ تعالیٰ نے انتخاب فرمالیا ہے۔ جس وقت کہ مودودی ازم جماعت اسلامی کے روپ میں اسلام کے نام پر اسلام کی بنیادوں کو گرانے کے لیے اٹھا اور وقت کے مفاد پرست افراد اور غرض مند جماعتیں اندھادھند اس کی دعوت پر لبیک کہہ رہی تھیں اور مخلصین کے ایمان متزلزل ہو رہے تھے تو حضرت اقدس مولانا احمد علی صاحب نے مودودیت کے دجل و فریب کے بھانڈے کو چوراہے میں پھوڑ دیا۔ گمراہی کے بڑھتے ہوئے سیلاب پر بند لگادیا۔

حضرت مولانائے محترم کے مودودیت کے مسئلہ پر مضامین عشرہ پڑھنے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ سید دو عالم نبی اکرم ﷺ جس دعوت کو لے کر آئے تھے' مودودی کے نئے مذہب فکر کو اس سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ مودودی پارٹی اسلام اور اکابر اسلام حتیٰ کہ خدا اور رسول کی ذات پر بے لاگ اور بے باک تبصرہ کرنے والی جماعت ہے جو اسلام اور ملت اسلامیہ کو بدنام کر کے ایک نئے قسم کے مذہبی اقتدار اور مذہبی اقتدار کی بنیاد رکھنا چاہتی ہے۔

انیس الرحمٰن لدھیانوی خطیب مسجد مدرسے والی
(فاضل مظاہر علوم سہارنپور) محلہ خالصہ کالج فیصل آباد

۵۱- حضرت مولانا عبداللہ صاحب (مفتی و مدرس خیر المدارس ملتان)

۵۲- حضرت مولانا عبدالحق صاحب (مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)

۵۳- حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب (مہتمم مدرسہ قاسم العلوم ملتان)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

امابعد! شیخ التفسیر مخدوم العلماء حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی کی تصنیف "حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" کے مضامین ہمارے مطالعہ میں آئے۔ ہم ان مضامین کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی نے جو مودودی پر گرفتیں فرمائی ہیں' وہ صحیح ہیں۔ واقعی مودودی صاحب نے ایسی پوزیشن اختیار کرلی ہے:

> "وہ ایک جدید فرقہ کے بانی اور نئے اسلام کے داعی ظاہر ہوتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے اس مقام کو خود تسلیم فرمایا ہے۔
>
> (اخبار تسنیم' جلد۸' ۱۱۷- ۲۰جون ۱۹۵۵ء)

اس کے علاوہ اس جماعت نے دو متحارب نظریوں کے درمیان صحیح اسلام کو قابل عمل صورت میں پیش کرکے وہ راہ اعتدال فراہم کی ہے' جس میں جمع ہو کر نظریات کا تصادم ہو سکتا ہے۔ مولانا نے کہا "ہم خالص اسلام پیش کرتے ہیں مگر قدامت پسند گروہ کی طرح نہیں۔ (Liberalism) کے قائل ہیں مگر جدت پسند گروہ کی طرح نہیں۔

اس تحریر سے صاف واضح ہوتا ہے کہ ساڑھے تیرہ سو برس کا اسلام (**مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ**) کو چھوڑ کر وہ ایک جدید اسلام امت کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی نظر میں یہ صحیح اسلام ہے لیکن ہمارے نزدیک یہ گمراہی ہے۔ اس سے جتنا ممکن ہو جلد سے جلد توبہ کرکے سواد اعظم میں شمولیت کرلینا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ مخدوم العلماء حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ کو

جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے مودودی صاحب اور ان کے متبعین کو بروقت متنبہ فرمایا ہے اور ان کی اصلاح کی کوشش فرمائی ہے۔ فقط

بندہ عبداللہ غفرلہ، خادم الافتاء والتدریس خیر المدارس ملتان
العبد عبدالحق عفی عنہ مہتمم دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک
العبد، محمد شفیع غفرلہ، مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان

۴۵۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم امابعد!

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ مودودی صاحب کے متعلق میرے قلب کی آواز کو حضرت قبلہ مولانا احمد علی صاحب مدفیوضھم نے ظاہر فرمایا۔ وہ خطرہ جو کبھی میرے قلب پر گزرتا تھا، وہ صحیح ثابت ہوا۔ مودودی صاحب واقعی کوئی نیا اسلام پیش فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت قبلہ مولانا احمد علی صاحب کو تادیر سلامت رکھے کہ انہوں نے بروقت مخلوق خدا اور امت حبیب کبریا ﷺ کو متنبہ فرما کر "حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" تالیف فرمائی۔ اللہ تعالیٰ مولف موصوف کو اجر جزیل عطا فرمائے اور مودودی صاحب اور ان کے متعلقین کو راہ حق کی طرف رجوع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الہ العالمین

احقر محمد اسحٰق عفی عنہ (فاضل دیوبند)
ناظم مدرسہ حنفیہ قادریہ باغبانپورہ لاہور

ہماری دیگر مطبوعات

حضرۃ مولانا عبد الشکور دین پوری کی
تقریروں کا مجموعہ
خطباتِ دین پوری ۲ جلدیں
قیمت ۵۴/ عام

حضرۃ مولانا احمد علی لاہوری کے خود نوشت
خطبات **نایاب موتی**
مرتبہ مولانا انیس الرحمن اطہر
مجلد ۶۶/ عام ۵۶/

مختلف علماء کرام کی تقاریر کا مجموعہ
مجموعہ خطبات
مرتبہ قاری جمیل الرحمن اختر
زیرِ طبع

اکابر کی تقاریر کا مجموعہ
تذکرہ محبوب کبریاء
مرتبہ مولانا عبد الکریم ندیم
قیمت ۴۵/ روپے

توحید، ولادت، عظمتِ قرآن، سیرت
علماء دیوبند کے موضوعوں پر **پانچ تقریریں**
مولانا اللہ بخش انور
قیمت ۱۰/ روپے

تذکرہ سیدنا حسینؓ مختلف خطباء
مرتبہ مولانا عبد الکریم ندیم
قیمت ۱۰/ روپے

انوار العلماء
مختلف اکابر کے حالات و واقعات
مؤلفہ مولانا محمد عظیم گنمالوی
قیمت ۳۰/ روپے

تفسیر انوار القرآن
افادات
حضرۃ مولانا محمد اسحٰق قادری
زیرِ طبع

التعوذ فی الاسلام
تفسیر سورۃ فلق و سورۃ ناس
از حضرۃ مولانا محمد طاہرؒ بن حافظ محمد احمدؒ بن حضرۃ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ